

حکومتِ کرناٹک

سماجی سائنس

Social Science

حصّہ دوّم

(Part-2)

اُردو میڈیم

Urdu Medium

6

ششم جماعت

Sixth Standard

ٹکسٹ بُک سوسائٹی کرناٹک
6ویں کراس روڈ، ملّیشورم، بنگلورو– 560 003

© KTBS
NOT TO BE REPUBLISHED

فہرستِ مضامین

صفحہ نمبر	TOPICS	عنوانات	نمبر شمارہ
	HISTORY	**تاریخ**	
1	Ancient Dynasties of North India	شمالی ہند کے قدیم شاہی خاندان	.12
33	Sultan's Of Delhi	سلاطین دہلی	.13
43	Vijay Nagar Empire And Bahmani Kingdom	وجیہ نگر سلطنت اور بہمنی حکومت	.14
60	The Moghals And The Marathas	مغل اور مرہٹے	.15
74	Indian Wisdom & Bhakti Movement	ہندوستانی دانشوری اور بھکتی تحریک	.16
	CIVICS	**شہریت**	
86	Democracy	جمہوریت	.17
92	State Directive Principles	ریاستی پالیسی کے ہدایتی اُصول	.18
98	Fundamental Rights And Duties	بنیادی حقوق اور فرائض	.19
109	National Integration	قومی یکجہتی	.20
114	National Symbols	قومی علامتیں	.21
	GEOGRAPHY	**جغرافیہ**	
123	Continent of Asia	بر آعظم ایشیاء	.22
145	Continent of Europe	بر آعظم یوروپ	.23
164	Continent of Africa	بر آعظم آفریقہ	.24

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

Z8E4G5

HISTORY تاریخ

سبق 12

شمالی ہند کے قدیم شاہی خاندان
ANCIENT DYNASTIES OF NORTH INDIA

سبق کا تعارف :

موریہ سلطنت ہندوستان کی پہلی تاریخی سلطنت تھی۔ مختلف شعبوں میں اس کی خدمات بے مثال ہیں۔ چندر گپتا موریہ اور اشوکہ اس خاندان کے مشہور شہنشاہ تھے۔

ان کی زندگی اور کارناموں کو اس سبق میں پیش کیا گیا ہے۔ کوشان خاندان کے راجہ کنشک کی خدمات بھی یاد کی گئی ہیں۔ آگے چل کر گپتاؤں کا عظیم شہنشاہ سمدر گپتا کی فتوحات اور چندر گپتا دوّم کی مختلف شعبوں میں ہمہ جہت ترقی کو بیان کیا گیا ہے۔ ہرش وردھن کے مشکلات بھرے دور میں حکومت کا تحفظ اور بدھ مذہب کے فروغ میں اس کی خدمات کا تعارف کیا گیا ہے۔

صلاحیتیں:

1۔ موریہ سلطنت کا بانی چندر گپتا موریہ اور ان کے رہنما چانکیہ کے بارے میں جانیں گے۔

2۔ اشوکہ کے حالات زندگی اور کارناموں کو سمجھیں گے۔

3۔ موریہ خاندان کے نظامِ حکومت کو سمجھیں گے۔

4۔ کشان خاندان کے مشہور بادشاہ کنشک کے کارناموں کو جانیں گے۔

5۔ گپتا خاندان کے عظیم بادشاہ سمدر گپتا اور چندر گپتا دوّم کے کارناموں کو جانیں گے۔

6۔ گپتا دور کو سنہرا دور کہلانے کے وجوہات کو سمجھ پائیں گے۔

7۔ فاہیان اور ہیوین تسانگ کی ہندوستان کی تصویر کشی کو یاد کریں گے۔

8۔ ہرش وردھن کے کارنامے اور خدمات کی ستائش کریں گے۔

9۔ کارکوٹا خاندان کے اہم حکمرانوں اور ان کے کارناموں کو سمجھیں گے۔

10۔ اہم راجپوتوں کے کارنامے اور خدمات کو سمجھیں گے۔

11۔ موریہ، کشان، گپتا اور وردھن دور کے فنون، ادب، سائنس، فنِ تعمیرات کے میدانوں میں ان کی خدمات کو سمجھیں گے۔

12۔ اہوم حکمرانوں کے کارناموں کی ستائش کریں گے اور اُن کے فنون، ادب میں خدمات کو جانیں گے۔

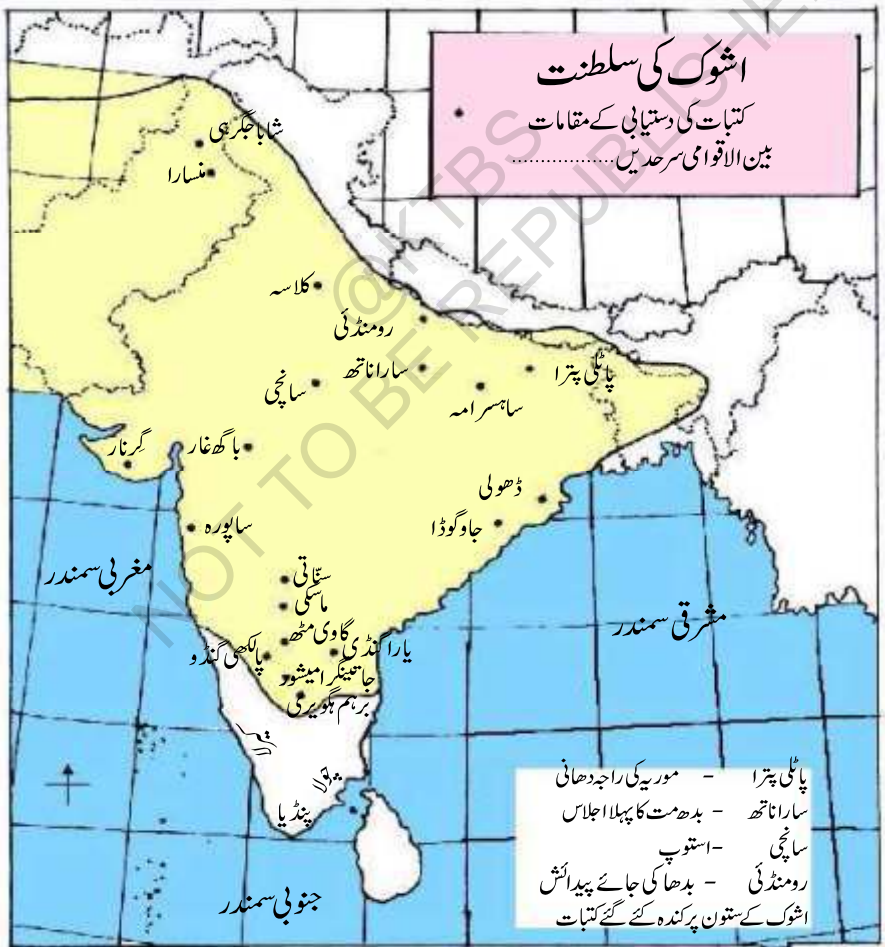
@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

موریہ



بچو! ہمارے قومی پرچم کے درمیان ایک چکر ہے۔ کیا تمہیں اس کا نام معلوم ہے؟ وہ اشوک چکر ہے جو ترقی کی علامت کے طور پر ہمارے قومی پرچم میں شامل کیا گیا ہے۔ ایسا ہے تو اشوک کون ہے؟ کس خاندان سے اس کا تعلق تھا؟ اس خاندان کی تاریخ کیا ہے؟ اشوک کی خدمات کیا ہیں؟ اس کے بارے میں جانیں گے۔

ہندوستان کی سب سے پہلی سلطنت موریہ سلطنت تھی۔ اس کی بنیاد چندر گپت موریہ نے ڈالی۔



© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

چندر گپت موریہ

چندر گپت موریہ ایک دلیر نوجوان تھا۔ تکشا شیلا کے وشنو گپت کی نند اخاندان کے راجہ دھنا نندا نے توہین کی تھی۔ مدبّر، عیّاری اصولوں میں ماہر وشنو گپتا، "چانکیہ" اور "کوٹلیہ" کے ناموں سے بھی جانا جاتا تھا۔ اس نے چندر گپت موریہ کو فوجی اور جنگی تربیت دے کر فوج کی تیاری میں مدد کی۔ اس وقت تک دھنا نندہ عوام میں اپنی مقبولیت کھو چکا تھا جس کی وجہ سے چندر گپت موریہ کو یہ ممکن ہوا کہ آسانی سے اس کو حکومت سے بے دخل کرے۔ اس طرح چندر گپت نے 2300 سال پہلے موریہ سلطنت کی بنیاد رکھ کر پاٹلی پتر (آج کی بہار ریاست کا صدر مقام پٹنہ) کو صدر مقام بنا کر حکومت کی۔ بعد اذاں اس نے ایک بڑی فوج تشکیل دے کر ہندوستان کے شمال مغربی علاقوں میں آگے بڑھا۔ مقدونیا کا بادشاہ سکندر آعظم نے اپنے فتح کئے ہوئے علاقوں کو اپنے گورنر سیلیوکس کو سونپ دئے تھے۔ اب سیلیوکس ان علاقوں کا حکمران تھا۔ چندر گپتا کی فوج نے سیلیوکس کی فوج کو شکست دی۔ سیلیوکس نے چندر گپتا کے ساتھ معاہدہ کیا۔ افغانستان، بلوچستان اور سندھ کے مغربی علاقے چندر گپت موریہ کو دئے اور اپنی بیٹی "ہیلن" کی شادی چندر گپتا سے کرادی۔ بدلے میں چندر گپت موریہ نے 500 ہاتھی سیلیوکس کو تحفتاً دئے۔ سیلیوکس نے میگھاس تھنیز کو اپنا سفیر بنا کر چندر گپتا کے دربار کو روانہ کیا۔ میگھاس تھنیز نے یہاں ہونے والے تجربات کو اپنی کتاب "انڈیکا" میں درج کیا ہے۔

وشنو گپتا یا کوٹلیہ، چندر گپت موریہ کا وزیر آعظم تھا۔ اس کی لکھی "ارتھ شاستر" کتاب میں حکومت اور انتظامی امور اور دیگر موضوعات کا ذکر ملتا ہے۔ مشہور زمانہ کتاب سب سے پہلے میسور کے "اورینٹل کتب خانہ" کے قلمی نسخوں کے ذخیرہ میں دستیاب ہوئی۔ اس کتاب کو ماہر تعلیم آر. شام شاستری نے کھوج نکالا۔

چندر گپت موریہ نے جین مذہب قبول کر لیا اور اپنی زندگی کے آخری دنوں میں اپنے بیٹے بندوسارا کو حکومت سونپ کر جین راہبوں کے ساتھ کرناٹک کو آیا۔ آج کے ہاسن ضلع میں موجود شراون بیلگولہ میں سلیکھنا نامی طویل فاقہ کے ذریعہ جسم کشی کرتے ہوئے آخری سانس لی۔ بندوسارا نے تقریبا 25 سال حکمرانی کی۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

اشوکہ آعظم

بندوسارا کے بعد اس کا بیٹا اشوکہ تخت نشین ہوا۔ دنیا کی تاریخ میں وہ مخصوص مقام رکھتا ہے۔ ”عوام میری اولاد کی مانند ہیں“ یہ قول کہہ کر اشوکہ عوامی خدمت کو اہمیت دینے والا پہلا حکمران کہلایا۔

اشوکہ کے کتبات:

برصغیر ہندوستان کے طول و عرض میں اشوکہ کے سینکڑوں کتبات پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ خصوصی طور پر براہمی اور پراکرت رسم الخط میں تحریر کئے گئے ہیں۔ کرناٹک کے 9 مقامات پر ایسے 17 کتبے دستیاب ہوئے ہیں۔ ان میں ضلع رائچور کے مسکی مقام پر دستیاب کتبہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ اس میں سب سے پہلے اشوکہ کا نام موجود ہے۔ اس سے پہلے کہ کتبات میں اشوکہ کو ”دیوانم پریا، پریادرشنی“ کہہ کر تحریر کیا گیا تھا۔ مگر مسکی میں دستیاب کتبہ میں ”دیوانم پریادرشنی اشوکہ“ کے نام سے منسوب کیا گیا ہے۔ ان کتبات سے اشوکہ کے حالات زندگی، سلطنت کی وسعت، دوسرے کتبات و دیگر نکات جان سکتے ہیں۔



اشوکہ کی اُبھری ہوئی سنگ تراشی کا نمونہ



اشوکہ کا فرمان کتبہ (سنّاتی)

NOT TO BE REPUBLISHED © KSTBS

یہ آپ کو معلوم رہے

- آج سے 180 سال پہلے جیمس پرنسپ نامی انگریزی افسر نے سب سے پہلے اشوکہ کے کتبوں کو پڑھا۔ اس سے قبل ان کتبات کو کوئی پڑھ نہیں سکا تھا۔ 600 سال قبل دہلی کے سلطان ”فیروز شاہ تغلق“ کو بھی اِن کتبات کو پڑھانے میں کامیابی نہیں ملی تھی۔

کالنگا جنگ :

اشوکہ نے اقتدار میں آنے کے آٹھویں سال کالنگا ریاست سے جنگ کی۔ یہ اس کی زندگی کا اہم واقعہ ہے۔ کالنگا ریاست آج کی ریاست اڑیسہ کا حصّہ تھی۔ اس سے اشوکہ نے جنگ کی۔ اس جنگ میں ہزاروں انسان مارے گئے۔ ایک لاکھ زخمی ہوئے۔ ڈیڑھ لاکھ دشمن فوج قیدی بنائے گئے۔ میدان جنگ میں اموات ، رنج و غم کے نظاروں نے اشوکہ کے دل کو دہلا دیا۔ اس صدمہ سے اشوکہ نے اسی وقت سے آئندہ کبھی جنگ نہ کرنے کا ارادہ کر لیا۔ اس طرح آئی جذباتی تبدیلی دنیا کے کسی اور بادشاہ میں نہیں دیکھی گئی۔ جنگی راہ سے ہٹ کر مذہبی راہ اختیار کرنے والے اشوکہ کو " مہاشئے (ایک سخی دل انسان) " کے لقب سے احتراماً نوازا گیا۔





اُبھری ہوئی سنگ تراشی کے جنگی مناظر (کن گناہلی)

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

سرگرمی: کرناٹک میں ملے اشوکہ کے کتبات کے مقامات کی فہرست بناؤ۔

مذہب کی تشہیر :

اشوکہ بدھ مذہب کی طرف راغب ہو کر اس کو قبول کیا۔ مذہبی تعلیمات کی عوام تک تشہیر کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ اشوکہ نے اپنے خطابات میں کہا کہ بزرگوں کا اور والدین کا فرمانبردار ہونا چاہیے۔ رحم دلی، فراخدلی صداقت پر مبنی ہو۔ تشدد، غصّہ، حسد، بغض کو ترک کرنا چاہئے۔ اشوکہ نے پاٹلی پترا میں بدھ مذہب کی تیسری کانفرنس منعقد کی۔ بدھا اِستوپ تعمیر کرائے۔ بدھ مذہب کی تعلیمات کی تشہیر کرنے کے لئے ملک اور بیرون ملک کو سفیر روانہ کئے۔

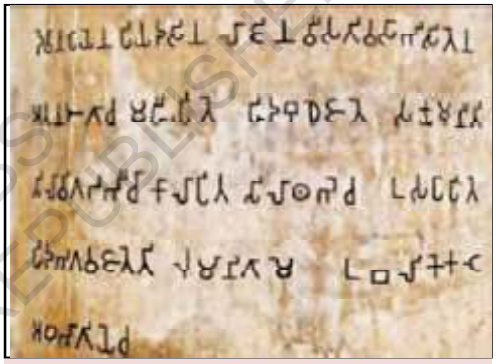
موریاؤں کا طرز حکومت :

راجہ کو مرکزی اختیار حاصل تھا۔ سارے افسران اس کے ماتحت تھے۔ راجہ کو مشورہ دینے کے لئے مجلس وزراء ہوا کرتی تھی۔ محکموں کی دیکھ بھال کے لئے اعلیٰ افسر موجود تھے۔ دھرمامہاماتراس (مذہبی اُمور) نامی مخصوص افسران عوام میں عمدہ اخلاق کے تشہیر کرتے تھے۔ یتیموں، بیواؤں اور عمر رسیدہ افراد کی دیکھ بھال بھی انہیں کے ذمہ

تھی۔ انتظامیہ میں آسانی کے لئے سلطنت کو کئی صوبوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ دیہات میں "گرامکا" اعلیٰ عہدہ داروں کے تعاوُن سے انتظامی اُمور چلاتے تھے۔ دیہاتوں کو بہت سارے اختیارات دئے گئے تھے۔ دیہاتوں کے مسائل گرام سبھا حل کرتی تھی۔ موریہ کا انتظامیہ آگے آنے والی حکومتوں اور خاندانوں پر اثر انداز ہوا۔

فن تعمیر اور مجسمہ سازی :

اشوکہ کے دور میں تعمیر کی گئی عمارتیں اور مجسمہ سازی کے نمونے آج بھی ہمیں دیکھنے کو ملتے ہیں۔ ان میں استوپ اور ستون اہم ہیں۔ ان میں مدھیہ پردیش کے مقام کا سانچی کا استوپ اور سارانا تھ کا ستون مشہور ہے۔ سارناتھ کے ستون پر پایا جانے والا چار شیروں والا مجسمہ ہمارے ملک کا قومی نشان ہے۔



اشوکہ کا کتبہ



سانچی کا استوپ - مدھیہ پردیش



اشوکہ پلر (سُتُون)

ستیہ میو اجیاتے

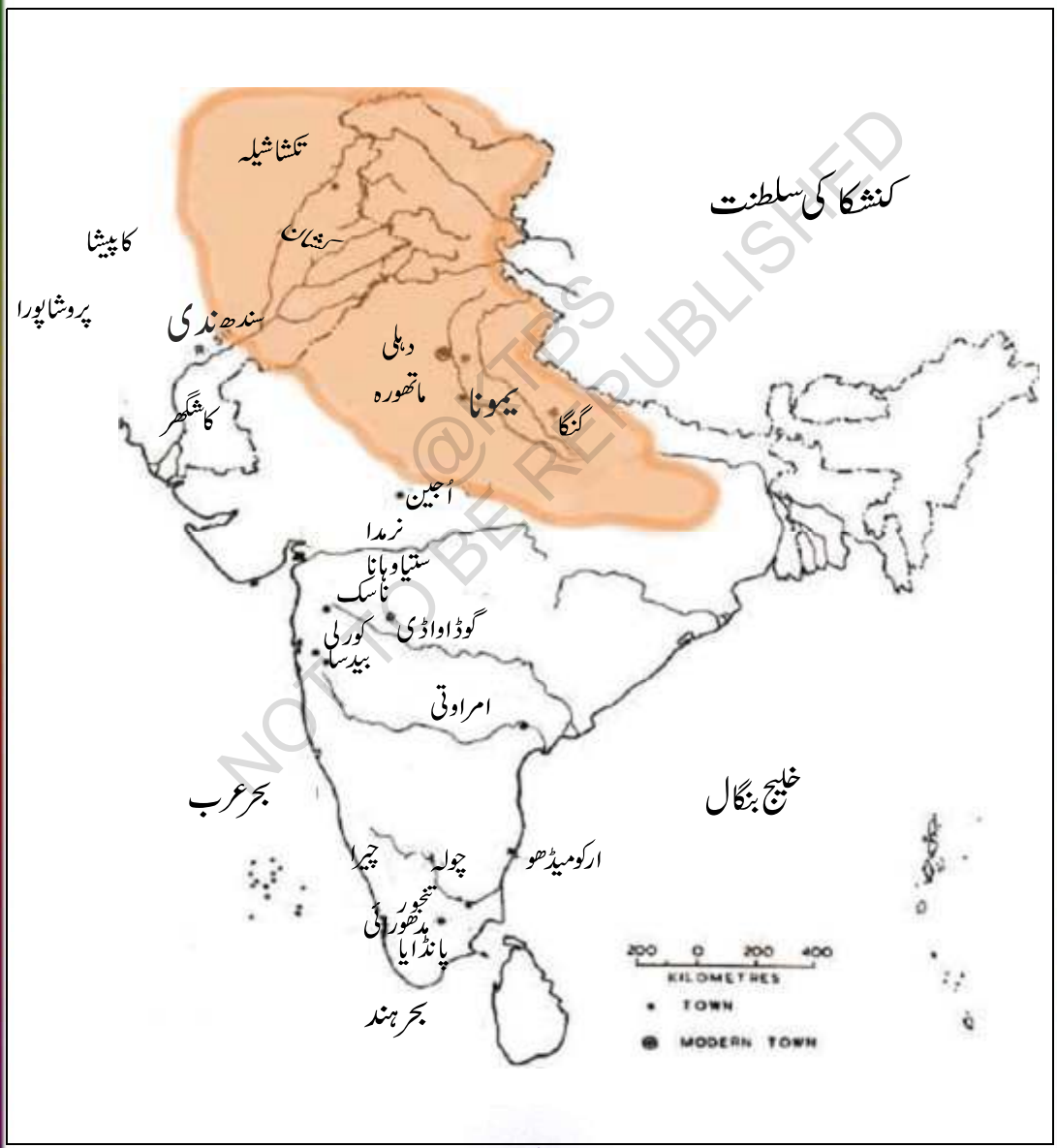


ہمارا قومی نشان

NOT TO BE REPUBLISHED, BSE

کشان

تقریباً 2000 سال پہلے قندھار (آج کا افغانستان) علاقہ پر کشان نامی خاندان حکومت کرتا تھا۔ وقت کے ساتھ ساتھ ہندوستان کے کئی علاقے اس کی حکومت میں شامل ہوئے۔ کنشکا اس خاندان کا مشہور راجہ تھا۔ اس نے کئی جنگوں کے ذریعے اپنی سلطنت کو وسیع کیا۔ شمالی ہند میں اس کی سلطنت افغانستان سے لے کر بہار تک پھیلی ہوئی تھی۔



NOT TO BE REPUBLISHED @KTBS

کنشکا :

کنشکا بدھ مذہب کا پیروکار تھا۔ اشوکہ کے مانند اس نے بھی کئی استوپ تعمیر کرائے۔ بدھ مذہب کی تشہیر کے لئے کئی ممالک کو مبلغ روانہ کئے۔ اس کے علاوہ کشمیر میں چوتھی بدھ مذہب کانفرنس کو منعقد کیا۔ اپنے اقتدار میں آنے پر اس سال کو یادگار بنانے کے لئے نئے سال (شالی واہانا شکا) کا آغاز کیا۔ یہی آج ہندوستان کا منظور شدہ کیلنڈر سال ہے۔

فن تعمیر اور مجسمہ سازی :

کنشکا نے کئی استوپ تعمیر کرائے۔ پرشاہ پورہ (پشاور) میں تعمیر کیا گیا استوپ 13 منزلوں والا گنبد ہے۔ گنبد 400 فٹ اونچا ہے اور وہ اس دور کا عجوبہ کہلاتا ہے۔



قندھار طرز کا بدھ کا مجسمہ (پشاور)



کنشکا کا پتھر کا مجسمہ (سر غائب ہے)

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

کنشکا نے ادب و فنون کی سرپرستی کی۔ اس نے دوسرے ممالک کے فنکاروں کو مدعو کیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مختلف فنون کے ملاپ سے گاندھار اور متھرا طرز وجود میں آئے۔

متھورا میں کنشکا کا پتھر کا مجسمہ ملا ہے جس کا سر غائب ہے۔ نیچے کنشکا کا نام کنندہ ہے۔ کشان دور کے سکّے دستیاب ہوئے ہیں۔ ہندوستان میں سونے کے سکّے سب سے پہلے رائج کرنے والے یہی تھے۔

ادب:

کنشکا نے اہل علم، ادباء و شعراء کی سرپرستی کی۔ ان میں اشوا گھوش اہم ہے۔ اس نے بدھا چریتا نامی کتاب سنسکرت زبان میں لکھی۔

ناگرجنا، کنشکا کا عظیم درباری، فلسفی اور سائنس دان تھا۔ واسو مترا ایک عالم تھا جو کشمیر میں منعقد بدھ مذہب کی کانفرنس کا صدر بنا تھا۔ کہتے ہیں چراکہ نامی طبیب کنشکا کا ہم عصر تھا۔ اس نے چراکہ سمہتے نامی تصنیف لکھی۔

نئے الفاظ :

سفیر : ایک سفارت کار یا نمائندہ جس کو دوسرے ممالک کو بھیجا جاتا ہے۔

سلطنت : ایک وسیع ریاست

جاسوسی : مخفی طور پر تحقیق کرنے والا

کتبات : پتھر یا چٹان پر کھدائی کے ذریعے کنندہ کی گئی تحریر۔

استوپ : بدھ کے جسم کے باقیات (دانت ہڈیاں) وغیرہ کلس میں جمع کر کے اس کے اطراف تعمیر شدہ نصف کرہ شکل کا گنبد۔

آپ کو معلوم رہے

- اشوکہ نے بدھ مذہب کے سفیروں کو الگ الگ ریاستوں کے علاوہ برما (میانمار) سری لنکا، مصر، مغربی ایشیاء اور مشرقی یورپ ممالک کو روانہ کئے۔ اشوکہ کا بڑا بیٹا مہیندرا اور بڑی بیٹی سنگ مترا سری لنکا گئے تھے۔ کرناٹک کے میسور کو (اس وقت کا مہیشی منڈل) مہادیو اور ضلع اتر کنڑا کے بنواسی کو "رکشیتا" نامی خاتون مذہب کی تشہیر کرنے آئی تھی۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

- فن تعمیرات کے معنی عمارتوں کی تعمیر کا فن ہے اور مجسمہ تراشی کے معنی مورتیوں کو تیار کرنے کا فن ہے۔اشوکہ کے دور میں عمارتوں کی تعمیر میں اینٹ اور لکڑی کے بجائے پتھر کا استعمال ہونے لگا۔اسی وجہ سے موریہ دور کی عمارتیں اور مجسمے باقی ہیں۔
- اشوک کے نوشتہ جات کرناٹک کے رائچور، کوپل، چترادرگہ، بیلاری اور کلبرگی ضلع میں پائے جاتے ہیں۔مسکی ضلع رائچور کے ایک نوشتہ میں اشوک کو دیوانم پریااور پریادرشی کے نام سے جانا جاتا ہے۔
- موریہ طرز حکومت کی بنیادی خصوصیات 2300 سال سے بھی زیادہ قدیم ہیں پھر بھی یہ آج کے ہندوستانی انتظامیہ میں موجود ہیں۔موجودہ انتظامیہ کی درجہ بندی ایسی ہے :مرکز ،ریاست ،ڈویژن ،ضلع، تعلقہ ،ہبلی، گاؤں۔ایسی ہی درجہ بندی موریہ کے دور میں بھی ہوا کرتی تھی۔
- آج بھی آیوروید ہندوستان میں سب سے مشہور طبی عمل ہے۔اقوام متحدہ نے اسے تسلیم کیا ہے۔دوسرے ممالک میں بھی اس طبی عمل کا استعمال فروغ پارہا ہے۔

مشقیں

I۔ خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کریں۔

1۔ سیلیوکس نے چندر گپتا موریہ کے دربار میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سفیر کو بھیجا۔

2۔ ”عوام میری اولاد کے مانند ہیں۔“ یہ کہنے والا بادشاہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہے۔

3۔ ہمارا قومی نشان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہے۔

4۔ کنشکا نے اپنے اقتدار کو یادگار بنانے کے لئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سال کا آغاز کیا۔

NOT TO BE REPUBLISHED @KTBS

II۔ درج ذیل سوالات کے جواب ایک جملے میں دیں۔

5. موریہ حکومت کی بنیاد کس نے ڈالی؟
6. موریہ سلطنت کے صدر مقام کا نام بتاؤ؟
7. کوٹلیہ نے کونسی کتاب لکھی؟
8. میگاس تھنیز کی لکھی کتاب کا نام کیا ہے؟
9. دھرمامہاماترا کس کام کو انجام دیتے تھے؟
10. کنشکا نے بدھ مذہب کی کانفرنس کہاں منعقد کی؟

III۔ گروہ میں بحث کرو اور جواب دو۔

11۔ کالنگا جنگ کی اہمیت بیان کرو۔

IV۔ فہرست 'A' سے مناسبت رکھنے والے فہرست 'B' کو جوڑ لگاؤ۔

A		B	
1۔ اشوکہ	(a)	کنشکا پُرا	( )
2۔ کنشکا	(b)	بدھ چرِتا	( )
3۔ اشواگھوشا	(c)	ادبی مرکز	( )
4۔ قندھار	(d)	دیوانم پریا	( )



سرگرمیاں:

- موریہ دور حکومت کے فنِ تعمیر، فنِ سنگ تراشی کے تصاویر کو معلومات کے ساتھ اکٹھا کرو اور ایک البم بناؤ۔
- کرناٹک کے ان مقامات کی فہرست تیار کرو جہاں اشوکہ کے کتبات ملے ہیں۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

گپتا دور

موریاؤں کے بعد گپتا خاندان نے سلطنت قائم کی۔ ہندوستان میں گپتا خاندان بہت ہی اہمیت رکھتا ہے۔ ان کا صدر مقام پاٹلی پتر تھا۔ اس خاندان میں سمدر گپتا اور چندر گپتا دوّم مشہور راجہ گزرے ہیں۔

سمدر گپتا

سمدر گپتا بہت ہی دلیر اور بہادر تھا۔ اس کے فتوحات کا علم ہمیں الہ آباد میں ملے ایک ستون پر کنندہ فرمان سے ملتا ہے۔ اس فرمان کی سمدر گپتا کے درباری شاعر ہری سین نے تخلیق کی ہے۔ اس کے مطابق شمالی ہندوستان کے 9 راجاؤں کو سمدر گپتا نے شکست دی تھی۔ اس کی عظیم فوجی قوت کو جان کر کئی راجاؤں نے خود سپردگی تسلیم کی۔ افغانستان کے کشان، گجرات کے ستراپرو (شکا) راجاؤں نے اس کی حکمرانی تسلیم کی۔

سمدر گپتا نے جنوبی ہند پر چڑھائی کی اور 12 راجاؤں کو شکست دی۔ ان میں کانچی کا راجہ بھی تھا۔ ان فتوحات کی یاد میں اشوہ میدھا (گھوڑوں کی قربانی) کی رسم ادا کی۔



سمدر گپتا کے دور کے سونے کے سکّے

سمدر گپتا نے ادب کی سرپرستی کی۔ وہ خود ایک شاعر اور موسیقار تھا۔ ''کوی راج'' اس کا لقب تھا۔ وینا بجاتے ہوئے سکوں پر اس کی تصویر اس بات کی گواہی دیتی ہے۔ واسوبندھو ایک بدھ عالم ان کا وزیر تھا۔ سمدر گپتا کے سونے کے سکے گپتا سلطنت کی قوت، دولت اور عظمت کو اُجاگر کرتے ہیں۔

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

چندر گپتا دوّم

سمدر گپتا کا بیٹا ''چندر گپتا دوّم'' اس کا جانشین بنا جو جنگ و جدل کا ماہر تھا۔ 300 سال سے زیادہ گجرات میں حکومت کرنے والے ستراپرو (شکاراجاؤں) کو چندر گپتا نے شکست دی۔ یہ اس کا اہم فوجی کارنامہ تھا۔ ''وکرمادتیہ'' اس کا لقب تھا۔ چندر گپتا نے نئے طرز کے سونے کے سکّے جاری کئے۔ اس کے دربار میں عظیم شاعر کالی داس اور کئی نامور دانشور موجود تھے۔



چندر گپتا دوّم کے دور کے سونے کے سکّے

گپتا سلطنت میں معیشت عروج پر تھی۔ ادب، فن تعمیر، سنگ تراشی، مصوّری، سائنس اور ریاضی کے میدان میں بے مثال ترقی ہوئی۔

فاہیان :

چندر گپتا دوم کے دور حکومت میں چین سے بدھ مذہب کا بھکشو (عالم) فاہیان بدھ مذہب کا آبائی وطن دیکھنے کا اشتیاق لئے بڑی اُمیدوں سے ہندوستان آیا۔ فاہیان نے اپنی تصنیف ''گھو-کو-کی'' میں اپنے تجربات تحریر کئے ہیں۔ اس کے مطابق چندر گپتا کی سلطنت میں جرائم بہت کم صادِر ہوتے تھے۔ حکومت کا نظم و نسق رعایا پروری تھی۔ ملک میں سفر کرنا آسان تھا۔

فاہیان نے کئی برسوں تک سفر کرتے ہوئے بدھ مذہب کے مقدس مقامات کی زیارت کی۔ کئی بدھ مذہب کی مقدس کتابوں کے ساتھ اپنے ملک لوٹا۔ ان کتابوں کا چینی زبان میں ترجمہ کیا۔

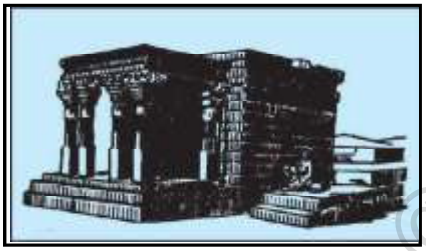
©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

گپتا خاندان کی خدمات

سنسکرت ادب : گپتا دور میں سنسکرت ریاستی زبان تھی۔ راجاؤں کی سرپرستی نے سنسکرت ادب کو پروان چڑھایا۔ "کالی داس" گپتا دور کا عظیم شاعر تھا۔ وہ دنیا کے اہم ڈرامہ نگاروں میں سے ایک تھا۔ چندر گپتا دوّم کے دربار کے نورتن میں سے ایک کالی داس تھا۔ اس نے چار نظمیں اور تین ڈرامے لکھے۔ " ابھگنیانا شکنتلا " اس کا لکھا بہترین ڈرامہ ہے۔ " کوی کُلا گرو " لقب کے ساتھ اس کی عزّت افزائی کی گئی۔

" مرچھّا کٹکا " کا مصنف شودرک اور " مدرا راکشسا " کا مصنف وِشاکھا دتّہ اس دور کے دیگر ڈرامہ نگار ہیں۔ وِشنو شرما کی لکھی " پنچ تنتر " اسی دور کی دین ہے۔ امر اسمہا نے " امر کوشا " نامی انسائیکلوپیڈیا لکھی جو آج بھی زیر استعمال ہے۔

مندروں کے فن تعمیر: گپتا دور میں ہمارے ملک میں مندروں کے تعمیر کے فن کا آغاز ہوا۔ مدھیہ پردیش کے سانچی کا مندر ہندوستان کا سب سے قدیم مندر ہے۔ گپتا دور کے دیگر مندروں میں مدھیہ پردیش کے بتر گاؤں اور دیو گڑھ کے مندر قابل ذکر ہیں۔ دیو گڑھ کے دشاوتار کے مندر میں وشنو دیوتا کا مجسمہ خوبصورت اور بے مثال ہے۔



سانچی کا مندر



دھمیک اسٹوپ

استوپ اور چیتی تیالیا (بدھ اور جین مندر) : 128 فٹ بلند دھمیک استوپ سارانا تھ میں گپتاؤں کی قابل تقلید تعمیر ہے۔

مصوری: اجنتا اور ایلورا کے غاروں میں چٹانوں کو کاٹ کر گپتا دور میں بدھ مت کے وہار اور غاروں میں منادر بنائے گئے ہیں۔ اجنتا کے غاروں میں دیواروں اور چھتوں پر کی گئی مصوری اور نقش و نگاری ساری دنیا میں مشہور ہے۔



اجنتا کے غار

©KTRS NOT TO BE REPUBLISHED

سائنس، ریاضی، علم فلکیات :



آریہ بھٹا

گپتاؤں کے دور میں سائنس اور ٹیکنالوجی کو فروغ حاصل ہوا۔ پاٹلی پترا کا آریا بھٹا گپتا دور کا مشہور بہترین ریاضی دان اور ماہر علم فلکیات تھا۔ " آریا بھاٹیا " اسی کی تصنیف ہے۔ اس نے جیومیٹری اور ٹرگنومیٹری میں بہت سی خدمات انجام دی۔ اس نے گرہن کے وجوہات کا پتہ لگایا۔ صرف 23 سال کی عمر میں اس نے یہ کارنامے انجام دئے۔ برہما گپتا اس دور کا ایک مشہور ریاضی دان تھا۔ وراہامہیرہ اس دور کا بے مثال ماہر علم فلکیات تھا۔

دھاتی سائنس :



مہرولی میں موجود لوہے کا ستون

گپتا دور میں دھاتی سائنسی علم نے بھی قابل لحاظ ترقی حاصل کی۔ دہلی کے قطب مینار کے قریب مہرولی میں لوہے کا ستون اس کی مثال ہے۔ 1500 سال قدیم ہونے کے باوجود اسے آج تک زنگ نہیں لگا، جوں کا توں بر قرار ہے۔ اس دور کا نالندہ میں بدھ کا ایک 80 فٹ اونچا تانبے کا مجسمہ موجود ہے۔

آیورویدا:

گپتا دور کا واگ بھٹا نے " چرکہ سمہتے " کا خلاصہ لکھا۔ " اشٹانگ ہرُدیا سمہتا " آیورویدا پر لکھی اہم مستند کتاب ہے۔ جس پر آج بھی عمل پیرائی ہوتی ہے۔ قدیم ہندوستان میں طب جراحی کے میدان میں بھی کافی ترقی ہوئی۔ اس دور کے جراح تقریبا 127 طرز کے جراحی کے آلات کا استعمال کرتے تھے۔ جسم کے اندر داخل لوہے اور کنکریوں کو باہر نکالا جاتا تھا۔ پارے کو پہلی مرتبہ دوا کے طور پر استعمال کرنے کا سہرا ہندوستانی اطباء کے سر جاتا ہے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

نئے الفاظ :

علم فلکیات : سیارے ،ستارے اور فلکی اجسام کا مطالعہ کرنے والی سائنس

یہ آپ کو معلوم رہے

- تقریبا 1600 سال پہلے گپتا سلطنت قائم ہوئی اور 200 سال سے زیادہ عرصہ تک قائم رہی۔
- کالی داس کے مشہور ڈرامے - ابھیگیانہ شکنتلا، مالاوِکاگنی مترا اور وِکرامورواشیہ؛ نظمیں-رگھوونشا، کمارا سمبھوا، رتو سمہارا اور میگھ دُوت ہیں
- گپتا دور کے مندروں کو شروع میں مربع نما چوکی پر تعمیر کیا جاتا تھا جس میں صرف گربھ گڑی (مورتی رکھنے کا چھوٹا کمرہ) اور بیرونی برآمدہ (Hall) ہوتا تھا۔
- اجنتا کے بدھا غاروں میں پودوں اور مٹی سے تیار کردہ رنگوں اور برش کی مدد سے دیواروں پر مصوّری کی گئی ہے۔ کئی صدیوں تک یہ عوام کی نظروں سے اوجھل تھے۔ 1819ع.ع. میں ان کا پتہ لگا۔
- مہرولی میں لوہے کے ستون کا وزن چھ ٹن اور اونچائی 23 فٹ ہے۔19 ویں صدی کے آغاز تک کوئی بھی یوروپی لوہار اس طرح کے ستون کو سانچے میں ڈھال نہ سکے۔

NOT TO BE REPUBLISHED @KTBS

مشقیں

I۔ خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کرو۔

1۔ گپتا سلطنت کا صدر مقام ----------

2۔ الہ آباد کے ستون پر فرمان لکھنے والا ----------

3۔ ”مدرارا کشسا“ کا مصنف ----------

4۔ ”کوی کلا گرو“ کا لقب پانے والا عظیم شاعر ----------

II۔ درج ذیل سوالات کے جواب ایک جملے میں دو۔

5. الہ آباد کے ستونی کتبہ پر کس حکمران کی تفصیلات پائی گئیں؟
6. گپتا دور حکومت میں ہندوستان آنے والا چینی سیاح کون تھا؟
7. کالی داس کے لکھے کسی ایک ڈرامے کا نام لکھو؟
8. "مرچھّا کٹکا" کس کی تصنیف ہے؟
9. امر اسمہا کی تشکیل دی گئی انسائیکلوپیڈیا کونسی ہے؟
10. گپتا دور کا مشہور ریاضی دان کون تھا؟

III۔ گروہ میں بحث کرو اور جواب دو۔

11۔ سمدر گپتا کے کارناموں کو بیان کرو۔

12۔ سنسکرت ادب کے فروغ میں گپتا خاندان کی خدمات کیا ہیں؟

IV۔ فہرست 'A' سے فہرست 'B' کو موزوں جوڑ لگاؤ۔

A	B	
1۔ کوی راج	(a) گھو-کو-کی	( )
2۔ وکرامادتیہ	(b) علم فلکیات	( )
3۔ فاہیان	(c) سمدر گپتا	( )
4۔ مہرولی	(d) چندر گپتا دوّم	( )
5۔ وراہامہیرہ	(e) لوہے کا ستون	( )



سرگرمیاں:

- قدیم ہندوستان کے فن تعمیر اور سنگ تراشی کی تصاویر کی معلومات اکٹھا کیجیے۔
- سمدر گپتا، چندر گپتا دوّم، وکرمادتیہ، کالی داس، آریہ بھٹا، وراہامہیرہ اور واگ بھٹا کی زندگی کے حالات پڑھیں۔

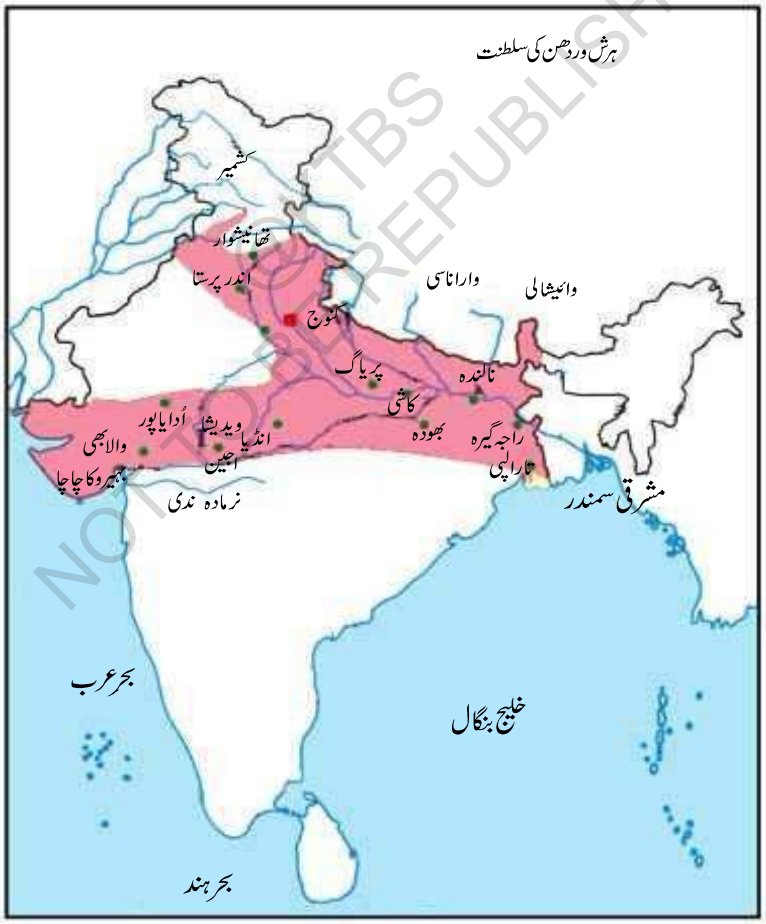
@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

وردھن خاندان

گپتا خاندان کے زوال کے بعد شمالی ہندوستان میں چھوٹی چھوٹی حکومتیں سر اُٹھانا شروع ہوئیں۔ ان حکومتوں میں تھانیشور کا پشیا بھوتی خاندان بھی ایک ہے۔ یہ خاندان وردھن کے نام سے مشہور ہوا۔ ہرش وردھن اس خاندان کا مشہور راجہ تھا۔

راجہ ہرش وردھن

ہرش وردھن جب تخت نشین ہوا اس کی عمر صرف 16 سال کی تھی۔ جب تک اس کی زندگی میں کئی حادثات گزر چکے تھے۔ ہرش وردھن کے والد پربھاکر وردھن کی موت کے بعد اس کا بھائی راجہ وردھن تخت نشین ہوا۔ بہن ''راجیہ شری'' کی موکھری خاندان کے ''گرہاورما'' سے شادی کی گئی تھی۔ مالوا کے ایک ظالم بادشاہ نے گرہاورما کا قتل کر کے راج شری کو قنوج میں قید کر دیا۔ اس وقت راجہ وردھن کے مالوا پر حملہ کرتے ہوئے فوج کو شکست دینے کے باوجود گوڑ حکومت کے ششانک راجہ نے راجہ وردھن کا قتل کر دیا۔ ان مشکل گھڑیوں میں ہرش وردھن تخت نشین ہوا۔



NOT TO BE REPUBLISHED © KPTBS

راجیہ شری قید خانے سے رہا ہو کر وندھیاچل کی پہاڑیوں کے جنگلات میں بھٹک رہی تھی۔ ہرش وردھن نے بیوہ بہن راجیہ شری کی کھوج کی۔ آگے اپنے بہنوئی گرہاورما کی موکھری ریاست بھی ہرش وردھن کے ماتحت ہوئی۔ موکھریوں نے ہرش وردھن کی ماتحتی اختیار کی۔ پھر اپنے بھائی راجہ وردھن کی موت کے ذمہ دار ششانک پر حملہ کیا۔ اس کے بعد کثیر تعداد میں فوج کو متحد کرتے ہوئے کشمیر اور سندھ کے علاقوں کو فتح کیا۔

جنوبی ہندوستان پر حملہ کیا۔ جنوب میں دریائے نرمدا کے کنارے تک آنے والے ہرش وردھن کو کرناٹک کے چالوکیہ راجہ پُلکیشی دوّم نے شکست دی۔ ہرش وردھن نے شمالی ہندوستان پر مکمل گرفت حاصل کرتے ہوئے تقریبا 40 سال حکومت کی۔ چینی سیاح ہیوین تسانگ (Hiuen Tsang) نے راجہ ہرش وردھن کی قربت حاصل کی تھی۔

ادب : ہرش وردھن صرف ایک بہادر ہی نہیں ایک شاعر بھی تھا۔ ہرش وردھن نے سنسکرت زبان میں پریادرشکا، رتناولی اور ناگانندہ جیسے تین ڈرامے لکھے ہیں۔ بانہ بھٹّ جیسے کئی شعراء اس کے دربار میں موجود تھے۔ بانہ بھٹا نے راجہ ہرش وردھن سے متعلق "ہرشاچریتا" نامی تصنیف لکھی۔ محبِّ تعلیم ہرش وردھن نے قدیم نالندہ یونیورسٹی کو فراخ دلی سے عطیات دئے۔

مذہب : ہرش وردھن مذہبی رواداد تھا یعنی تمام مذاہب کی عزت کرتا تھا۔ اس نے بنیادی طور پر شیو مذہب سے تعلق رکھنے کے باوجود بدھ مذہب کو اہمیت دی تھی۔ قنوج اور پریاگ مذہبی اجلاس منعقد کئے۔

ہیوین تسانگ (Hiuen Tsang)



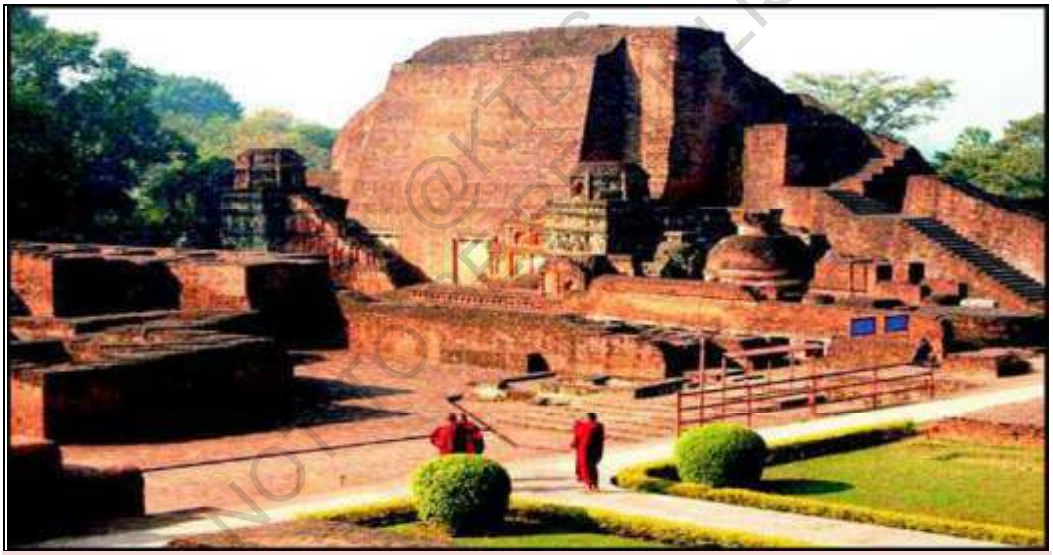
ہیوین تسانگ

ہیوین تسانگ ایک چینی سیاح تھا۔ یہ تقریبا 1400 سال پہلے ہندوستان آیا۔ اور اس نے 15 سال تک بھارت کا دورہ کر کے بدھ مذہب کی تعلیمات کا گہرا مطالعہ کیا۔ نالندہ یونیورسٹی میں بھی تعلیم حاصل کی۔ راجہ ہرش وردھن کے دربار میں بہت سال قیام پذیر رہا۔ اس نے اپنے تجربات کو سی. یو. کی. کتاب (مغربی ریاستوں کے دستاویزات Record Of Western Kingdom) نامی سفر نامہ میں درج کیا۔

@IRS NOT TO BE REPUBLISHED

نالندہ یونیورسٹی

موجودہ ریاست بہار کی نالندہ یونیورسٹی گپتا دور کے بعد بھی 600 سال سے زیادہ عالمی شہرت یافتہ رہی۔ یہ قدیم بھارت کی مشہور یونیورسٹی تھی۔ جاپان، چین اور کئی ممالک سے ہزاروں طلباء یہاں علم حاصل کرنے آتے تھے۔ یہاں آٹھ اعلیٰ تعلیمی مراکز اور تین عظیم کتب خانوں میں کتابوں کے ذخائر تھے۔ بدھ مذہب کی تعلیمات یہاں کا اہم موضوع ہونے کے باوجود وید، یوگا اور طب وغیرہ مضمون بھی سکھائے جاتے تھے۔ کچھ صدیوں بعد مختلف حملوں میں یونیورسٹی کے کتب خانے آگ کے حوالے ہو گئے۔ پنڈتوں کو قتل کیا گیا۔ ان وجوہات کی بناء پر نالندہ یونیورسٹی نے اپنی شہرت کھودی۔ ہیوین تسانگ نے بھی اس یونیورسٹی میں کئی سال گزارے ہیں۔



نالندہ یونیورسٹی

آپ کو معلوم رہے

- نالندہ یونیورسٹی میں تعلیم و طعام اور قیام کے لئے طلباء سے کسی طرح کا معاوضہ نہیں لیا جاتا تھا۔ یہاں کے تمام اخراجات کے لئے 100 قریوں کی آمدنی مختص کی گئی تھی۔ راجہ ہرش وردھن اس نیورسٹی کے سرپرستوں میں سے ایک تھا۔ طلباء میں نظم وضبط قائم تھا۔ اور قابل اساتذہ کا عملہ تھا۔

مشقیں

I۔ خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کرو۔

1۔ ہرش وردھن سے قربت رکھنے والا چینی سیاح۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تھا۔

2۔ ہیوین تسانگ کے سفر نامہ کا نام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہے۔

3۔ نالندہ یونیورسٹی آج۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ریاست میں موجود ہے۔

4۔ ہرش وردھن کو نرمدا ندی کے کنارے شکست دینے والا کنڑ یگا راجہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تھا۔

II۔ درج ذیل سوالات کے جواب ایک جملے میں دو۔

.5 ہرش وردھن کے بھائی اور بہن کے نام لکھو۔

.6 ہرش وردھن کا پایہ تخت کونسا تھا؟

.7 ہرشاچریتا تصنیف کس نے لکھی؟

.8 قدیم بھارت کی یونیورسٹی کونسی ہے؟ اور کہاں ہے؟

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

کشمیر کی کارکوٹا سلطنت



للیتادتیہ

کشمیر کے کارکوٹا حکمرانوں نے ایک مثالی ریاست بنائی اور ایک موثر انتظامیہ کا نفاذ کیا۔ جس کے سبب انہوں نے دنیا کی تاریخ میں اپنی ایک شاندار چھاپ چھوڑی ہے۔625ع.ع. میں راجہ دُرلبھ وردھن کے ذریعہ قائم کی گئی کارکوٹا سلطنت ہندوستان کی سب سے مضبوط ترین سلطنتوں میں سے ایک تھی۔سلطنت جو 230 سالوں (625-855ع.ع.) تک قائم رہی ہمالیہ پہاڑی سلسلہ سے وسطی ایشیاء تک پھیلی ہوئی تھی۔پارسپور یا پری ہاسپور ان کا دارالحکومت تھا اور وہ سورج کی پرستش کرتے تھے۔کشمیر کا مارتنڈ سوریہ مندر اس سلطنت کے حکمرانوں کی شان کو اُجاگر کرتا ہے۔

اس خاندان کا سب سے ممتاز اور سب سے زیادہ بااثر حکمران ''للیتادتیہ'' تھا جو724ع.ع. میں اقتدار میں آیا۔اس کی 36 سالہ حکمرانی میں موجودہ اُترپردیش ،اُترکھنڈ اور بہار ریاستیں شامل تھیں۔اس دور کو کارکوٹا خاندان کی تاریخ میں سنہرا دور سمجھا جاتا ہے۔للیتادتیہ نے فن اور ثقافت کی ترقی میں منفرد کردار ادا کیا۔

کارکوٹا خاندان کا دور شیئوا سدھانت کا دور سمجھا جاتا ہے۔اسی دور میں وسوگپتا نے '' شیئوا سوتر '' لکھا۔عظیم فلسفی اور شاعر ابھینو گپتا اسی دور سے تعلق رکھتا تھا۔اسی زمانے میں تریکہ اور کؤلا نامی روایت پروان چڑھی۔کشمیر کی تاریخ کا یہ سنہرا دور تھا۔للیتادتیہ کا درباری کلہانہ تھا۔

راجپوت

راجپوت دعویٰ کرتے تھے کہ وہ قدیم '' شتریا'' خاندان جیسے سوریہ ونشا اور چندراونشا کی نسل سے تعلق رکھتے تھے۔اپنی دلیرانہ اور بہادرانہ جذبہ کی وجہ سے مشہور راجپوتوں نے شمالی ہندوستان میں تقریباً پانچ صدیوں تک حکومت کی۔وہ ایک شاندار زمانہ تھا۔راجپوتوں نے عربوں،ترکوں،افغانوں اور مغلوں کے حملوں کا بہادری سے مقابلہ کرتے ہوئے ہندوستان کا دفاع کیا۔

NOT TO BE REPUBLISHED @KBC

راجپوتوں کے کردار

راجپوت اپنے کردار میں منفرد تھے۔ یتیموں ، کمزوروں، عورتوں اور گائے کے روایتی اقدار کی حفاظت انہیں عزیز تھی۔ پناہ مانگنے والوں کی حفاظت کرنا وہ اپنا فرض سمجھتے تھے۔ وہ اپنے آباواجداد کے بہادرانہ کارناموں پر لکھی مثنویوں سے تحریک پاتے تھے۔

راجپوت خواتین بہت بہادر تھیں۔ راجپوت فوجی اور بادشاہ جب جنگ میں لڑتے ہوئے مارے جاتے تو ان کی بیوائیں اجتماعی طور پر اپنی زندگیاں آگ میں کود کر ختم کر دیتی تھیں تاکہ دشمنوں کے ہاتھوں رسوا ہونے سے بچ سکیں۔ اس روایت کو " جوہار " کہا جاتا تھا۔

فن اور فن تعمیر

فن اور فن تعمیر کے میدان میں راجپوتوں کا بڑا حصّہ ہے۔ ان کے خوبصورت منادر، شاندار محلات اور مضبوط قلعے آج بھی باقی ہیں۔ ان کے بنائے ہوئے کچھ قابل کے ذکر تعمیرات درج ذیل ہیں۔

کھجوراہو (مدھیہ پردیش) : کھجوراہو میں عالمی شہرت یافتہ مہادیو مندر ہے۔ یہاں کے 85 مندروں میں سے آج صرف 22 باقی ہیں۔

دلوارا (راجستھان) : دلوارا میں آبو پہاڑ پر امرت شیلا مندر اپنی نقش ونگاری کے لئے دنیا بھر میں مشہور ہے۔



کھنڈورایا مہادیو مندر – کھجوراہو



دلوارہ مندر – کوہِ آبو

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

کونارک (اڑیسہ) : کونارک میں منفرد سوریہ مندر سوریہ دیوتا کے رتھ سے مناسبت رکھتا ہے اور ہندوستان کے شاندار اور بڑے مندروں میں سے ایک ہے۔ اس میں 24 پہیئے ہیں جن پر خوبصورت نقاشی کی گئی ہے۔

بھوونیشور (اڑیسہ) : بھوونیشور میں لنگراج مندر ایک ہزار سال پرانا ہے۔ اس کے دلکش مینار 180 فٹ بلند ہیں۔



سوریہ مندِر - کونارک



لنگراج مندِر - بھوونیشور

گوالیار (مدھیہ پردیش) : وسیع و عریض گوالیار قلعے کو "ہندوستانی قلعوں کے گلے کے ہار کا موتی" کہا گیا ہے۔ قلعہ کے اندر ایک دو منزلہ محل ہے جسے راجہ مان سنگھ نے اپنی محبوب رانی مرگانیانے کے لئے بنایا تھا۔ گوالیار قلعہ کے باہر پتھروں کی دیواروں پر کئی مجسمے تراشے گئے ہیں۔ ان میں پہلے جین تیر تھنکر وروشبھا ناتھ (آدیناتھ) کا ایک بہت بڑا مجسمہ ہے۔

جے پور (راجستھان) : جے پور کو "گلابی شہر" (Pink City) کے نام سے جانا جاتا ہے کیونکہ شہر کی تمام عمارتوں کو گلابی رنگ سے رنگ دیا گیا ہے۔ یہ دنیا کے خوبصورت شہروں میں سے ایک ہے۔ جے پور میں واقع پانچ منزلہ "ہوا محل" ایک دیدہ زیب عمارت ہے۔

© NCERT NOT TO BE REPUBLISHED



گوالیار قلعہ



ہوا محل-جئے پور

اُدئے پور (راجستھان): اُدئے پور ایک خوبصورت شہر ہے۔ اُدئے پور محل راجستھان کا سب سے بڑا محل ہے۔

مہین نقاشی: راجپوت حکمرانوں نے مہین نقاشی کی سرپرستی کی۔ فنکاروں نے منادر اور محلات کی دیواروں کو سجایا اور کتابوں کو مہین نقاشی سے آراستہ کیا جو رنگوں کے امتزاج اور نفاست کے لئے مشہور ہیں۔



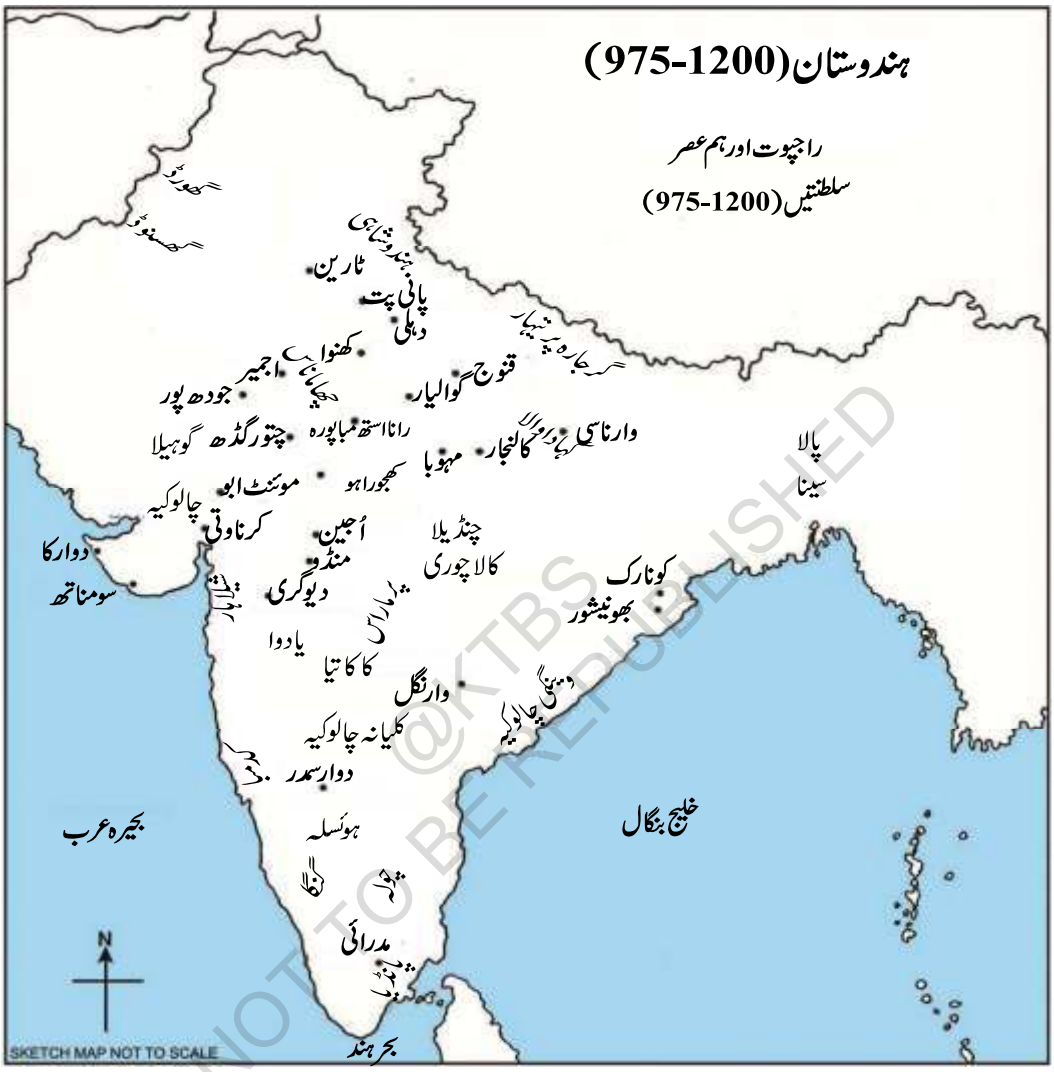
اُدئے پور محل



راجپوتوں کی مہین نقاشی

ادب : راجپوتوں کے دور میں سنسکرت ادب کو بہت فروغ ملا۔ گجراتی، ہندی اور راجستھانی زبانوں کی ترقی ہوئی۔ چند بردائی کی لکھی " پرتھوی راج راسو " اس دور کی مشہور ہندی تخلیق ہے۔ کئی راجپوت حکمران خود بڑے عالم تھے۔ وہ شاعروں کی سرپرستی کرتے تھے۔ "گیتا گووندا" لکھنے والے جئے دیو شاعر سینا حکمرانوں کے دربار میں تھے۔ راجپوت کے شاہی خاندانوں نے نالندہ ، کاشی ، وکرم شیلا ، اجینی اور دیگر قدیم اعلیٰ تعلیم مراکز کی مدد فرمائی۔

NOT TO BE REPUBLISHED



NOT TO BE REPUBLISHED @KTBS

راجپوت اور ہم عصر سلطنتیں (975 - 1200ع.ع.)

سرگرمی : انٹرنیٹ کی مدد سے ہندوستان کی قدیم یونیورسٹیوں کے بارے میں مزید تفصیلات جمع کیجیے اور ایک رپورٹ تیار کیجیے۔

راجپوت شاہی خاندان

ہندوستانی تاریخ میں کئی راجپوت شاہی خاندانوں نے اہم رول ادا کیا ہے۔ جن میں درج ذیل چار اہم راجپوت شاہی خاندانوں کی خدمات یہاں بیان کی گئی ہیں۔

- گرجر پرتہار
- پالا
- چوہان
- گوہیلا

گرجر پرتہار : گرجر پرتہار مدھیہ پردیش کے اَوَنتی (اُجینی) سے حکومت کر رہے تھے۔ اس سلطنت کا مشہور حکمران ناگا بھٹا تھا۔ عرب حملہ آوروں سے ہندوستان کا دفاع کرنے کا سہرا اسی کے سر جاتا ہے۔ اس نے ایک وسیع سلطنت قائم کی۔

راجہ بھوج سلطنت کا عظیم حکمران ہونے کے علاوہ ایک بڑا عالم اور ادیب تھا۔ اس نے مشہور شہر قنوج پر قبضہ کر لیا۔ اس نے بنگال کے پالوں کو شکست دے کر شہرت حاصل کی۔ عرب سیاح سلیمان (جس نے راجہ بھوج کے زمانے میں ہندوستان کا دورہ کیا تھا) نے کہا کہ " اچھی گھوڑوں کی فوج رکھنے والا ایک عظیم بادشاہ ہے۔" اس نے راجہ بھوج کو "عربوں کا دشمن" بھی قرار دیا۔

پالا خاندان : پالا خاندان نے تقریباً چار صدیوں تک حکومت کی۔ اس شاہی خاندان کا سب سے اہم حکمران دھرم پال تھا۔ اس کی سلطنت شمالی ہندوستان میں اس وقت کی سلطنتوں میں سے ایک تھی۔ اس کا ناقابل فراموش کارنامہ مشہور شہر قنوج پر قبضہ کرنا تھا۔ کرناٹک کے علاقہ سے تعلق رکھنے والا حکمران وجئے سینا نے پالا سلطنت کا تختہ الٹ دیا۔ اس نے جس سلطنت کی بنیاد رکھی وہ " سینا سلطنت " کے نام سے مشہور ہوئی۔

پالا حکمران بدھ مت کے پیروکار تھے۔ انہوں نے ہندو دھرم کی سرپرستی کی۔ انہوں نے تعلیم کی اشاعت میں خاصی دلچسپی دکھائی۔ انہوں نے " ادنڈاپور " اور " وکرم شیلا " نامی یونیورسٹیوں کی بنیاد رکھی۔

چوہان خاندان : چوہان خاندان کا مشہور حکمران پرتھوی راج سوّم تھا۔ اس کا دارالحکومت دلّی تھا۔

پرتھوی راج چوہان اور قنوج کے بادشاہ جے چندر کی خوبصورت بیٹی سمیکتا سے شادی کرنے کی دلچسپ کہانی اس دور کے کئی ادبی تخلیقات میں بیان کی گئی ہے۔ جے چندر اور اس کے رشتہ داروں کی پرتھوی راج سے دشمنی تھی۔ تاہم سمیکتا اور پرتھوی راج ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔ جے چندر نے سمیکتا کے سویم ور میں پرتھوی راج کو بے عزت کرنے

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

کے لئے اپنے محل کے دروازے پر پرتھوی راج کے مجسمے کو رکھ دیا جو کہ ایک محل کا محافظ معلوم ہوتا تھا۔ سمیکتا نے جیسے ہی باہر قدم رکھا تمام شہزادے سویم ور میں اس کا ہاتھ مانگنے کے لیے جمع ہو گئے، مگر وہ محل کے دروازے پر گئی اور پرتھوی راج کے مجسمہ کو ہار پہنا دیا۔ پرتھوی راج جو مجسمے کے پیچھے چھپا بیٹھا تھا، سمیکتا کو گھوڑے پر بٹھا کر اپنے محل لے آیا اور اس سے شادی کر لی تاہم اس واقعہ نے دونوں شاہی خاندانوں کے درمیان تعلقات کو مزید تلخ کر دیا۔

جب محمد غوری نے ہندوستان پر حملہ کیا تو پرتھوی راج نے اس کی مخالفت کی۔ اسے مشترکہ دشمن کے خلاف کئی راجپوت حکمرانوں کی حمایت حاصل تھی۔ تاہم قنوج کے جے چندر نے ان کے ساتھ شامل ہونے سے انکار کر دیا۔ اس جنگ میں پرتھوی راج نے محمد غوری کو شکست دی۔ لیکن اس پر رحم کیا اور اسے چھوڑ دیا۔ اگلے سال محمد غوری نے پرتھوی راج پر حملہ کیا۔ دوسری جنگ کے دوران جب پرتھوی راج کو شکست یقینی تھی، مصیبت کی اس گھڑی میں پرتھوی راج گھوڑے پر سوار ہو کر فرار ہونا چاہتا تھا کہ دشمن کے سپاہیوں نے گرفتار کر لیا۔ محمد غوری نے قتل کا حکم دیا۔ جلد ہی دلی محمد غوری کے ماتحت آ گیا۔ اس طرح دلی پر سلاطین کی حکومت کی راہ ہموار ہوئی۔

پرتھوی راج کے بارے میں بہت سی داستانیں ہیں اور اس کے بہادرانہ کارناموں کو چند بردائی کی لکھی ہندی نظم "پرتھوی راج راسو" میں پیش کیا گیا ہے۔



وجئے استھمب -چتوڑ گڑھ

گوہیلہ خاندان: گوہیلہ (گہلوٹس) عظیم جنگجوؤں کے سلسلے سے تعلق رکھتے تھے۔ اس سلطنت سے تعلق رکھنے والے کھومنا نے عرب فوجی مہم کا دفاع کیا اور "بپا راول" کا لقب اختیار کیا۔ اس سلطنت کا ایک اور قابل ذکر حکمران رانا کمبھا تھا جس نے دلی کے سلاطین کے خلاف جنگ کی اور اپنی سلطنت کا دفاع کیا۔ اس نے اپنی سلطنت کو محفوظ رکھنے کے لیے 32 قلعے بنائے۔ اس نے چتور گڑھ میں شاندار فتح کا مینار "وجئے استھمب" کو نصب کیا۔

گوہیلہ خاندان کا مشہور حکمران رانا سانگا یا رانا سنگرام سمہا تھا۔ یہ ایک سو جنگوں کا جنگجو تھا۔ جس کے جسم پر جنگ میں لگے 80 زخموں کے نشانات تھے۔ وہ لگاتار دلی کے سلاطین سے جنگیں لڑتا رہا تھا۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

معاشی حالات:

- گپتا خاندان کے زمانے میں بادشاہ کے خدمت گذاروں کو جاگیریں دینے کا رواج تھا۔ یہ رواج راجپوتوں کے دور میں بھی جاری رہااور اس سے زمیندارانہ نظام کا جنم ہوا۔ زمیندارانہ نظام کی وجہ سے کاشت کرنے والوں کی مشکلات میں اضافہ ہوا۔
- شہروں میں کاریگر اور تاجر تھے۔ سوداگر (ویشیاس) تجارت اور لین دین کے کاروبار میں مصروف تھے۔
- غیر ملکی تجارت کو فروغ حاصل ہوا۔ ہندوستان کے مغربی ساحل کی بندرگاہوں پر عرب تجارت کرتے تھے۔ ہندوستان سے مصالحے، کپاس اور ہیرے برآمد ہوتے تھے۔ وسطی ایشیاء اور عرب سے گھوڑے منگوائے جاتے تھے۔
- سلطنت کی آمدنی زیادہ تر قلعوں اور مندروں کی تعمیر پر خرچ ہوتی تھی۔ اس سے ہزاروں لوگوں کو روزگار ملا۔

سماجی حالات:

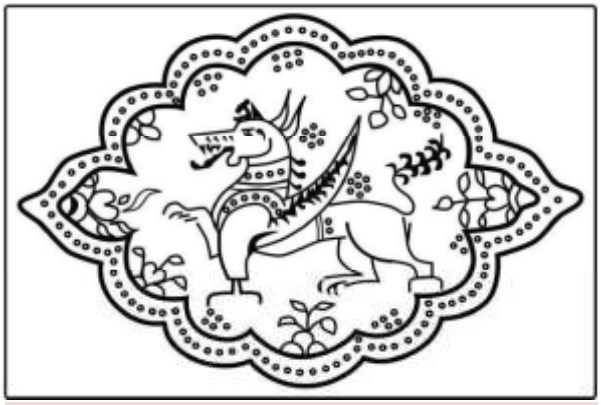
- راجپوتوں کے دور میں معاشرے میں کئی طبقات تھے۔ یہ موروثی پیشوں پر مبنی تھے۔
- خواتین کو بہت زیادہ عزت دی جاتی تھی۔ وہ تہذیب یافتہ تھیں۔ اور وہ ادب، سنسکرت زبان، رقص، موسیقی، نقاشی اور کڑھائی کا کام سیکھا کرتی تھیں۔
- راجپوت مقدس مقامات کی زیارت کیا کرتے تھے۔ اور مقدس ندیوں میں نہایا کرتے تھے۔ اجمیر کے قریب واقع برہما کی عبادت کا مرکز پشکر ان کی زیارت کا اہم مقام تھا۔ ہر سال پشکر میں اونٹوں کا ایک بہت بڑا میلہ لگایا جاتا تھا۔ اور یہ اب بھی جاری ہے۔



پشکر میں لگا اُونٹوں کا میلہ

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

اہوم سلطنت



اہوم سلطنت کا نشان

اہوم کے حکمرانوں نے 598 سالوں (1228-1826ع.ع.) تک موجودہ آسام کے علاقوں پر حکومت کی۔ اس سلطنت کا آغاز شان شہزادہ سُوکاپا نے کیا تھا۔ اس کے اجداد نے پٹکائی پہاڑیوں کو عبور کیا اور آسام میں آباد ہوئے۔ بادشاہ کو آسام راجہ اور رعایا کو کاؤفہ کہا جاتا تھا۔ بادشاہ کا تقرر کابینہ کے وزراء کی رضامندی سے کیا جاتا تھا۔ وزراء کی کابینہ (جس میں مختلف عہدے تھے جیسے بُرہا گوہین ، بور گوہین ، بوربہ رُوا ، بورفوکان اور بورپا ٹرو گوہین) کے پاس بادشاہ کو عہدہ سے ہٹانے کا اختیار بھی حاصل تھا۔



سوکاپا

ان کی 600 سالہ حکومت میں درجِ ذیل تین اہم حکمرانوں کی نشاندہی کر سکتے ہیں۔۔۔۔

- سُوکاپا – اہوم سلطنت کا بانی۔
- سُوہُنگ منُگ – جس نے سلطنت کو وسعت دی۔ اور
- سُوپاتپھا – جس نے سلطنت کی ہمہ جہت ترقی کرائی۔

ان کے علاوہ اہوم سلطنت کا مشہور سپہ سالار لست بورفوکان ایک بہادر جنگجو کے طور پر جانا جاتا ہے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

اہوم کی رانیاں

رانیاں سلطنت کے انتظام میں بھی حصّہ لیتی تھیں۔ سردار رانی کو بور کوری ، اور دیگر رانیوں کو پاروتی کوری ، راج دنگی کوری ، تمولی کوری کہا جاتا ہے۔رانیاں عام طور پر اہوم خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔ سکوں پر دونوں جانب راجہ اور رانی کے نام کندہ کئے جاتے تھے۔راجہ کے انتقال کے بعد رانیاں سلطنت کے انتظامات خود چلاتی تھیں۔

مغلوں کے ساتھ لڑائی

طاقتور اہوم خاندان کی حکومت کے سبب مغل شمال مشرق میں اپنی بالادستی قائم نہیں کر سکے۔1615ع.ع. سے 1682ع.ع. کے درمیان انہوں نے اہوم پر کئی مرتبہ حملے کئے۔انہوں نے گوہاٹی پر قبضہ کر لیا۔بعد میں راجہ چکر دوج سنگھ نے مغلوں کو اپنے منتری بور فوکان کی مدد سے شکست دی اور گوہاٹی پر قبضہ کر لیا۔

اہوم کی بحری فوج

اہوم نے اپنی بحری فوج کو برہماپترا کے مغربی ساحل پر رکھا اور دشمنوں کو بھگا دیا۔وہ بحری جنگ کے ماہر تھے اور بحری جہاز بنانے میں مہارت رکھتے تھے۔وہ گوریلا جنگ سے واقف تھے۔لہذا مغل حکمران انہیں آسانی سے شکست نہ دے سکے۔

ترتیب :

کارکوٹا سلطنت کا دور - 625ع.ع. - 855ع.ع.

راجپوتوں کا دور - 650ع.ع. - 1200ع.ع.

اہوم سلطنت کا دور - 1228ع.ع. - 1826ع.ع.

@KTRS NOT TO BE REPUBLISHED

مشقیں

I۔ خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کرو۔

1۔ کارکوٹا سلطنت کا ممتاز حکمران۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تھا۔

2۔ گیتا گووندا تخلیق کرنے والے شاعر کا نام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہے۔

3۔ اہوم حکمرانوں نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ علاقہ پر حکومت کی۔

4۔ گرجر پرتہار کے بھوج راجہ کے دربار میں دورہ کرنے والا عرب سیاح۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تھا۔

II۔ درج ذیل سوالات کے جواب دو۔

5. راجپوتوں کا کردار بیان کریں۔

6. راجپوت دور میں تعمیر شدہ کسی تین مشہور عمارتوں کے نام بتایئے اور وہ کہاں واقع ہیں؟

7. پرتھوی راج راسو اور گیتا گووندا کی تخلیق کرنے والے شاعروں کے نام بتایئے۔

8. بپّاراول کون تھا؟

9. رانا سنگرام سمہا پر ایک مختصر نوٹ لکھئے۔

10. راجپوت دور کے سماجی حالات پر ایک نوٹ لکھئے۔



سرگرمیاں:

- راجپوتوں کے مناظر، محلوں اور قلعوں کی تصاویر جمع کریں اور ان پر ایک مختصر نوٹ لکھیں۔
- نقشے پر راجپوت فن تعمیر کے مراکز کو نشان زد کیجئے۔
- قدیم کشمیر کے ادیبوں اور شاعروں کے نام اور ان کے تخلیقات کی فہرست بنایئے۔
- لست بور فوکان کی سوانح حیات کا مطالعہ کیجیے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

سبق: 13

سلاطین دہلی

SULTAN'S OF DELHI

سبق کا تعارف:

11 ہویں اور 12 ویں صدی کے دوران ہندوستان پر ترکوں نے لگاتار حملے کئے۔ آخر کار یہی سلاطین دہلی (1206-1526ع.ع.) کے قیام کی وجہ بنی۔ اس باب میں سلاطین کی پالیسیوں، ان کے نظم و نسق، اس دور کے معاشی و سماجی حالات اور فن تعمیر و ادب میں ان کے تعاون کا مختصر ذکر کیا گیا ہے۔

صلاحیتیں:

1۔ 11 ویں اور 12 ویں صدی کے دوران ترکی سے ہونے والے حملے کس طرح دہلی میں سلاطین کی حکومت کے قیام کا سبب بنے یہ معلوم کرنا۔

2۔ لوگوں کی معاشی سماجی اور ثقافتی زندگی پر سلاطین دہلی کی پالیسیاں اور طرز حکومت کے اثرات کو سمجھنا۔

3۔ سلاطین کے دور سے وابستہ مقامات کو نقشے پر نشان زد کرنا۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

آٹھویں صدی کے آغاز سے ہی ہندوستان کی شمال مغربی سرحدوں کے باہر سے مسلسل حملے ہوتے رہے۔ ان حملوں کا مقصد دولت کو لوٹنا، علاقہ حاصل کرنا اور عقائد کو پھیلانا تھا۔

- **عربوں کا حملہ:**

ہندوستانی علاقوں پر سب سے پہلے عربوں نے حملہ کیا۔ انہوں نے 712ء میں سندھ پر حملہ کیا۔ ان کی فتح کے نتیجے میں سندھ اور ملتان کے صوبے ان کے ماتحت ہو گئے۔ اس کے ساتھ ہی نئی فتح شدہ زمینوں میں اسلام کی پکڑ مضبوط ہونے لگی۔ لیکن مختصر مدت میں ہی عربوں کے حملوں میں کمی آئی۔

• ترکوں کے حملے - محمود غزنوی :



محمود غزنوی

عرب حملے کے تین صدیوں بعد محمود غزنوی نے ہندوستان پر حملہ کیا ۔ محمود غزنوی ایک ترک نژاد افغانی تھا۔ جو افغانستان کی ایک چھوٹی سلطنت غزنی کا سلطان تھا۔ اس نے ہندوستان پر 17 مرتبہ حملے کئے۔ اس کے نتیجے میں ہندوستان کے بہت سے امیر ترین شہر تباہ ہو گئے۔، مذہبی مراکز تباہ کئے گئے۔ جن میں متھرا کا سری کرشنا مندر، گجرات کا سومناتھ مندر اہم تھے۔

آزادی کے بعد 1951ء سومناتھ مندر کو بڑے پیمانے پر دوبارہ تعمیر کیا گیا۔ اس کا افتتاح کسی اور نے نہیں بلکہ آزاد ہندوستان کے پہلے صدر ڈاکٹر راجندر پرساد نے کیا تھا۔



سومناتھ مندر، گجرات

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

• محمد غوری :


محمد غوری

محمد غوری جو افغانستان میں ایک سلطنت پر حکومت کر رہا تھا۔ 12 ویں صدی کے آخری حصے میں ہندوستان پر حملہ آور ہوا اور سندھ پنجاب کے صوبوں کو فتح کر لیا۔ جب اس نے ہندوستان کے مزید علاقے فتح کرنا چاہے تو دہلی کے راجا پرتھوی راج چوہان نے اسے جنگ میں شکست دی۔ تاہم محمد غوری کو سزائے موت سے بچا لیا گیا۔ اگلے ہی سال محمد غوری دوبارہ حملہ آور ہوا اور پرتھوی راج سے جنگ کی۔ ترائن کی اس دوسری جنگ میں محمد غوری نے پرتھوی راج چوہان کو شکست دے دی۔ محمد غوری نے اسے قتل کرنے کا حکم دیا۔ دہلی محمد غوری کے قبضے میں آ گیا۔ افغانستان واپس لوٹنے سے پہلے اس نے مفتوحہ علاقوں کو اپنے سپہ سالار قطب الدین ایبک کو منتقل کر دیئے۔ ایبک نے دہلی کے سلطان کی حیثیت سے حکومت کرنی شروع کی۔

سلطنتِ غلامان

غوری نے مفتوحہ علاقوں کو اپنے سپہ سلار قطب الدین ایبک کو منتقل کر دیئے۔ غوری کی موت کے بعد قطب الدین ایبک نے دہلی کے سلطان کی حیثیت سے آزادنہ حکومت شروع کی۔

دہلی پر پانچ خاندانوں کی حکومت تھی وہ یہ ہیں۔

- غلامان خاندان
- خلجی خاندان
- تغلق خاندان
- سید خاندان
- لودھی خاندان

@KTBO NOT TO BE REPUBLISHED

قطب الدین ایبک :



قطب الدین ایبک

قطب الدین دہلی کا پہلا سلطان تھا۔ وہ اصل میں ایک غلام تھا۔ اس لئے اس کی طرف سے قائم کردہ سلطنت، ''سلطنت غلامان'' کے نام سے جانی جاتی ہے۔ اس نے اپنے دشمنوں کو شکست دے کر ہندوستان میں تُرک حکومت کو مضبوط کیا۔ اپنی فتح کی یاد میں اس نے دہلی کے قریب مہرولی میں قطب مینار کی تعمیر شروع کی۔ بعد میں اسے سلطان التمش نے مکمل کیا۔



رضیہ سلطانہ

سلاطین کے دور میں واحد خاتون حکمران رضیہ سلطانہ تھیں۔ اس نے شاہی دربار میں انصاف قائم کیا۔ وہ مردانہ لباس پہن کر میدان جنگ میں فوج کی قیادت کرتی تھی۔ ایک عورت کی حکمرانی کو برداشت نہ کرتے ہوئے امراء نے بغاوت کی اور اسے قتل کر دیا۔



قطب مینار، دہلی

@RTBS NOT TO BE REPUBLISHED

خلجی سلطنت


علاؤالدین خلجی

خاندان غلامان کے بعد خلجی خاندان اقتدار میں آیا۔ علاؤالدین خلجی دہلی کے تمام سلطانوں میں سب سے طاقتور تھا اس کی حکومت فوجی طاقت پر مبنی تھی۔

پالیسیاں: علاؤالدین خلجی نے انتظامیہ فوجی اور اقتصادی شعبوں کو کئی اصلاحات سے متعارف کروایا۔ اس نے عام طور پر استعمال ہونے والی اشیاء کی قیمتوں پر قابو رکھا۔ اس نے دہلی میں شراب نوشی اور جوئے پر پابندی لگادی اور قصورواروں کو سخت سزائیں دی گئیں۔

فوجی مہمات: علاؤالدین پورے ہندوستان کو فتح کرنے کی خواہش رکھتا تھا۔ شروع میں اس نے اپنی فوجی طاقت سے شمالی ہندوستان کو فتح کیا۔ پھر جنوبی ہند کی طرف اپنے ایک قریبی غلام ملک کافور کو ایک بڑی فوج کے ساتھ روانہ کیا۔ ملک کافور نے جنوبی ہند کی چار بڑی ریاستوں پر حملہ کیا اور ان کے دارالحکومتوں کو لوٹ لیا۔

ملک کافور نے جن ریاستوں کو فتح کیا ان میں مہاراشٹر کے یادو (دارالحکومت دیوگیری)، آندھرا کے کاکتیہ (ورنگل)، کرناٹک کے ہوئیسلہ (دوار سمدرا) اور تملناڈو کے پانڈیا (مدورائی) تھے۔

ملک کافور اپنے حملوں کو جاری رکھتے ہوئے رامیشورم تک جا پہنچا۔ جاتے ہوئے اس نے کئی عبادت گاہوں کو تباہ کیا اور دولت لوٹ لی۔ اس سے پہلے اتنی زیادہ مقدار میں دولت جنوبی ہندوستان سے دہلی نہیں گئی تھی۔ علاؤ الدین نے امیر خسرو، امیر حسن اور دیگر فارسی شاعروں کی سرپرستی کی۔ اس نے دہلی میں ایک نیا قلعہ بنوایا جسے 'سری' کے نام سے جانا جاتا ہے۔ دہلی میں موجود ایک شاندار عمارت 'علائی دروازہ' فن تعمیرات کا اعلیٰ نمونہ ہے۔ جسے علاؤالدین خلجی نے تعمیر کروایا۔


بلند دروازہ، دہلی

علاؤالدین کے آخری ایام المناک تھے۔ اس کی حکومت کا تختہ الٹنے کے لئے محل میں کئی بغاوتیں ہوئیں۔ آخر کار اقتدار کی لالچ میں آکر ملک کافور نے اپنے آقا کا قتل کر دیا اور خود کو سلطان قرار دیا۔ لیکن وہ بھی دشمنوں کے ہاتھوں مارا گیا۔ تھوڑی ہی عرصہ میں خلجی حکومت ختم ہوگئی اور تغلق اقتدار میں آگئے۔

NOT TO BE REPUBLISHED © KTES

تغلق خاندان


محمد بن تغلق

محمد بن تغلق، تغلق خاندان کا سب سے قابل ذکر سلطان تھا۔ وہ ایک دانشور تھا۔ لیکن وہ جلد باز، تیز مزاج، عملی تجربے سے محروم اور عجیب مزاج کا مالک تھا۔

انتظامی تجربات : دارالحکومت کی منتقلی : انتظامیہ کو بہتر بنانے کے لئے محمد بن تغلق نے کئی تجربات کئے۔ ایسا ہی ایک تجربہ دارالحکومت دہلی کو دیوگری (مہاراشٹر) منتقل کرنا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ دارالحکومت مرکزی علاقے پر واقع ہونا چاہیے۔ دہلی سے 700 میل دور دیوگیری کا نام بدل کر دولت آباد رکھا۔ اس نے سخت احکامات جاری کئے کہ دہلی کے تمام باشندے نئے دارالحکومت منتقل ہو جائیں۔ دہلی کے باشندے جو اپنے گھر چھوڑنے پر مجبور تھے۔ انہیں جنوب میں دور دراز سفر کے دوران کئی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ ان میں سے بڑی تعداد راستے میں ہی دم توڑ گئی۔ بحر حال دارالحکومت منتقل کرنے کے بعد اسے احساس ہوا کہ اس سے بڑی غلطی ہوئی ہے۔ چنانچہ اس نے دارالحکومت اور لوگوں کو واپس دہلی جانے کا حکم دیا۔ تاہم دہلی واپس جانے کے لئے صرف چند لوگ ہی بچے ہوئے تھے۔

محمد بن تغلق کی ایک اور اصلاح یہ تھی کہ چاندی کے سکوں کی جگہ اتنی ہی قیمت کے تانبہ کے سکے جاری کئے۔ لیکن وہ اس کے حکم کو نافذ کرنے میں ناکام رہا کہ تانبہ کے سکوں کا ٹیکسال لگانے کا اختیار صرف حکومت کے پاس رہے گا۔ جس کے نتیجے میں لوگوں نے خود تانبہ کے سکے ڈھالنے شروع کر دیئے۔ حکومت عام لوگوں سے ڈھالے گئے تانبہ کے سکوں کے بدلے چاندی کے سکوں کی مانگ کو پورا نہ کر سکی۔ محمد بن تغلق نے جلد ہی اپنی حماقت کو بھانپ لیا اور حکم دیا کہ پرانے سکے ہی استعمال کئے جائیں۔ یہ تجربہ بہت ہی ناکام ثابت ہوا اور ریاست کی مالی حالت کمزور ہو گئی۔ محمد بن تغلق کی حکمرانی سے ناخوش ہو کر لوگوں نے دوبارہ بغاوت کی۔ جب وہ سندھ کے علاقے میں بغاوت کو روکنے کی کوشش کر رہا تھا اسی دوران تیز بخار میں مبتلا ہو کر فوت ہو گیا۔

تغلق حکومت کے بعد سید اور لودھی خاندانوں نے دہلی پر مختصر مدت کے لئے حکومت کی۔ لودھی خاندان کے آخری بادشاہ ابراہیم لودھی کو بابر نے پانی پت کی پہلی جنگ میں شکست دے کر مغلیہ سلطنت کی بنیاد رکھی۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

سلاطین دہلی کے خدمات

انتظامیہ : سلاطین دہلی کے دور میں ہندو اکثریت میں تھے، مگر انتظامیہ ترکوں کی طرز پر چلتا تھا۔ فوج ریاست کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی تھی۔ سلاطین کسی کے جواب دہ نہیں تھے بلبن جو کہ قابل ذکر سلطان تھا اس نے اعلان کیا کہ وہ اللہ کا نمائندہ ہے اور اس لئے وہ صرف اللہ کے سامنے جوابدہ ہے۔ تاہم سلطانوں کو مقامی حکمرانوں کی مسلسل بغاوتوں کا سامنا کرنا پڑا اور اقتدار کھونے کے ڈر سے وہ ہمیشہ خوفزدہ رہتے تھے۔

معیشت :

زمین کے لگان کا بوجھ کسانوں پر بہت زیادہ پڑا۔ محمد بن تغلق نے زمین کے لگان میں اضافے کیا اور منظم طریقہ سے وصول کیا۔ جس کے نتیجے میں ہر طرف کسانوں نے بغاوت شروع کر دی۔

لوگوں کا بڑا پیشہ بُنائی کا تھا۔ تیزی کے ساتھ چل رہی تعمیری کاموں کے سبب بڑے پیمانے پر روزگار فراہم ہوتے تھے۔ سلاطین خاص طور پر گھوڑوں کو برآمد کرتے تھے۔

علاؤالدین خلجی نے غلاموں کی قیمت بھی طئے کی تھی۔ غلاموں کو باضابطہ طور پر بازار میں فروخت کیا جاتا تھا۔ علاؤالدین خلجی کے پاس 50,000 غلام تھے، وہیں فیروز شاہ تغلق کے پاس 1,80,000 غلام تھے۔


امیر خسرو

فن تعمیر اور ادب : اہم عمارتیں جسے سلاطین نے تعمیر کروائیں ان میں مشہور قطب مینار (71 میٹر اونچا)، علائی دروازہ (ایک شاندار داخلی دروازہ)، قوت الاسلام مسجد اور سری کا قلعہ شامل ہیں۔ یہ سب دہلی میں ہیں۔ سلاطین کے عہد میں اردو زبان کا ارتقاء ہوا۔ امیر خسرو اور امیر حسن اس دور کے عظیم فارسی شعراء تھے۔ امیر خسرو ایک عظیم موسیقار تھے۔ انہوں نے طبلہ، ستار اور دیگر آلات موسیقی ایجاد کئے۔

شاعر جیاسی نے اُردو میں پدماوت لکھی ، جو ایک صوفیانہ نظم تھی۔ رامانند، کبیر داس، رائی داس، میرا بائی اس دور کے مشہور صوفی سنت تھے۔

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED



کبیر داس



میرا بائی

تاریخ کی ترتیب:

صوبہ سندھ پر عربوں کے حملے	-	712ع.ع.
محمود غزنوی کے حملے	-	1026-1000ع.ع.
ترائن کی لڑائی (محمد غوری اور پرتھوی راجہ چوہان کے درمیان)	-	1192-1191ع.ع.
دہلی سلاطین کی حکومت	-	1526-1205ع.ع.
قطب الدین ایبک	-	1210-1206ع.ع.
رضیہ سلطانہ	-	1240-1236ع.ع.
علاؤالدین خلجی	-	1316-1296ع.ع.
محمد بن تغلق	-	1351-1325ع.ع.
پانی پت کی جنگ اور مغل حکومت کا آغاز	-	1526ع.ع.

نئے الفاظ :

مینار	-	ایک اونچا ستون

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

مشقیں

I۔ خالی جگہوں کو مناسب الفاظ کی مدد سے پر کیجئے۔

1. پرتھوی راج چوہان نے ترائن کی پہلی جنگ میں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کو شکست دی۔
2. علاؤالدین خلجی نے دہلی میں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دارالحکومت بنوایا۔
3. ابراہیم لودھی کو پہلی پانی پت کی جنگ میں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نے شکست دی۔

II۔ دیئے گئے سوالات کے جواب ایک لفظ یا ایک جملے میں دیجئے۔

4. محمد غوری نے ترائن کی دوسری جنگ کس کے خلاف جیتی؟
5. قطب مینار کس نے بنوایا؟
6. سلاطین دہلی کے دور میں حکومت کرنے والی واحد خاتون کون تھی؟
7. جنوبی ہند پر حملہ کرنے والا علاؤالدین خلجی کا سپہ سالار کون تھا؟
8. محمد بن تغلق نے دارالحکومت کہاں سے کہاں منتقل کیا؟
9. دہلی کا سلطان کون تھا جس نے خدا کا نمائندہ ہونے کا دعویٰ کیا تھا؟

III۔ گروہ میں بحث کرتے ہوئے جواب دیجئے۔

10. محمود غزنوی کے حملوں کے نتائج کیا تھے؟
11. قطب الدین ایبک کے کارنامے بیان کیجئے۔
12. علاؤالدین خلجی کی پالیسیاں اور ان کے نتائج بیان کیجئے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

III۔ مندرجہ ذیل 'الف' سے تعلق رکھنے والے 'ب' کے نکات کو جوڑ لگایئے۔

الف		ب	
1۔ جیاسی	a)	علائی دروازہ	( )
2۔ دولت آباد	b)	ستار	( )
3۔ علاؤالدین خلجی	c)	پدماوت	( )
4۔ امیر خسرو	d)	دیوگری	( )



سرگرمیاں:

❋ سلاطین دہلی کے دور کی یادگاروں کی تصاویر مختصر نوٹ کے ساتھ جمع کیجئے۔

❋ سلاطین دہلی سے وابستہ مقامات کو نقشے پر نشان دہی کیجئے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

سبق: 14

سلطنت وجیئے نگر اور بہمنی ریاست

VIJAY NAGAR DYNASTI AND BAHMANI RULE

X7P3Z8

سبق کا تعارف:

دہلی سلاطین کی فوجی کاروائیوں کی وجہ سے جنوبی ہند کی سلطنتیں یعنی سیونا (مہاراشٹر) ہوئیسلہ (کرناٹکہ) کاکتیہ (آندھرا پردیش) اور پانڈیا (تمل ناڈو) وغیرہ خاندانوں کی حکومتوں کا زوال ہوا۔ سیاسی استحکام کی عدم موجودگی میں ثقافت اور سماجی زندگی تباہ ہوگئی۔ ایسے پریشان کن حالات میں وجیہ نگر سلطنت ابھر آئی۔ یہ تین صدیوں (1336-1646ء) تک استقامت کے ساتھ عروج پر تھی۔

اس باب میں وجیہ نگر سلطنت کے ممتاز شہنشاہوں کی اہم کامیابیوں اور رکس تنگڑی (1565ء) کی جنگ جو کہ سلطنت کے زوال کا سبب بنی، بیان کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ادب اور فن میں سلطنت کی دین کو بھی بیان کیا گیا ہے۔

وجیہ نگر سلطنت کے قیام (1336ء) کے فوراً بعد بہمنی سلطنت کی بنیاد (1347ء) پڑی تھی۔ دریائے کرشنا ان دونوں ریاستوں کی مشترکہ سرحد بنی تھی۔ بہمنی سلطنت شمال میں تھی اور دریا کے جنوب میں وجیہ نگر سلطنت تھی۔ شمال میں کرشنا اور جنوب میں تنگابھدرا کے درمیان کی زرخیز زمین رائچور دوآب تھی۔ دوآب کے علاقے کو حاصل کرنے کے لئے دونوں طاقتیں مسلسل لڑتی رہیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ بہمنی سلطنت کے سلاطین کے درمیان اقتدار کے لئے مسلسل جنگیں ہوئیں۔ اس خانہ جنگی کے نتیجے میں سلطنت پانچ شاہی خاندانوں میں بٹ گئی۔ ان میں بیجاپور کا عادل شاہی خاندان نمایاں تھا۔

اس سبق میں بہمنی سلطنت کے سلطان فیروز شاہ اور اس کے مشہور وزیر اعظم محمود گاواں کے کارنامے بیان کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ بہمنی اور عادل شاہی سلطنتوں کی یادگار کارناموں کو بیان کیا گیا ہے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

صلاحیتیں:

1. وجیہ نگر کے حکمرانوں کے کارناموں کو سمجھنا۔
2. اس وقت کے ادبی تصانیف، موسیقی، فن تعمیر اور مجسمہ سازی کی عظمت کو سراہنا اور ان کے تحفظ میں تعاون کرنا۔
3. مذہب اور ثقافت کے تحفظ اور پرورش کے لئے وجیہ نگر سلطنت کے کئے گئے نمایاں اقدامات کی تعریف کرنا۔
4. وجیہ نگر سلطنت سے وابستہ اہم مقامات کو نقشے پر نشان دہی کرنا۔
5. فیروز شاہ اور محمود گاواں کے کارناموں کو سمجھنا۔
6. ادب، فن اور مجسمہ سازی میں بہمنی اور بیجاپور کے سلاطین کے کارناموں کو سراہنا۔
7. نقشے پر بہمنی سلطنت سے متعلق اہم تاریخی مقامات کی نشان دہی کرنا۔

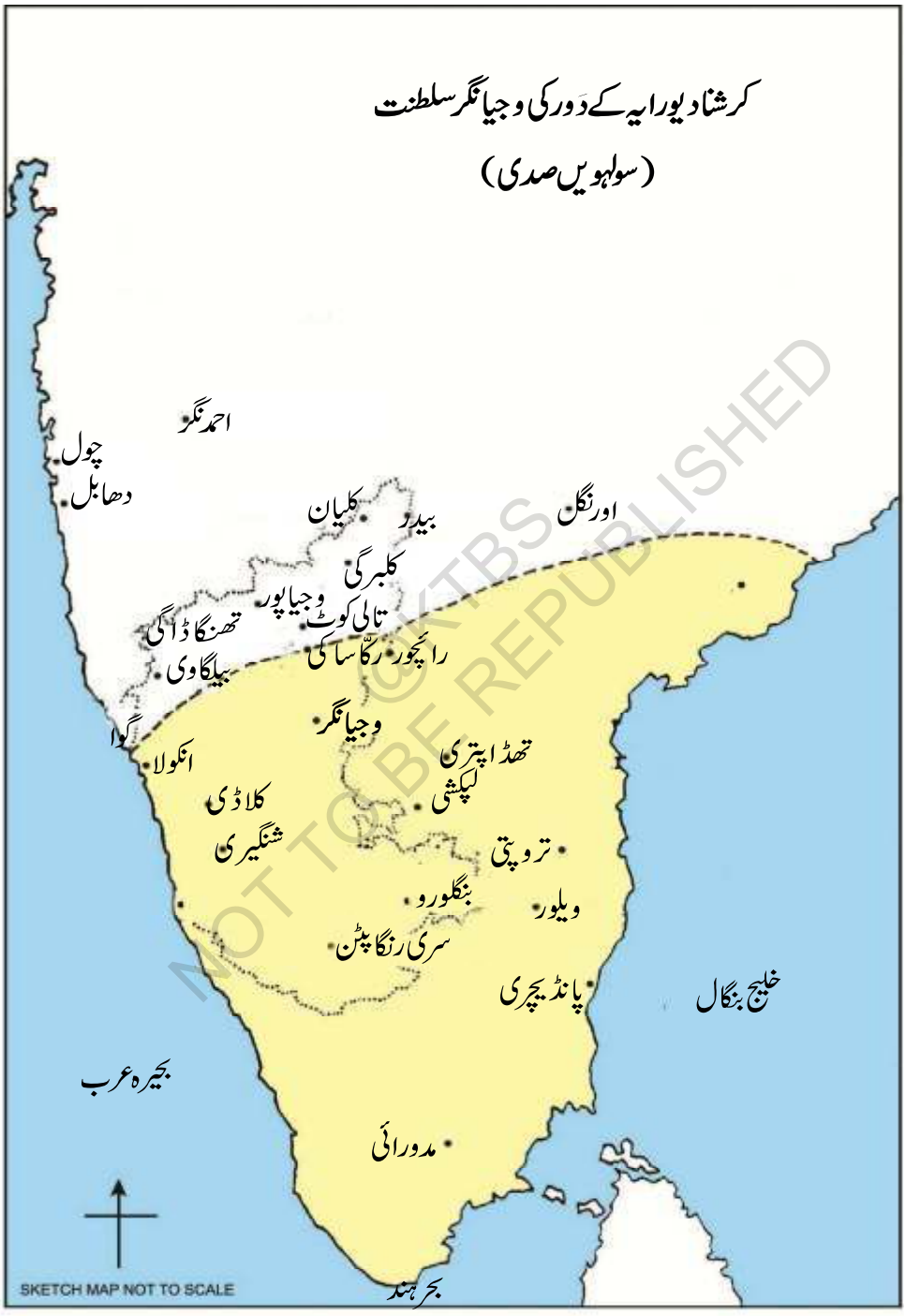


وجئے نگر سلطنت کا شاہی نشان۔، خنزیر (وراہا)

وجیہ نگر کی سلطنت کا نقشہ دیکھیں یہ بہت وسیع ہے نا؟ یہ دنیا کی اس وقت کی عظیم ترین سلطنتوں میں سے ایک تھی۔

سلاطین دہلی کی فوجی کاروائیوں کے نتیجے میں جنوبی ہند کی خوشحال سلطنتیں زوال پذیر ہو گئیں۔ یہاں کی مذہبی، معاشی اور سماجی زندگی زوال پذیر ہو گئی۔ اس نازک موڑ پر وجیہ نگر سلطنت قائم ہوئی اور اس نے ہندو دھرم اور ثقافت کی حفاظت اور پرورش کی حوصلہ افزائی کی۔ اس لئے یہ سلطنت تقریبا تین صدیوں تک قائم رہی۔ اور مذہبی رواداری کو برقرار رکھا۔ بیلاری ضلع کا 'ہمپی' اس کا دارالحکومت تھا۔ جو 1336ء میں تنگابھدرا ندی کے جنوبی کنارے پر قائم کی گئی۔

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED



© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

ہری ہر ااور بکا

سنگمانامی شخص کے بیٹوں نے دریائے تنگابھدرا کے جنوبی کنارے پر 'وجیہ نگر' سلطنت کی بنیاد رکھی۔

ہری ہرا، بکا، کمپنّا، مارپّا اور مدپا سنگما کے بیٹے تھے۔ اس سلطنت پر سنگما، سالوا، تلووا اور اراویڈو خاندان کے بادشاہوں کی حکومت تھی۔ 'خنزیر' (وراہا) وجیہ نگر کا شاہی نشان تھا۔ خاندانی دیوتا 'بھگوان ویروپاکشا' تھا۔ بادشاہ نے 'ہندورایہ سورترنا' نامی لقب اپنایا ہوا تھا۔

ہری ہر ااور بکا وجیہ نگر کے پہلے دو بادشاہ تھے۔ ہری ہرا نے 'ہمپی' میں نئے دارالحکومت کی بنیاد رکھی۔ ہری ہرا کے دور میں بہمنی حکومت قائم ہوئی۔ اس کے بعد سے وجیہ نگر کے بادشاہوں اور بہمنی سلاطین کے درمیان اکثر جنگیں ہوتی رہیں۔

دیورایہ دوّم (پروڈادیورایہ) 1424-1446ع.ع.

سنگما خاندان کے مشہور بادشاہ پروڈادیورایہ کا دور بہت اہم دور ہے۔ اسی زمانے میں سلطنت کی شہرت ہر طرف پھیل گئی۔ داخلی امن اور خوشحالی دیکھی گئی۔ تجارت اور معاشیات کو فروغ حاصل ہوا۔ پروڈادیورایہ نے سرحدی علاقوں کے قائدین کی بغاوتوں کو کچل دیا۔

اس نے سلطانوں کے خلاف جنگ کی اور سلطنت کو وسعت دی۔ اس نے مسلم گھوڑ سواروں کو فوج میں شامل کیا۔ فارس کے سفیر عبدالرزاق نے اس طرح لکھا ہے۔ ''پورے ہندوستان میں دیورایہ جیسا کوئی بادشاہ نہیں ہے''۔ مزید اس نے بتایا کہ ''بادشاہ کی فوج میں لاکھوں سپاہی تھے''۔

دیورایہ ایک قابل منتظم، ایک بہادر جنگجو اور ایک عالم تھا۔ اس نے ہمپی میں ہزارہ رام سوامی کا خوبصورت مندر بنوایا۔ دیورایہ کی مذہبی پالیسی تمام مذاہب کی مساوات پر مبنی تھی۔ اس نے دارالحکومت میں ایک مسجد تعمیر کروائی۔ اس کے دور حکومت میں جین اور وشنو کے منادر بھی تعمیر ہوئے۔ ویر شیوا فرقہ کا عروج ہوا۔ کنڑا اور سنسکرت ادب دونوں زبانیں پروان چڑھیں۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

سالوا خاندان (1485 – 1505ع.ع.)

1485ع.ع. میں اقتدار پر آنے والے سالوا نے کمزور سنگما حکمران ویروپاکشا سوم سے اقتدار چھین کر دار لحکومت پر قبضہ کر کے 6 سال تک حکومت کی۔

تُلوا خاندان (1505 – 1567ع.ع.)

سالوا نرسمہا کے بیٹے کم عمر ہونے کی وجہ سے سپہ سالار تلوا نرسانائیکا نے اقتدار اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اس نے 1509ع.ع. میں وفات پائی۔ اس کے بعد اس کا بھائی کرشنا دیورایہ اقتدار پر آیا۔

کرشنا دیورایہ (1509 – 1529ع.ع.)



اپنی بیویوں کے ساتھ کرشنا دیورایہ

'کرشنا دیورایہ'، تلوا خاندان کا ایک قابل حکمران، ایک عظیم شہنشاہ اور بہادر سپاہی تھا۔ اس کے دور حکومت میں سلطنت کی حدود شمال میں دریائے کرشنا اور مشرق، مغرب اور جنوب میں سمندر کے ساحل تک پھیلی ہوئی تھی۔

کارنامے :

کرشنا دیورایہ ایک قابل منتظم تھا۔ اس نے سلطنت کی آمدنی کا (1/4) ایک چوتھائی حصہ فلاحی اور سماجی بہبود پر خرچ کیا۔ اس کے دور میں زراعت اور تجارت نے ترقی کی۔ اس دور میں بازاری اشیاء بہت سستی تھیں۔ کرشنا دیورایہ بہت بڑا دانشور تھا۔ سنسکرت اور تیلگو دونوں زبانوں کا عالم تھا۔ اس نے تلگو میں ' آمکتا مولیلا' اور سنسکرت میں 'جامباوتی کلیانہ' لکھی۔ اس کا لقب 'کنڑ راجیا رمارمانا' تھا۔

رامارایہ

ایک طویل عرصہ تک پروان چڑھی وجیہ نگر سلطنت کرشنا دیورایہ کے بعد کمزور پڑ گئی۔ سلطنت کو دوبارہ مضبوط بنانے کا سہرا کرشنا دیورایہ کے داماد 'رامارایہ' کو جاتا ہے۔ رامارایہ ایک قابل منتظم اور جانباز سپاہی تھا۔

NOT TO BE REPUBLISHED @KTBS

رکس تنگڑی کی جنگ

وجوہات :

وقت کے ساتھ ساتھ بہمنی سلطنت کمزور ہو کر پانچ سلطنتوں میں تقسیم ہو گئی۔ ان سلطنتوں کے سلطانوں نے اپنی لڑائی میں رامارایہ سے مداخلت کی مدد مانگی۔ رام رایا نے سلطانوں کے درمیان اختلاف کا فائدہ اٹھایا اور اپنی سرحدوں کو دریائے کرشنا کے شمال تک بڑھا دیا۔ جس کی وجہ سے جنگ کو بڑھاوا ملا۔ مزید یہ کہ سلاطین، وجیہ نگر کی خوشحالی سے حسد کرتے تھے۔ سلاطین جو اس وقت تک آپسی لڑائی میں مصروف تھے۔ اپنے سیاسی اختلاف کو بھلا کر متحد ہو گئے۔ انہوں نے وجیہ نگر کے خلاف اعلان جنگ کیا۔ اس کے نتیجے میں ہونے والی جنگ کو 'رکس تنگڑی کی جنگ' کہتے ہیں۔ یہ جنوبی ہند کی تاریخ کی سب سے تباہ کن جنگ تھی۔ جنگ کا میدان دریائے کرشنا کے کنارے کسگی اور تنگر گی گاؤں کے درمیان تھا۔

رامارایہ کی عمر 80 سال ہونے کے باوجود اس نے فوج کی قیادت کی اور دشمنوں کا بہادری سے مقابلہ کیا۔ جنگ کی ابتداء میں وجیہ نگر کو جیت حاصل ہوئی، لیکن بعد میں مخالف سمت سے توپوں کی اچانک بوچھاڑ نے وجیہ نگر کے فوج کو تتر بتر کر دیا۔ اس کے علاوہ رام رایہ کے دو کمانڈروں نے اسے دھوکہ دیا اور اپنے سپاہیوں کے ساتھ دشمن کی فوجوں میں شامل ہو گئے۔ رامارایہ مارا گیا اور اس کے سپاہی میدان جنگ سے فرار ہو گئے۔

رامارایہ کا چھوٹا بھائی تروملا دارالحکومت پہنچا اور ہاتھیوں پر بے پناہ شاہی دولت کے ساتھ آندھرا پردیش کے پینو گونڈا فرار ہو گیا۔ دارالحکومت کی حفاظت کرنے والا کوئی نہیں تھا۔ یہ دشمنوں کے ہاتھوں لگ گیا۔ سلطانوں کی فوجوں نے وجیہ نگر کی دولت لوٹ لی۔ بعد اذاں ارویڈو خاندان نے 1646ء تک پینو گونڈا، چندرا گیری اور ویلور پر حکومت کی۔

نتائج :

وجیہ نگر سلطنت کے زوال کے بعد جنوبی ہندوستان میں بہت سی سیاسی تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ وجیہ نگر سلطنت کے شمالی علاقے بیجاپور اور گولکنڈہ سلاطین کی سلطنت کا حصہ بن گئے۔ کرناٹک میں کیلادی، میسورو، چترد رگہ وغیرہ کے سرداران خود مختار ہو گئے۔

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

غیر ملکی سیاحوں سے دیکھی گئی دارالحکومت کی شان و شوکت:

بہت سے غیر ملکی سیاح جنہوں نے دارالحکومت ہمپی کا دورہ کیا تھا وہ اس کی شان و شوکت اور معاشی خوشحالی سے متاثر ہوئے اور دل سے اس کی تعریف کی ہے۔

- پرتگالی سیاح ڈومنگو پیس نے دارالحکومت کے بارے میں یہ لکھا ہے ' زمین پر اس جیسا کوئی دوسرا شہر نہیں ہو سکتا جس میں ہر قسم کی اشیاء کی فراوانی ہو'۔ اس نے لکھا کہ 'موتی، ہیرے، یاقوت، زمرد، نیلم کی اقسام اور مہنگے کپڑے وہاں آسانی سے دستیاب ہو جاتے تھے'۔
- فارس (ایران) کے سفیر عبدالرزاق جنہوں نے دارالحکومت کا دورہ کیا تھا۔ دیورایہ کی حکومت کی تعریف ان الفاظ میں کرتا ہے کہ 'کرہ ارض پر وجیہ نگر کے جیسا اور کوئی شہر نہ آنکھوں نے دیکھا ہے اور نہ کانوں نے اس طرح کے شہر کے بارے میں سنا ہے'۔

سماج، معیشت اور تہذیب :

سماج :

گرام سبھا میں تمام ذاتوں کے لوگوں کو نمائندگی دی جاتی تھی۔ قصبوں میں 'انجمن' (کرناٹک کے عہد وسطیٰ کے تاجروں کا گروہ) نامی مسلم تنظیم موجود تھی۔ اس کے نمائندوں کو شہری اسمبلی میں اعلیٰ مقام دیا گیا۔ خواتین کو شاہی خواتین کی قیام گاہ کے حساب کتاب لکھنے، نگرانی کرنے، بادشاہ و ملکہ کی خدمت کرنے وغیرہ کے لئے ملازم رکھا جاتا تھا۔ وہاں خواتین پہلوان ہوا کرتی تھیں۔ جو سرعام مظاہرے کرتی تھیں۔ مشہور و مقبول نوراتری کا تہوار مہانومی دبہ پہاڑی نامی مقام پر بڑی دھوم سے منایا جاتا تھا۔

معیشت :

لوگوں کا بنیادی پیشہ زراعت تھا۔ وجیہ نگر بین الاقوامی تجارت کا مرکز تھا۔ دنیا کے مختلف حصوں سے تاجر وہاں آتے تھے۔ غیر ملکی سیاحوں نے بیان کیا ہے کہ 'دکانوں میں موتی اور ہیرے ڈھیروں میں فروخت ہوتے تھے'۔ سلطنت کے مشرق اور مغربی ساحلوں کے ساتھ بہت سے بندرگاہوں سے سامان برآمد اور درآمد کیا جاتا تھا۔

NOT TO BE REPUBLISHED @KTBS

مذہب : تمام مذاہب کو سلطنت کی جانب سے امداد دی جاتی تھی۔ حکمرانوں نے لوگوں کو بغیر کسی رکاوٹ کے اپنے مذہب پر عمل کرنے کی آزادی دی تھی۔ وجیہ نگر میں مسلمانوں کے لئے مساجد بنائی گئی تھیں۔ جنہیں فوج میں بھرتی بھی کیا گیا تھا۔ پرتگالیوں کے ساتھ تجارتی تعلقات کو بحال کرنے والے وجیہ نگر کے بادشاہان نے عیسائی مذہب کی بھی حوصلہ افزائی کی۔

ادب : وجیہ نگر کے دور میں سنسکرت، کنڑا اور تیلگو ادب خوب پروان چڑھا۔ کنڑا کے مشہور شاعر کمار ویاس، چام راس اور رتنا کروتی اسی دور سے تعلق رکھتے تھے۔ وجیہ نگر کا دور تیلگو ادب کا 'سنہرا دور' تھا۔

کمار ویاس (نارانپّا) بڑے جذباتی شاعر تھے۔ انہوں نے 'کرناٹا بھارتا کتھا منجری' لکھی۔ چھامارسا کی 'پربھو نگالیلے' الّم پربھو کی سوانح عمری ہے۔ یہ قابل ذکر تخلیق ہے۔ رتنا کراوتی کی 'بھارتیشا ویبھوا' ایک پرکشش انداز میں لکھی گئی تصنیف ہے۔

موسیقی : وجیہ نگر کے شہنشاہوں نے رقص مصوری اور موسیقی کی سرپرستی کی۔ کرناٹک موسیقی کا نام اس وقت سے جنوبی ہند کے نظام موسیقی کے لئے استعمال ہونے لگا۔ اس دور کے سنتوں نے بھکتی کے راستے کی اشاعت کے لئے موسیقی کا استعمال کیا۔ اس راستے کو داسا پنتھا کہا گیا۔ داسوں میں پرندر داس اور کنکا داس نمایاں تھے۔

پرندر داس کو 'کرناٹک موسیقی کا باوا آدم' (کرناٹکہ سنگیتا پتا مہا) کے نام سے جانا جاتا ہے۔ جنہوں نے لاکھوں گیت لکھے۔ کنکا داس عام لوگوں سے تعلق رکھنے والے شاعر تھے۔ ان کی اہم تصنیفات میں موہنا ترانگی، رامادھنیا چرترے، نالہ چریترے اور ہری بھکتیہ شامل ہیں۔

سرگرمی : کرناٹک میں بھکتی پنتھ کا پرچار کرنے والے ہری داس کے بارے میں مزید معلومات جمع کیجئے اور تقریباً ایک صفحے کا مضمون تیار کیجئے۔

فن تعمیرات :

وجیہ نگر کے دور میں عمارتوں کی تعمیر میں گرانائٹ کو بڑے پیمانے پر استعمال کیا جاتا تھا۔ جنوبی ہندوستان میں موجود تمام مندروں کے لئے لمبے برج (رایا گوپور) اور خوبصورت شادی ہال (کلیان منٹپ) بنائے گئے تھے۔ اس طرح کے سینکڑوں عمارتوں کی تعمیر سے ہزاروں لوگوں کو روزگار ملا۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

ہمپی : ہمپی میں بہت سے خوبصورت مناظر ہیں۔ ان میں ہزارہ رام سوامی مندر، وجیاوٹھل سوامی مندر، کرشن سوامی مندر اور اچیو تارایہ مندر قابل ذکر ہیں ۔ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ جب ہم وٹھل مندر کے چھوٹے ستونوں پر تھاپ ماریں تو ہمیں سات قسم کے سُر سنائی دیتے ہیں۔



ہزارہ رام سوامی مندر، ہمپی

- شرنگیری کا ودیاشنکر مندر، رامیشور کا ہزار ستونوں والا مندر اور موڈبیدری کا ہزار ستون والا بسدی (تری بھوانا تلک چوڑامنی) وجیہ نگر دور سے تعلق رکھتا ہے۔



ودیاشنکر مندر، شرنگیری

ایک سنگی مجسمہ : اس دور میں بڑے ایک سنگی مورتیوں کی مجسمہ سازی کا فن ابھر آیا۔ ہمپی میں ایک سنگی مورتیاں یہ ہیں۔ ساسوے کالو گنیشیا، کڈلے کالو گنیشیا، لکشمی نرسمہا وغیرہ۔ وٹھل سوامی مندر کے سامنے ایک سنگی رتھ بے حد خوبصورت ہے۔ یہ گروڈا کا مندر ہے۔ کارکلا اور وینور میں باہوبلی کے ایک سنگی مجسمے اس دور کے مجسمہ سازوں کی شاندار مہارت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED



پتھر کا ایک ستونی رتھ، ہمپی



لکشمی نرسمہا، ہمپی

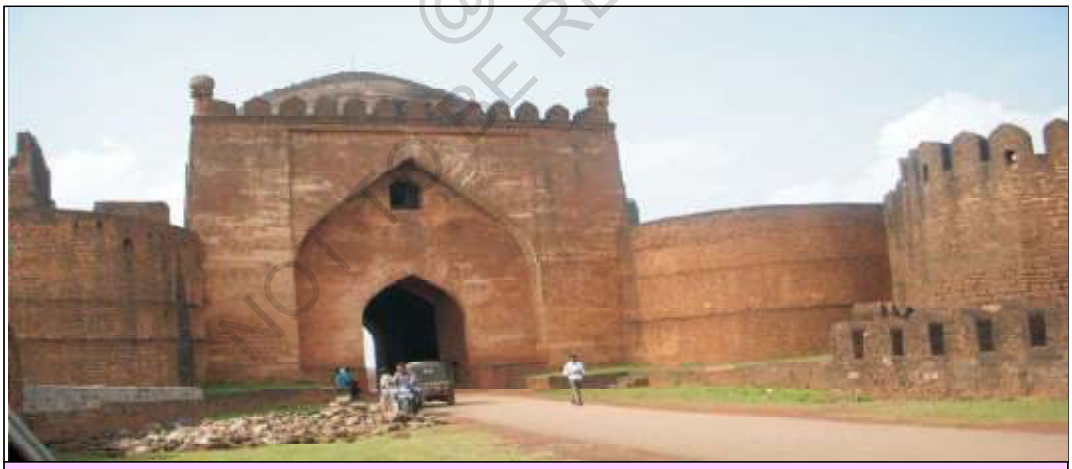


ساسوے کا گنیشا، ہمپی

بہمنی ریاست

بہمنی سلطنت، جو وجیہ نگر سلطنت کی ہم عصر ہے یہ 1347 ع.ع. میں قائم ہوئی۔ دریائے کرشنا کی جنوبی سرحد پر قائم ہوئی۔اس سلطنت کا ابتدائی پایہ تخت 'کلبرگی'، اور پھر 'بیدر' کو دارالحکومت بنا کر بہمنی خاندانوں کے حکمرانوں نے حکومت کی۔اس سلطنت کا بانی 'علاؤالدین حسن گنگو بہمن شاہ' تھا۔

شہر بیدر کرناٹک کے شمالی سرے پر واقع ایک تاریخی مقام ہے۔ یہ ایک صدی تک بہمنی سلاطین کا دارالخلافہ رہا۔ صفحہ پر موجود بیدر قلعہ کی شاندار عمارت دیکھیں۔



بیدر کا قلعہ

بہمنی ریاست کا نقشہ دیکھیں۔ اس سلطنت (بہمنی) میں موجودہ کرناٹک، مہاراشٹر اور آندھرا پردیش کے کچھ حصے شامل تھے۔ بہمنی سلطنت اور وجیہ نگر پڑوسی ریاستیں تھیں اور ان کے درمیان اکثر تنازعات ہوتے رہتے تھے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

فیروز شاہ

فیروز شاہ بہمنی ،اس خاندان کا عظیم شہنشاہ تھا۔ وہ عادل، فیاض اور متقی تھا۔ فیروز شاہ ایک ادیب اور کئی زبانوں کا ماہر تھا۔

وہ جیومٹری اور مذہبی کتابوں کا ماہر تھا۔ اس نے مہاراشٹر کے دولت آباد میں ایک فلکیاتی رسد گاہ قائم کی تھی۔ اس نے دارالحکومت کلبرگی کی خوبصورتی کو بہتر بنایا اور بھیماندی کے کنارے 'فیروز آباد' کے نام سے ایک نیا شہر بسایا۔ جب صوفی بزرگ حضرت بندہ نواز اس ریاست میں آئے تو اس نے بہت سے گاؤں انہیں تحفہ میں دیئے تھے۔ اس نے بندرگاہوں کی ترقی پر خصوصی توجہ دی۔ جس سے بیرونی تجارت کو فروغ ملا۔



بہمنی ریاست (پندرھویں صدی)

NOT TO BE REPUBLISHED @KTBS

محمود گاواں

محمود گاواں، بہمنی سلطنت کی تاریخ میں حکمرانی کرنے والے بادشاہوں سے زیادہ مشہور و مقبول ہونے والے شخص تھے۔ جنھوں نے سلطان محمد سوّم کے وزیر اعظم بن کر بے لوث خدمات انجام دیں۔

کارنامے :

- ماہر جنگ ہونے کے سبب گاواں نے اپنی کامیاب فتوحات کے ذریعے سلطنت کو وسعت دی۔
- انہوں نے ایک اچھی انتظامیہ فراہم کی جو اسلامی شریعت پر مبنی تھی۔
- انہوں نے ٹیکس وصولی کو بہتر بنایا اور ڈاک کے نظام کو مزید موثر بنایا۔
- انہوں نے زمین کی زرخیزی اور آبپاشی کی سہولت کی بنیاد پر زمین کی آمدنی پر ٹیکس عائد کیا۔
- انہوں نے عوام پر بوجھ کہلانے والے محصول کو ختم کر دیا۔
- بذات خود ایک عالم ہونے کے محمود گاواں نے بیدر میں ایک مدرسہ (کالج) قائم کیا۔
- انہوں نے اسلامی عقیدے اور قانون کے متعلق تعلیم حاصل کرنے کے لئے حوصلہ افزائی کی۔
- فلکیات ریاضی تاریخ وغیرہ کا مطالعہ بھی یہاں کیا جاتا تھا۔
- طلبہ کو مفت تعلیم اور ہاسٹل کی سہولتیں فراہم کی گئیں۔
- مدرسے کے کتب خانے میں تقریبا 3 ہزار قلمی نسخے موجود تھے۔

بہر حال مجموعی طور پر محمود گاواں نے بہمنی سلطنت کی ترقی اور بہتری کے لئے بہت زیادہ کوششیں کیں۔

اس کے باوجود سلطنت کے سردار ان کے کارناموں پر حسد کرتے تھے انہوں نے ان کے خلاف سازش کی اور انہیں پھانسی پر چڑھادیا۔ ان کی قبر پر یہ الفاظ کندہ ہیں 'معصوم گاواں کو قتل کیا گیا'۔

محمود گاواں کی وفات کے بعد اقتدار کے لئے لڑائی جاری رہی تھی۔ اس کے نتیجے میں سلطنت پانچ حصوں میں تقسیم ہو گئی۔

تقسیم شدہ پانچ شاہی سلطنتیں یہ تھیں بیجاپور کی عادل شاہی ، بیدر کی برید شاہی، گولکنڈہ کی قطب شاہی، احمد نگر کی نظام شاہی اور برار کی عماد شاہی ۔ ان میں پہلے دو سلطنتوں کا صدر مقام کرناٹک میں ہی تھا۔

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

سماج : معاشرہ کا نظم و نسق اسلامی قانون (شریعت) کے مطابق چلایا جاتا تھا۔ سلطان انتظامیہ کے سربراہ اور صدر قاضی تھا۔ وہ فوج کا سربراہ اور مذہبی سربراہ بھی تھا۔ انہیں زمین پر 'خدا کا نمائندہ' سمجھا جاتا تھا۔

انتظامیہ میں زیادہ تر اعلیٰ عہدوں پر مسلمانوں کو تعینات کیا جاتا تھا۔ افسروں کو جاگیریں (زمین کے تحفے) دیئے گئے۔ لیکن ہندو سرداروں کی تعداد کم ہی تھی۔ روایتی ہندو رواج کے مطابق سلطان زمین کی پیداوار کا چھٹا حصہ محصول کے طور پر وصول کرتے تھے۔ چاول، گیہوں، مکئی اور دالیں بنیادی خوراک تھی۔ شاہی خاندان کے افراد اور سردار عیش و عشرت کی زندگی گزارتے تھے۔ عام لوگوں کی حالت اچھی نہیں تھی۔ ملک میں جین اور عیسائی برادریاں تھی۔ صوفی مسلک کا دبدبہ تھا۔

ثقافت کی ترقی میں بہمنیوں کا حصہ

ادب : بہمنی سلاطین نے بیرونی ممالک کے علماء کی سرپرستی کی اس کے نتیجے میں عربی اور فارسی ادب کو فروغ ملا۔ حضرت 'خواجہ بندہ نوازؒ' ایک مشہور صوفی بزرگ اور مصنف اسی دور سے تعلق رکھتے تھے۔ غیر ملکی دانشوروں کی استعمال کی جانے والی زبان کو 'دکنی' کہا گیا۔ بعد میں یہی زبان اردو کی ترقی کا باعث بنی۔

فن تعمیر : بہمنی تاریخ اس کی تعمیرات کے لئے مشہور ہے۔ کلبرگی، بیدر اور دیگر مقامات پر ان کی عمارتیں ہندو اور مسلمان دونوں کے طرزِ تعمیر کا نمونہ ہیں۔ یہ دکنی طرز کے نام سے مشہور ہوا ہے۔ ان کی پہلی تعمیر کلبرگی کی جامع مسجد تھی۔ اسے محمود شاہ نے تعمیر کروایا تھا۔ کئی چھوٹے بڑے میناروں سے سجایا ہوا حال بہت پرکشش ہے۔ کلبرگی کے قریب سلطانوں کے مقبرے ہیں، جن پر بڑے گنبد ہیں۔ حضرت خواجہ بندہ نوازؒ کا مقبرہ ایک اور اہم عمارت ہے۔



محمود گاواں کا مدرسہ، بیدر

© KTBC NOT TO BE REPUBLISHED

16 کھمب (ستون) مسجد اور بیدر کے قلعہ میں موجود خوبصورت محلات بہت مشہور ہیں۔ ان عمارتوں کو لکڑی کے نازک نقش و نگاری سے سجایا گیا ہے۔ بیدر کے قریب واقع دیہات اشٹور میں 12 مقبرے ناظرین کو بہت متاثر کرتے ہیں۔ بہمنی دور کی سب سے اہم عمارت محمود گاواں کا تعمیر کردہ مدرسہ ہے۔ یہ 63 میٹر (250 فٹ) لمبا اور تین منزلہ ہے۔ مدرسے کے اندر کی مسجد آج بھی اچھی حالت میں ہے۔ یہ پانچ صدیوں پرانی شان و شوکت کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔

وجیاپور کا عادل شاہی خاندان

بہمنی شاہی خاندانوں میں وجیاپور کے 'عادل شاہی' خاندان سب سے نمایاں ہیں۔ کرناٹک میں عادل شاہیوں نے تقریباً دو صدیوں تک حکومت کی۔

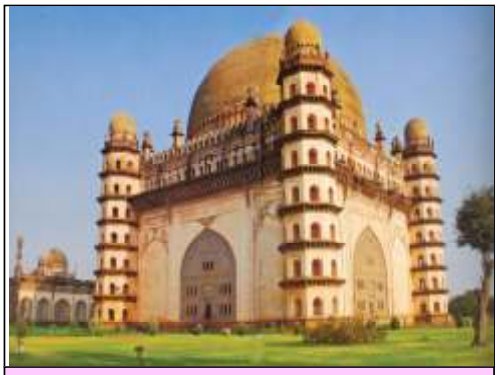
ابراہیم دوّم : ابراہیم دوّم وجیاپور کا ایک نامور حکمران تھا۔ اس کے دور میں سلطنت کی نہ صرف توسیع ہوئی ، بلکہ اس نے بے پناہ ترقی بھی حاصل کی۔ تجارت اور معیشت کو فروغ حاصل ہوا۔ ایک روادار حکمران ہونے کے ناطے ابراہیم دوّم نے بہت سے ہندو دانشوروں، شاعروں اور موسیقاروں کو اپنی سرپرستی میں رکھا۔

اس نے اپنے قلعہ میں موجود دتّا مندر کی تزئین و آرائش کروائی اور وہاں باقاعدہ پوجا پاٹ کا انتظام کروایا۔ اس نے ہندو مسلم ثقافتی اتحاد کے لئے کام کیا۔ اس نے اُردو میں کتاب نوَرس لکھ کر مسلمانوں میں ہندو موسیقی کو مقبول بنانے کی کوشش کی۔ کتاب کی ابتداء ہندو دیوتاؤں جیسے گنپتی، سرسوتی اور بھیرو کے تعریفی گیتوں سے ہوتی ہے۔ وہ بذات خود ایک بہترین موسیقار تھا۔ ایک شاندار عمارت ابراہیم روزضہ اس کا یادگار تحفہ ہے۔



ابراہیم روضہ، وجیاپور

NOT TO BE REPUBLISHED ©KTBS



گول گنبد، وجیاپور

ابراہیم دوّم کے جانشین محمد عادل شاہ نے وجیاپور میں ایک عالی شان عمارت 'گول گنبد' بنوائی۔ اس کی ایک اور یادگار آثار محل ہے۔ عادل شاہ کے بعد وجیاپور کی سلطنت زوال پذیر ہو گئی۔

جنوبی ہندوستان میں مغلوں کے حملے اور مراٹھوں کی طرف سے دی جانے والی ہر اسانی زوال کا سبب بنی۔ جب اورنگ زیب نے وجیاپور پر قبضہ کیا تو عادل شاہی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔

فنِ تعمیرات :

کرناٹک کی تعمیراتی تاریخ میں عادل شاہی عمارات کو ایک اہم مقام حاصل ہے۔ اور یہ عمارتیں محلات، مساجد، قلعے اور مقبرے تھے۔

- وجیاپور کا قلعہ ایک عظیم الشان تعمیر ہے۔ جس میں 96 گڑھ (برج) اور 6 مرکزی دروازے ہیں۔ محلات میں گگن محل بڑا شاندار ہے۔ آثار محل کے کمروں میں خوبصورت مصوری ہے۔
- وجیاپور کی جامع مسجد بڑی پرکشش ہے۔

عادل شاہی تعمیرات میں مقبرے بہت شاندار ہیں۔ ابراہیم روضہ کی جڑواں عمارتوں میں سے ایک عمارت مسجد ہے اور دوسری مزار ہے۔ روضہ کو 'دکن کا تاج محل' قرار دیا جاتا ہے۔

محمد، روضہ سے بڑی عمارت بنوانا چاہتے تھے اور اس لئے انہوں نے ایک مقبرہ کے گرد گول گنبد تعمیر کیا۔ تعمیری ڈھانچے کے مرکز میں ایک بہت بڑا گنبد ہے۔ گنبد کے اندر سرگوشی کی گیلری ہے۔ جدید معمار گنبد کی سرگوشیوں کے گونجنے کی صلاحیت پر حیران رہ گئے ہیں۔

گول گنبد 'دنیا کا چوتھا بڑا' اور ہندوستان کا 'سب سے بڑا گنبد' ہے۔ یہ دنیا کے آثار قدیمہ و عجائبات میں سے ایک ہے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

تاریخ کی ترتیب :

وجیہ نگر

وجیہ نگر سلطنت کی بنیاد	–	1336ء
سلطنت کا دورِ حکومت	–	1336 تا 1646
کرشنا دیورایہ کا دور	–	1529 تا 1565
رکس تنگڑی کی جنگ	–	23 جنوری 1565

بہمنی ریاست

بہمنی سلطنت	–	1347 تا 1489
بیدر کے مدرسہ کی تعمیر	–	1461
عادل شاہوں کا دور	–	1489 تا 1686
ابراہیم روضہ کی تعمیر	–	1626
گول گنبد کی تعمیر تقریباً	–	تقریباً 1650

نئے الفاظ :

فقیر	–	مسلمان درویش
برج	–	قلعہ پر نظر رکھنے کے لیے تعمیر شدہ عمارت / مینار
فارسی	–	فارس (ایران) کی زبان
دکن	–	جنوبی ہندوستان کا علاقہ

مشقیں

I۔ خالی جگہوں کو مناسب الفاظ کی مدد سے پر کیجئے۔

1. وجیہ نگر سلطنت کا نشان ---------- ہے۔
2. بہمنی سلطنت کا بانی ---------- تھا۔
3. کرناٹکا موسیقی کا بابائے آدم ---------- کو کہا جاتا ہے۔
4. گول گنبد ---------- شہر میں واقع ہے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

II۔ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھئے۔

5. عادل شاہی سلطنت کا سب سے مشہور حکمران کون تھا؟
6. گول گنبد کیوں مشہور ہے؟
7. وجیہ نگر سلطنت کا سب سے عظیم شہنشاہ کون تھا؟
8. ہمپی کے اہم منادر کونسے ہیں؟
9. کمارویاس کی تصنیف کا نام کیا ہے؟
10. کرشنادیورایہ کی تصانیف کونسی ہیں؟
11. وجیہ نگر کو آنے والے غیر ملکی سیاح کون تھے؟



سرگرمیاں:

- بہمنی اور عادل شاہی دور کے فن تعمیر کی تصاویر اکٹھا کیجئے۔ اور ہر ایک پر مختصر نوٹ لکھئے۔
- ہندو، عیسائی اور مسلمانوں کی تہذیبوں کی نمائندگی کرنے والے مندروں، گرجاگھروں اور مساجد کے تصاویر کا البم تیار کیجئے۔
- وجیہ نگر عہد کے فن تعمیر کی تصاویر کو تفصیلات کے ساتھ جمع کیجئے۔
- پرندر داس اور کنکا داس کے گیتوں گدوگینا بھارتا کے چار یا پانچ نظموں کو جمع کر کے گروہ میں گائیے۔
- کرناٹک کی بھکتی تحریک کے ہری داس کے بارے میں معلومات جمع کیجئے اور ایک صفحے پر مشتمل مضمون لکھئے۔
- وجیہ نگر دور کے اہم یادگاروں کی تصاویر جمع کیجیے اور ان سے متعلق معلومات اکٹھا کیجئے۔
- ہمپی کے لئے ایک تعلیمی سفر کا انعقاد کیجئے اور اپنے تجربات پر مبنی ایک مضمون تحریر کیجئے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

سبق 15

مغل اور مرہٹے
The Mughals & The Marathas

D3G5V3

سبق کا تعارف :

بابر نے 1526 میں ہندوستان پر حملہ ور ہوا، سلاطینِ دہلی کی حکومت کا خاتمہ کر کے مغلیہ سلطنت قائم کی۔ اس سبق میں اکبر اوراورنگ زیب کے دورِ حکومت کو بیان کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انتظامیہ اور ثقافتی شعبے میں مغلیہ سلطنت کی دین کے متعلق جانکاری دی گئی ہے۔ آخر میں سلطنت کے زوال کے اسباب کا ذکر کیا گیا ہے۔ منجملہ اس سبق میں دو صدیوں کے دور کی اہم سیاسی طاقت بن کر پروان چڑھے۔ ادب فنون کے میدان میں خصوصی خدمات دینے والے مغلیہ سلطنت کے عروج وزوال کی تاریخ بیان کی گئی ہے۔ اس سبق میں شیواجی کے بچپن، نظریات، مغلیہ اور وجیا پور سلطنتوں کو پسپا کرنے کے جراعت مند واقعہ، مراٹھا سلطنت کا قیام، انتظامی نظام اور غیر معمولی شخصیت کی وضاحت کی گئی ہے۔

صلاحیتیں :

1. اکبر کی آزادانہ پالیسی اور کامیابوں کو سمجھیں گے۔
2. یہ سمجھنا کہ کس طرح اورنگ زیب کی تنگ نظر حکمتِ عملی نے ملک میں بغاوت کو جنم دیا اور بالآخر مغلیہ سلطنت کے زوال کا باعث بنا۔
3. مغل سلاطین نے کس طرح ادب اور فنونِ لطیفہ مالا مال کیا، اس کی ستائش کرنا۔
4. مغلیہ دور سے متعلق تاریخی مقامات کو نقشے پر نشاندہی کرنا۔
5. شیواجی کی زندگی، شجاعت، اخلاق اور کارناموں کو سمجھیں گے۔
6. شیواجی سے وابستہ مقامات کو نقشے میں نشاندہی کرنا۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

کیا آپ اس یادگار عمارت کو پہچان سکتے ہو؟



تاج محل، آگرہ

یہ عالمی شہرت یافتہ عمارت تاج محل ہے۔ سنگِ مرمر سے بنا ہوا تعمیراتی عجوبہ مغلیہ سلطنت کا عظیم کارنامہ ہے۔

مغلیہ سلطنت کا بانی بابر تھا۔ وہ افغانستان کے ایک چھوٹے سے علاقے پر حکومت کر رہا تھا، جسے کابل کہا جاتا تھا۔ وہ ایک ایسے موقع کا انتظار کر رہا تھا کہ وہ ہندوستان پر حملہ کرے جو امیر اور خوشحالی ہو۔

بابر کا تعلق منگول نسل سے تھا۔ لفظ ''مغل''، 'منگول' سے ماخوذ ہے۔ گلاب کو ہندوستان میں متعارف کرانے والا بابر تھا۔

دہلی کے سلاطین کی بڑھتی ہوئی کمزوریوں کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے بابر نے دہلی پر حملہ کیا اور ان کی حکومت کا خاتمہ کیا۔ مگر وہ اس پر نہیں رُک سکا کیونکہ راجپوتوں اور افغانوں نے بابر کی سخت مزاحمت کی۔ وہ ایک بہادر جنگجو تھا۔ اس نے اپنے طاقتور ہتھیاروں سے مخالف فوجوں کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا۔

جلد ہی بابر نے تین جنگیں لڑ کر دہلی، آگرہ اور اطراف کے علاقوں پر قبضہ کر کے اپنی سلطنت قائم کی۔ مگر مختصر وقفے میں ہی بابر کی وفات ہو گئی۔ اس کے بعد اس کا بیٹا ہمایوں تخت نشین ہوا۔

ہمایوں : ہمایوں نے شروعات میں اپنے دشمنوں کو شکست دی، لیکن اسے افغان سردار شیر شاہ سوری کے ہاتھوں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اپنی سلطنت کو کھو دینے کے بعد وہ ایران فرار ہو گیا اور پندرہ سال تک وہاں رہا۔ جب ہندوستان میں افغان حکومت کمزور پڑی تو ہمایوں نے ہندوستان پر حملہ کیا اور دہلی کو فتح کر لیا۔ لیکن کچھ عرصے میں اس کا انتقال ہو گیا۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED



اکبر

اکبر: ہمایوں کا بیٹا اکبر ہمیشہ ہندوستان میں ایک وسیع سلطنت قائم کرنے کی خواہش رکھتا تھا۔ اس نے جنگ وجدل میں نامور راجپوت بادشاہوں کو اپنی صف میں شامل کرنے کے لئے آمادہ کیا، ان میں بعض نے اس سے ہاتھ ملایا۔ لیکن میواڑ کے رانا پرتاب سمہا نے اکبر کی سخت مخالفت کی۔ وہ ایک خوددار اور بہادر جنگجو تھا۔ بعد ازاں رانا اور اکبر کے درمیان ہلدی گھاٹ (راجستھان) میں گھمسان لڑائی ہوئی۔ رانا پرتاب سمہا کو جنگ میں شکست ہوئی، لیکن آخر تک ہمت سے لڑتا رہا۔



رانا پرتاب سمہا

ملک کی آزادی کے بعد رانا پرتاب سمہا کا کانسہ کا ایک بڑا مجسمہ ہلدی گھاٹ پر نصب کیا گیا۔ جس میں وہ اپنے پسندیدہ گھوڑے چیتک پر سوار ہو کر میدان میں لڑتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ ایک پُرجوش، محبِ وطن رانا پرتاب سمہا سے تمام ہندوستانی پیار کرتے ہیں۔

آگے چل کر اکبر نے کئی سالوں تک فوجی مہمات میں متحرک طور پر حصّہ لیا۔ اس کے نتیجہ میں گجرات، بنگال، کشمیر، کابل وغیرہ علاقوں پر فتح حاصل کر کے ایک عظیم سلطنت قائم کی۔

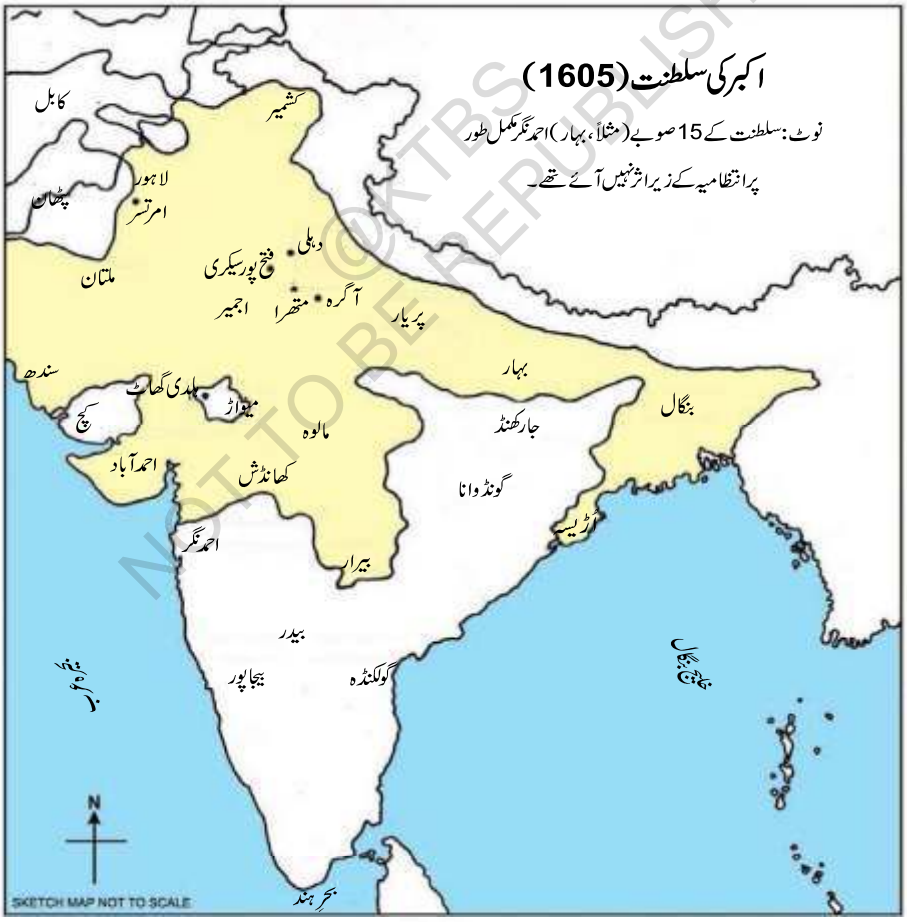
اکبر کے کارنامے:

انتظامیہ: اکبر ایک قابل منتظم اور وسیع النظر حکمران تھا۔ ایک عظیم بادشاہ کے لیے درکار ضروری خوبیوں کے مالک تھے وہ ایک جابر حکمران نہیں تھا۔ اپنی عوام جس میں ہندوں کی کثیر تعداد تھی ان کا اعتماد حاصل کرنا بہت ضروی تھا۔ اسے اس بات کا احساس ہوا۔ اس نے ہندوؤں کو اپنے دربار میں اعلیٰ عہدوں پر فائز کیا۔ اس نے "جزیہ" نامی ذاتی ٹیکس اور ذاتی ٹیکس کو منسوخ کیا۔ جسے پہلے کے مسلم حکمرانوں نے عائد کیا تھا۔ اکبر نے گائے کے ذبیحہ اور ستی کی رسم پر پابندی لگادی۔ اس نے کم سن کی شادی کی بھی مخالفت کی۔ اکبر کے زمینی محصول نظام کو عوام میں مقبولیت حاصل ہوئی۔ اس نظام کو اکبر کے وزیر راجہ توڈر مل نے تیار کیا تھا۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

مذہبی پالیسی : اکبر مذہبی رواداری پر یقین رکھتا تھا۔ اس نے اپنے نئے دارالحکومت فتح پور سیکری میں ایک عبادت گاہ بنوائی۔ جہاں اس نے مختلف اسلامی مسلک کے رہنماؤں سے مذہبی اُمور پر تبادلۂ خیال کرتا تھا۔ ہندو، جین، بدھ، پارسی اور عیسائی رہنماؤں کو مدعو کر کے ان کے خیالات کو سمجھتا تھا۔ جس کے نتیجہ میں اس نے **"دینِ الٰہی"** کے نام سے ایک نئے فرقے کی بنیاد ڈالی۔ اس میں مختلف مذاہب کے چند بہترین اُصولوں کو شامل کیا گیا تھا۔ لیکن صرف مٹھی بھر پیروکار کو اپنی طرف مبذول کر سکا۔

سرگرمی: دینِ الٰہی نے ایک مذہب کے طور پر عوامی مقبولیت حاصل نہیں کی۔ اس پر ایک مباحثے کا اہتمام کیجئے اور اس موضوع کے متعلق معلومات جمع کریں۔



© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

فنون کی سرپرستی: اکبر نے ادب اور فنون کی خصوصی طور پر سرپرستی کی ہے۔ فیضی، ابوالفضل اور بیربل اس کے اہم درباری شاعر تھے۔ عظیم گویّا تان سین نے اس کے دربار کی شان بڑھائی۔ فنِ تعمیر اور مصوری کو اکبر نے جو حوصلہ افزائی کی وہ قابلِ ستائش ہے۔

اکبر کے جانشین جہانگیر اور شاہ جہاں نے کافی حد تک اکبر کی پالیسیوں کو جاری رکھا۔ شاہ جہاں نے آگرہ میں مشہور تاج محل، دہلی کا عظیم الشان لال قلعہ اور دیگر شاندار محلات تعمیر کروا کر شہرت حاصل کی۔

اورنگ زیب :

شاہ جہاں کا بیٹا اورنگ زیب آخری مشہور مغل شہنشاہ تھا۔ جس نے پچاس سالہ طویل مدت تک حکومت کی۔ اس کے دور میں مغلیہ سلطنت تمام سمتوں میں پھیلی۔ مگر آخری دنوں میں بہت جلد زوال پذیر ہوئی۔

مذہبی پالیسی :

اورنگ زیب ایک کٹّر مسلمان تھا۔ وہ شراب نوشی، جوّا بازی، تفریح اور موسیقی سے پرہیز کرتا تھا اور اس نے سادہ زندگی بسر کی۔

اورنگ زیب نے اکبر کے آزاد خیال پالیسی کو ترک کر دیا۔ اس نے جزیہ (ٹیکس) کو دوبارہ نافذ کیا۔ اس نے ہندوؤں کے مذہبی تہواروں، مذہبی تعلیمات اور تقریبات پر پابندی لگادی۔ اس کی سلطنت میں کئی منادر مسمار ہوئے۔ یہ اقدامات سیاسی فساد کا باعث بنے۔

سکھوں کی بغاوت:

اورنگ زیب کے مذہبی نظریہ نے سکھوں، مرہٹوں اور جانٹوں کو مشتعل کیا۔ سکھوں کے گرو تیج بہادر کو دہلی میں سرِ عام قتل کیا گیا۔ اس کے بیٹے گرو گوبند نے تمام سکھ برادری کو جنگی تربیت دی۔ تربیت یافتہ کو سنگھ (شیر) کے نام دیا گیا۔ انہیں پانچ "ک" یعنی کیش (لمبے بال)، کنگھا (کنگھی)، کرپان (خنجر)، کچھّا (پاجامہ)، کنکنا (فولادی کڑا) ہمیشہ اپنے پاس رکھنا پڑتا تھا۔ یہ رواج آج بھی سکھوں میں رائج ہے۔

@KBS NOT TO BE REPUBLISHED

بغاوتیں : شمالی ہندوستان میں سکھوں اور راجپوتوں نے اورنگ زیب کی پُرزور مخالفت کی۔ دکن میں شیواجی نے بغاوت کر دی۔ یہ بغاوتیں طویل عرصے تک جاری رہیں۔ جس کی وجہ سے اورنگ زیب نے بے پناہ دولت، اپنی فوج کا ایک بڑا حصّہ اور سب سے بڑھ کر اپنی ساکھ کھو دی۔ اسی سلطنت کے کئی صوبے آزاد ہو گئے۔ دکن کے محاذ آرائیوں نے اورنگ زیب کی اقتصادی طاقت کے ساتھ ساتھ فوجی طور پر کمزور کر دیا اور دکن میں ہی اس کی وفات پائی۔ اس کی موت سے مغلیہ سلطنت بھی کمزور ہو گئی۔



گرو گوبند سمہا



سنہرا مندر، امرتسر

مغل انتظامیہ: مغل بادشاہ تمام شہری اور فوجی اختیارات رکھتے تھے۔ انصاف کی فراہمی میں فیصلہ ہوتا تھا۔ پوری سلطنت کو ریاستوں (صوبوں)، اضلاع (سرکار) اور تعلقوں (پراگناس) میں تقسیم کیا گیا تھا۔ کوتوال شہروں میں قانون اور عمدہ نظم و نسق کی دیکھ بھالی ذمہ دار تھے۔

محصولاتی نظام : اکبر کے وزیر راجا ٹوڈر مل نے زمینی محصول کا انتظام ترتیب دیا۔ اس نظام کے تحت زمین کی زرخیزی کی بنیاد پر زمینی لگان عائد کیا جاتا تھا۔

ثقافتی شراکت:

ادب: مغلوں کے دور میں فارسی ادب کو خصوصی طور پر فروغ ملا۔ اکبر کے دربار میں ابوالفضل، نظام الدین اور بدایوان جیسے مشہور مورخ تھے۔ **اکبر نامہ** ابوالفضل کا ایک ادبی کارنامہ ہے۔ مغل شہزادہ داراشو کو ایک غیر معمولی دانشور تھا۔ اس نے **بھگوت گیتا** کا ترجمہ کیا۔ اگرچہ ہندی ادب کو شاہی سرپرستی حاصل نہیں ہوئی، مگر بھکتی سنتوں کی کوششوں کی وجہ سے اسے فروغ ملا۔ تُلسی داس کی رام چرت مانس اس دور کی مشہور تصنیف ہے۔

NOT TO BE REPRODUCED @KTBS

فنِ تعمیر: دہلی میں واقع **ہمایوں کا مقبرہ** اکبر کے ابتدائی دورِ حکومت میں تعمیر کیا گیا تھا۔ اس نے آگرہ کے قریب ایک دارالحکومت بنائی۔ جس کا نام فتح پور سیکری رکھا۔ یہاں کے عالی شان محلات، مساجد اور منٹپ دنیا بھر کے سیّاحوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ یہاں کی جامع مسجد کا داخلی دروازہ(**بلند دروازہ**) ہندوستان کا سب سے اونچا دروازہ ہے۔ جس کی لمبائی چالیس میٹر ہے۔



ہمایوں کا مقبرہ، دہلی

موتی محل جسے شاہ جہاں نے آگرہ کے قلعہ کے اندر بنوایا تھا، انتہائی خوبصورت ہے۔ آگرہ کا تاج محل مغلوں کے فنِ تعمیر کا اعلیٰ نمونہ ہے۔ یہ حیرت انگیز یادگار شاہ جہاں نے اپنی ملکہ ممتاز محل کی یاد میں تعمیر کروائی تھی۔ اس کے علاوہ دہلی کا مشہور لال قلعہ بھی شاہ جہاں نے بنوایا۔



قلعہ، آگرہ



لال قلعہ، دہلی

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

مصوری : مغلیہ سلطنت کے دور میں جدید طرز کی مصوّری کا آغاز ہوا۔ اسے ''چغّانی'' کہا جاتا ہے۔ اکبر کے دربار میں سو سے زیادہ مصّور تھے۔ جہانگیر کے دور میں مصوّری کا فن بامِ عروج پر تھا۔ اورنگ زیب نے قدامت پسند ہونے کے سبب مصوّری کی حوصلہ افزائی نہیں کی۔

موسیقی : اکبر کے دورِ حکومت میں فنِ موسیقی کو خصوصی سرپرستی حاصل تھی۔ اس کے دربار میں موسیقاروں کو سات گروہوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ روزانہ ایک گروہ موسیقی کی محفل سجاتے تھے۔ تان سین اکبر کے دربار کا مشہور موسیقار تھا۔ جہانگیر اور شاہ جہاں کے دورِ حکومت میں بھی موسیقی کو حوصلہ افزائی حاصل ہوئی۔ لیکن اورنگ زیب نے موسیقی پر پابندی لگادی۔ لیکن موسیقی عوام کے دلوں میں بسی رہی۔

مغلیہ سلطنت کا زوال :

اورنگ زیب کے دورِ حکومت کے آخری دنوں سے ہی سے مغلیہ سلطنت زوال پذیر ہونے لگی۔ زوال کے اسباب یہ ہیں :

- سردار رشوت خور ہو گئے۔
- تخت نشینی کے دعوے دار آپس میں لڑنے لگے۔
- صوبائی گورنروں نے اس صورتحال کا فائدہ اُٹھا کر خود مختاری کا اعلان کر دیا۔
- زوال کی سب سے اہم وجہ اورنگ زیب کی ہندوستان کو اسلامی ریاست میں تبدیل کرنے کی پالیسی کی ہر طرف مخالفت ہوئی۔
- سکھوں، راجپوتوں، مرہٹوں کے ساتھ مسلسل جنگوں کے سبب سلطنت کی طاقت مکمل طور پر ختم ہو گئی۔
- اسی دوران فارس سے نادر شاہ نے دہلی پر چڑھائی کی۔ اس نے مغلوں کی دو صدیوں سے جمع کردہ دولت کو لوٹ لیا۔ وہ عالمی شہرت یافتہ کوہِ نور ہیرہ اور شاہ جہاں کو بنوایا ہوا تختِ طاؤس بھی اپنے ساتھ لے گیا۔ اس طرح مغلوں کا خزانہ خالی ہو گیا۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

مرہٹہ

چھترپتی شیواجی:

شمالی ہندوستان میں مغلوں کے دورِ عروج کے درمیان صوبہ دکن میں مغلوں کی مخالفت کرکے مراہٹہ اقتدار میں آئے۔ مراہٹہ سلطنت کا بانی شیواجی تھا۔

شیواجی کا بچپن:



چھترپتی شیواجی

شیواجی پونے (مہاراشٹر) کے قریب ایک پہاڑی علاقے شیونیری میں پیدا ہوا۔ اس کا باپ شاہ جی بھونسلے وجیاپورہ کے عادل شاہ سلطنت میں اعلیٰ عہدے پر فائز تھا۔ اس لئے شیواجی کی پرورش اس کی ماں جیجابائی نے کی اور اس کی شخصیت کو اُبھارا۔ اس نے شیواجی کو بچپن سے ہی مہابھارت، رامائن، پرانوں اور مہاکاویوں سے متاثر کن بہادروں کی کہانیاں سنا کر اس کے ذہن میں دھرم اور حبُ الوطنی کے جذبے کو پیدا کیا۔ شیواجی کے گرو داداجی کونڈادیو اور تاناجی ملاسورے نے اس کو ہتھیار چلانے کا فن سکھایا اور اس نوجوان بہادر کے دل میں شعور پیدا کیا۔ اپنے مقصد کے حصول کے لیے سب سے پہلے شیواجی نے مراٹھا رہنماؤں اور مغربی پہاڑی علاقوں میں بسنے والے ماولی نامی مضبوط گریجن نوجوانوں کو اکٹھا کرکے ایک فوج تیار کی۔

شیواجی کی ابتدائی مہم جوئیاں: 19 سال کی عمر میں شیواجی نے تورنا کے قلعے پر قبضہ کرلیا، جو عادل شاہوں کے قبضے میں تھا۔ بعد ازاں اس نے رائے گڑھ، سنبھا گڑھ، پرتاب گڑھ اور دیگر قلعوں پر ایک کے بعد ایک قبضہ کر لیا۔ جس سے طیش میں آکر وجیاپور کے سلطان نے شیواجی کو سبق سکھانے کے لیے اپنے سپہ سالار افضل خان کے ہمراہ ایک بڑی فوج روانہ کی۔ افضل خان نے شیواجی کو معاہدہ پر بات چیت کے لیے بلا کر دھوکہ سے قتل کرنے کی سازش کی۔ لیکن شیواجی نے آگے بڑھ کر افضل خان کو قتل کر دیا۔

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

جب دونوں کی ملاقات ہوئی تو ایک دوسرے کو گلے لگاتے ہوئے افضل خان نے شیواجی کے جسم میں خنجر گھونپنے کی کوشش کی، لیکن شیواجی نے فوراً اپنے دشمن کو فولادی پنجوں والے ہتھیار (دیگھرانکھ) جو وہ اپنے دفاع کے لیے پہنا ہوا تھا اس کی مدد سے افضل خان کو مار ڈالا۔

مغل سپہ سالار کی شکست: شیواجی کی بڑھتی ہوئی طاقت کی خبر مغل بادشاہ اورنگ زیب تک پہنچی۔ اس نے اپنے دکن کے صوبے دار شائستہ خان کو ہدایت دی کہ وہ شیواجی کو قابو کرے مگر شیواجی نے اسے بھی شکست دے دی۔

شائستہ خان نے پونے کے محل میں پڑاؤ ڈالا۔ دو سال گذر گئے لیکن شیواجی کو پکڑنے میں ناکام رہا۔ شیواجی اپنے ساتھیوں کے ایک چھوٹے سے گروہ کے ساتھ دیر رات گئے شائستہ خان کی رہائش گاہ میں داخل ہوا اور اچانک حملہ کر دیا۔ حملے میں شائستہ خان اپنا انگوٹھا گنوا بیٹھا اور بڑی مشکل سے اپنی جان بچا کر پونے فرار ہو


ایک ہتھیار (دیگھرانکھ)

راجا جے سنگھ کو دکن بھیجا گیا: اسی دلیرانہ واقعے کے ایک سال بعد شیواجی نے دولت مند بندرگاہ سورت کا محاصرہ کر لیا، جو مغلوں کے قبضے میں تھی اور وہاں سے بہت سی دولت اکٹھا کر لی۔ اس سے پریشان ہو کر اورنگ زیب نے شیواجی کو گرفتار کرنے کے لیے اپنے راجپوت سپہ سالار راجا جے سنگھ کو بھیجا۔ دونوں کے درمیان جنگ چھڑ گئی جس میں شیواجی کو شکست ہوئی اور شیواجی کو مجبوراً قلعوں کے کو مغلوں کے حوالے کرنا پڑا۔ آخر کار مغلوں سے معاہدہ کرنے کے بعد شیواجی دہلی میں اورنگ زیب کے دربار میں جانے کے لیے دہلی روانہ ہوا۔ جب شیواجی اورنگ زیب کے دربار پہنچا تو اُسے قید کر لیا گیا۔ مگر شیواجی آگرہ سے فرار ہو کر اپنے دارالحکومت واپس پہنچ گیا۔

اگلے دو سالوں کے دوران شیواجی نے اپنی حکومت کو اور زیادہ مضبوط کر لیا۔ اس نے مغلوں کے حوالے کیے گئے قلعوں کو پھر سے جیت کر سورت شہر کا محاصرہ کر کے بے شمار دولت جمع کر لی۔

شیواجی کی تخت نشینی: کچھ ہی عرصہ بعد شیواجی بڑی شان و شوکت کے ساتھ رائے گڑھ میں تخت نشین ہوا۔ اس نے "چھترپتی" کا لقب اختیار کیا۔ اور اپنی ریاست کو "ہندوی سوراج" قرار دیا۔ بعد ازاں اس نے جنجی، ویلور اور ریاستِ میسور کے چند علاقوں کو فتح کیا۔ اور ان وسیع علاقوں سے بے پناہ دولت اکٹھا کی۔ مگر مرہٹہ شان و شوکت دیکھنے کے لیے شیواجی زیادہ عرصہ تک زندہ نہ رہا۔

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

شیواجی کا انتظامی نظام:

ریاستی انتظامیہ میں شیواجی کی مدد کرنے کے لیے آٹھ وزراء مقرر تھے۔ جنہیں **اشٹھ پردھان** کہا جاتا تھا ۔وزیر اعظم کو **پیشوا** کہا جاتا تھا۔

- **حصولی نظام:** حکومت کسانوں کو بیج بونے اور فصل کی کٹائی کے لیے قرض دیا کرتی تھی۔ زرعی زمینوں کو آبپاشی کی سہولت فراہم کی گئی تھی۔ پیداوار کا ایک تہائی حصّہ حکومت کو بطور زمینی محصول ادا کرنا تھا۔
- **فوجی نظام:** شیواجی نے اپنی فوج پر خصوصی توجہ دی تھی۔ اس کی فوج پیادہ فوج، گھڑ سوار فوج، بحریہ اور توپ خانے پر مشتمل تھی۔ شیواجی کی فوج اپنے نظم وضبط کے لیے مشہور تھی۔ جنگ کے دوران برہمنوں اور گائے کو آزاد کرا دیا جاتا تھا۔
- **قلعے:** شیواجی نے گوریلا جنگ کی حکمت عملی استعمال کی۔ اس کے بنائے ہوئے قلعے گوریلا جنگجوؤں کو چھپنے کے لیے بہترین ٹھکانے تھے۔ 240 قلعے جو شیواجی کے قبضے میں تھے، ان میں سے 111 قلعے شیواجی نے خود بنائے تھے۔



شیواجی کا قلعہ، رائے گڑھ

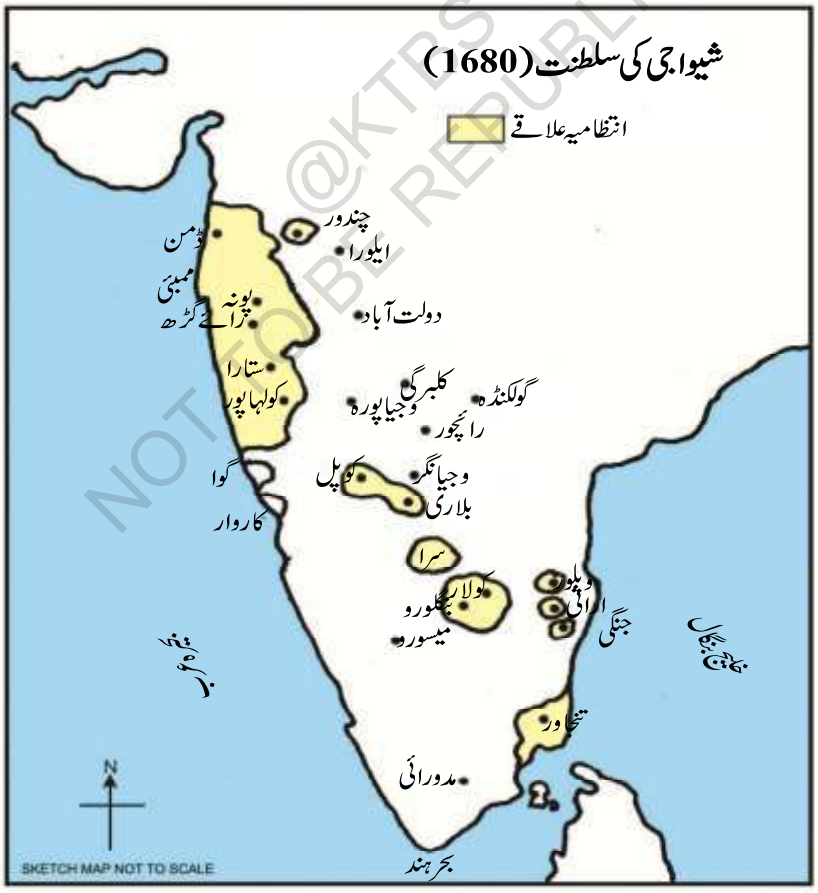
گوریلا جنگ: چھوٹے چھوٹے دستوں میں دشمن پر اچانک حملہ کرنے کی جنگی حکمتِ عملی ہی کو گوریلا جنگ کہتے ہیں۔ جنگ میں پکڑی جانے والی خواتین کو ان کے سرپرستوں کے حوالے کر دیا جاتا تھا۔ دورانِ جنگ فوجی مساجد کو نقصان نہیں پہنچاتے تھے۔ قرآنِ پاک کا نسخہ مل جاتا تو اُسے احترام کے ساتھ متعلقہ افراد تک پہنچایا جاتا تھا۔

KTBS PUBLISHED

شیواجی کی شخصیت اور کردار

- شیواجی کی زندگی اخلاق کے اعلیٰ اقدار سے بھری ہوئی تھی۔شیواجی دوسرے مذہب کا بہت احترام کرتا تھا۔
- بچپن ہی سے شیواجی کے اندر قائدانہ خوبیاں تھیں۔ اس نے طاقت کا مقابلہ طاقت سے اور فریب کا مقابلہ فریب سے کیا۔
- شیواجی کا فوجی نظام حیرت انگیز تھا۔ وہ گوریلا جنگ اس کی شہرت کا باعث بنی۔ مل ملا کر شیواجی ایک مثالی حکمران تھا۔

شیواجی کے گرو سمرتھ رام داس نے ایک بار ان سے بھیک مانگی، تو شیواجی بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اپنی سلطنت پیش کر دی۔ رام داس نے شیواجی کی پیشکش قبول کی اور پھر اسے شیواجی کو واپس کر دیا۔ اور دعائیں دیں اور کہا "تم میری طرف سے سلطنت پر حکومت کرو"۔ سنت رام داس کے تعاون سے شیواجی نے مہاراشٹر میں تقریباً 1200 اکھاڑے قائم کیے۔



NOT TO BE REPUBLISHED @KTBS

ترتیب:

بابر	1526ع۔ع	تا1530ع۔ع
اکبر	1556ع۔ع	تا1605ع۔ع
اورنگ زیب	1659ع۔ع	تا1707ع۔ع
شیواجی	1627ع۔ع	تا1680ع۔ع

نئے الفاظ:

جزیہ	–	مسلمان حکمران کی جانب سے ہندو عوام پر لگایا جانے والا محصول
کوتوال	–	قلعے کا محافظ
ہنداوی سوراج	–	ہندو سوراج
چھترپتی	–	شہنشاہ
پیادہ فوج	–	سپاہی جو پیدل لڑتے ہیں
گھڑ فوج	–	وہ سپاہی جو گھوڑوں پر سوار ہو کر جنگ لڑتے ہیں
توپ خانہ	–	مسلح افواج جو بڑی بندوقیں استعمال کرتی ہیں

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

مشقیں

I. خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کریں؟

1. اکبر کی مخالفت کرنے والا میواڑ کا مشہور راجا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تھا۔
2. راماچرت مانس تصنیف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نے لکھی۔
3. شیواجی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ء میں پیدا ہوا۔
4. شاہ جہاں کے بیٹے کا نام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
5. فتح پور سیکری کی تعمیر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بادشاہ نے کی۔

II. مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں؟

6. مغل دور کے ثقافتی خدمات کیا ہیں؟
7. اکبر کی انتظامیہ کے متعلق وضاحت کریں ؟
8. مغلیہ سلطنت کے زوال کے کوئی ایک وجہ بتایئے ؟
9. جیجابائی نے شیواجی کے مستقبل کو کس طرح سنوارا؟
10. بیجاپور کا سلطان نے شیواجی کی مخالفت کیوں کی؟
11. شائستہ خان کون تھا؟ شیواجی کے ساتھ اس کے مقابلے کا نتیجہ کیا ہوا؟
12. آپ شیواجی کی کن خصوصیات کی ستائش کریں گے ؟ اور کیوں؟
13. شیواجی کی تخت نشینی کہاں ہوئی؟ اس موقع پر شیواجی نے کونسا لقب اختیار کیا؟

سرگرمیاں:



* مغل فنِ تعمیر ات کی تصاویر تفصیلات کے ساتھ جمع کریں۔
* مغلیہ دور کے تاریخی مقامات کو نقشے پر نشاندہی کیجئے۔
* اکبر اور اورنگ زیب کی پالیسیوں کے درمیان فرق پر بحث کر کے ایک رپورٹ تیار کیجیے۔
* نقشہ میں شیواجی سے متعلق مقامات کی نشاندہی کیجئے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

سبق 16

ہندوستانی دانشوری اور بھکتی تحریک

Indian Intellectualism & Bhakti Movement

S2V3F2

مذہبی-سماجی اصلاحی تحریکیں

سبق کا تعارف:

- آٹھویں اور سولہویں صدی کے درمیان ہندوستان کی بہت سی سماجی اور اصلاحی تحریکیں چلیں۔ ان کی قیادت مذہبی رہنما کر رہے تھے۔ انہوں نے نظریاتی بنیاد پر مذہب اور معاشرہ کی اصلاح کی۔
- اس باب میں اصلاحات کی تحریک میں سرفہرست رہنے والے شنکر اچاریہ، رامانوجاچاریہ، بسویشور اور مادھواچاریہ کی زندگی، تعلیمات اور اصلاحات کو مختصر طور پر بیان کیا گیا ہے۔
- کیا آپ پورندرداس اور کنکاداس کے بارے میں نہیں جانتے؟ معاشرہ میں ان کی کیا خدمات ہیں؟ داسوں کی طرح شمالی ہندوستان کے سنتوں نے بھی اپنی تعلیمات کے ذریعے لوگوں کو بیدار کیا۔
- اس باب میں بھکتی پنتھ کی اُمیدیں، معنی اور خصوصیات کی وضاحت کی گئی ہے۔ بھکتی سنتوں جیسے سری چیتنیا، گرونانک، میرابائی اور صوفی سنتوں کا تعارف کرایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ بھکتی فرقے نے مختلف مذہبی گروہوں کے درمیان قائم کی گئی ہم آہنگی اور مقامی زبانوں کی نشونما میں کی گئی خدمات کو واضح کیا گیا ہے۔

صلاحیتیں:

1. مذہبی رہنماؤں کی تعلیمات اور اصلاحات کو سمجھنا۔
2. ان کی تعلیمات آج کے دور میں کس حد تک موجود ہیں۔ اس سے آشنا ہونا۔
3. سماجی ہم اہنگی میں بھکتی سنتوں کی خدمات کو سمجھنا۔
4. سنتوں کی تعلیمات کو سمجھنا اور روشن خیالی کو اپنانا۔

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

ہندوستان میں بے شمار عظیم شخصیات پیدا ہوئے ہیں۔ یہ صرف معلم ہی نہیں تھے بلکہ فعال طور پر سماجی اصلاحات بھی کیں۔ ان کی اصلاحات نے عوام میں موجود جہالت اور بُری روایات کا خاتمہ کیا۔ ان کا اثر آج بھی وسیع پیمانے پر پھیلا ہوا ہے۔

شری شنکر اچاریہ

شنکر اچاریہ کیرلا کے کالاڈی نامی گاؤں میں پیدا ہوئے۔ غیر معمولی صلاحیت کے حامل شنکر اچاریہ نے صرف آٹھ سال کی عمر میں چاروں ویدوں کا علم حاصل کیا۔ شیوا گرو اور آریامبے شنکر اچاریہ کے والدین تھے۔ شنکر اچاریہ کے تبلیغ کردہ فلسفے کو ''ادویتا فلسفہ'' کہتے ہیں۔

شنکر اچاریہ کی اصلاحات:



شری شنکر اچاریہ

- شنکر اچاریہ نے اس دور کے ہندو سماج میں کئی اصلاحات لا کر لوگوں کو علم کے راستے پر چلایا۔
- ادویتا فلسفے کے ذریعے تمام بنی نوع انسان ایک ہی ہیں اور سبھی مساوی ہیں۔ اس اُصول کی تبلیغ کی۔
- ذات پات کے نام پر ہونے والے تصادم پر روک لگانے کی وجہ سے انہیں سماجی مصلح کہا گیا۔
- شنکر اچاریہ نے بدری ناتھ (اُتراکھنڈ)، دوارکا (گجرات)، پوری (اُڑیسہ) اور کرناٹک کے شرینگیری میں مٹھ (پیٹھا) قائم کیے۔ یہ مٹھ ہندوستانیوں کو جذباتی اور مذہبی طور پر متحد کرنے کے مراکز ثابت ہوئے۔
- شنکر اچاریہ نے کئی تصانیف لکھیں۔ ان کی تصانیف ''بھاجا گووندم'' آج بھی عوام مقبول ہے۔ شنکر اچاریہ نے اپنی صرف 32 سالہ زندگی میں یہ تمام کامیابیاں حاصل کیں۔ یہ بہت حیران کن ہے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

شری رامانوجاچاریہ



شری رامانوجاچاریہ

شری رامنوجاچاریہ چنئی کے قریب شرمبودور میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے کانچی میں شاستروں کی تعلیم حاصل کی۔ کیشوادکشیتا اور کانتی ان کے والدین تھے۔ انہوں نے وششٹھادویتا فلسفہ کی تبلیغ کی۔

رامانوجاچاریہ نے ملک کی چاروں سمتوں کا سفر کر کے شری ویشنوا مت کی تبلیغ کی۔ نجات (مکتی) کے لیے عبادت (بھکتی) اور سپردگی (شرناگتی) اہم ہے۔ اس کا پیغام دیا۔ کرناٹک کے ہوئیسلہ حکمران وشنوردھن نے ان کا استقبال کیا۔

رامانوجاچاریہ کی اصلاحات :



چلوانارائن مندر، میلکوٹے

- راما نوجاچاریہ نے ذات پات کی ہم آہنگی کی حوصلہ افزائی کی۔
- ذات پات کے نظام کی مذمت کے ذریعے بھکتی کے اُصولوں کی تمام ذاتوں میں تبلیغ کی۔
- نجات (مکتی) حاصل کرنے کے لیے سپردگی (شرناگتی) بہت اہم ہے۔ اس کی تعلیم دی۔
- بغیر کسی خواہشات کے خدا کے سپرد ہو جانے کی تعلیم دی۔
- انہوں نے زور دے کر کہا کہ عقیدت کے راستے سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔
- رامانوجاچاریہ میلکوٹے اور جنوبی ہندوستان میں بے شمار شاندار مندر کی تعمیر کی وجہ بنے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

شری بسویشور



شری بسویشور

کرناٹک کی سماجی اور مذہبی اصلاحی تحریک میں بسویشور نے سب سے زیادہ انقلابی کردار ادا کیا تھا۔ بسویشور کا تعلق وجئے پور ضلع کے بسوانّا باگے واڑی سے تھا۔ بچپن میں اُپانیئنار سم کے بدلے گنگا دیکشالی۔ انہوں نے کوڈلا سنگما میں تعلیم حاصل کی۔

مادارسا اور مادالامبیکا ان کے والدین تھے۔ یہ بسوانّا باگے واڑی کے اگرہار کے شیوبرہمن تھے۔ ان کے فلسفہ کو شکتی وششٹھادویتا فلسفہ کہا جاتا ہے۔ کلیان سے حکومت کرنے والے کلاچوری خاندان کے بادشاہ نے بسویشور کو اپنی سلطنت میں وزیر خزانہ متعین کیا۔ کلیان میں بسویشور نے انقلابی فکر کی تبلیغ شروع کی۔ قدامت پسندوں نے اس سوچ کی مخالفت کی۔ اس سے مایوس ہو کر وہ کلیان چھوڑ کر کوڈلا سنگما چلے گئے۔ ایسا مانا جاتا ہے کہ بعد میں انہوں نے کوڈلا سنگما میں سکونت اختیار کی۔

بسویشور کی اصلاحات:

- بسویشور کا مقصد ذات پات سے پاک سماج کی تشکیل تھا۔
- "محنت ہی عبادت ہے" (کایاکاوے کیلاسا) یہ ان کی اہم تعلیمات میں سے ایک ہے۔
- بسویشور نے ذات پات کے نظام، مورتی پوجا، یگنا یگا کی مذمت کی۔ "اپنا جسم ہی مندر ہے" کہا۔
- "عورت ماں ہے، وہی سب کچھ ہے"۔ ان کے اس بیان نے اپنی پہچان کھو چکی خواتین کو خود اعتمادی عطا کی۔
- انہوں نے بسو کلیان میں "انوبھوامنٹپا" کا قائم کیا۔ یہ وچن کاروں کا مرکز تھا۔
- بسویشور نے ایک ہزار سے زیادہ وچنوں کی تصنیف کی۔ جن کا اختتام کوڈلا سنگما دیوا سے ہوتا ہے۔
- وچن تحریک کے رہنماء شری بسویشور نے جو پیغام بنی نوع انسان کی فلاح کے لیے دیا تھا وہ دائمی ہے۔ اس پس منظر میں حکومتِ کرناٹک نے بتاریخ 13-02-2024 ویشوا گرو بسویشورا کو کرناٹک کا سانسکرتیکا نائک (ثقافتی رہنماء) ہونے کا اعلان کیا۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

سرگرمی: آپ کو ضروری نظر آنے والے بسویشور کے تین وچنوں کو جمع کریں۔ ان میں موجود روحانی اُصولوں اوراُصول سمجھ کر ان کے متعلق دس جملے لکھئے۔

کایاکا کہ معنی عقیدت (بھکتی) سے کیا جانے والا کام یا محنت ہے۔ کایاکا سے حاصل ہوئے پھل (فائدے) کو مساوی طور پر بانٹنا ''داسوہا'' ہے۔ بسویشور کا مقصد لوگوں میں محنت کرنے کی تہذیب کو فروغ دینا تھا۔

وچن ادب : ''وچن'' ایک خاص قسم کا ادب ہے۔ وچنوں کو نثر کی طرح پڑھا جاسکتا ہے اور نظم کی طرح گایا بھی جاسکتا ہے۔ جیڈرادا سمیّا، الّماپر بھو، چنّابسونّا، اکّامہادیوی وغیرہ وچن کار تھے۔ یہ تمام ذاتوں، طبقوں سے تعلق رکھتے تھے۔ وچنوں میں دی گئی تعلیم آج بھی موجود ہے۔

شری مادھواچاریہ



شری مادھواچاریہ

مادھواچاریہ اُڈپی کے قریب موجود گاؤں پاجاکا (پیلّے) میں پیدا ہوئے۔ سنیاس لینے کے بعد مادھواچاریہ نے اپنی تعلیمات کی اشاعت کے لیے ہندوستان کے مختلف علاقوں کا دو مرتبہ سفر کیا۔ یہ وشنو کی پوجا کرتے تھے۔

مدھیا گیہا بھٹّا اور ویداوتی، تُلوبرہمن ان کے والدین تھے۔ شری مادھواچاریہ نے دویتا فلسفہ کی تبلیغ کی۔

مادھواچاریہ کی اصلاحات :

- مادھواچاریہ نے دویتا فلسفہ سے متعلق سنسکرت زبان میں کئی تصانیف لکھی۔
- اُڈپی میں شری کرشن کی پوجا کے لیے اشٹیاتی (آٹھ شاگردوں) کو نامزد کیا۔
- انہوں نے بھکتی کے آسان راستے کی تبلیغ کی۔



شری کرشنا مندر، اُڈپی

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

مادھواچاریہ نے ایسا نظام قائم کیا جس کے تحت اشٹیاتی (پجاری) شری کرشن کے پوجا دوماہ کے وقفے تک باری باری کرے۔ بعد میں سری وادی راجا نے اس مدت کو دو سال تک بڑھا دیا۔

اشٹھا مٹھووں کے ساتھ ساتھ اترادی، ویاساراجا اور راگھویندرامٹھ، مادھواُاصول کے پیروکاروں کے لیے اہم مذہبی مراکز ہیں۔

کرناٹک، آندھرا پردیش، تملناڈو اور مہاراشٹر میں مادھواچاریہ کے تعلیمات نے عوام میں پُر اثر انداز ہوئیں۔

بھکتی تحریک (فرقہ)

ہمارا ملک سادھو سنتوں کی سرزمین ہے۔ یہاں وقتاً فوقتاً سینکڑوں سنتوں کی ولادت ہوئی۔ انہوں نے سماج میں ہم آہنگی پیدا کر کے لوگوں کو راہِ راست پر چلایا۔ انہوں نے سماجی برائیوں کو بھی بے نقاب کیا۔

سنتوں نے بھکتی کے راستے کی تعلیم دی۔ ان کا عقیدہ تھا کہ بھکتی (عبادت) ہی خدا کی رحمت کو پانے کا راستہ ہے۔ اس فرقے کو بھکتی مسلک (فرقہ) کہا گیا۔

بھکتی فرقے کی خصوصیات :

- بھکتی فرقہ (مسلک) نے اعلیٰ اور ادنیٰ نامی امتیاز کی مذمت کی۔ انہوں نے مساوات کی تبلیغ کی۔
- بھکتی سنتوں نے فرسودہ رسم ورواج کے مخالفت کر کے ان کی مذمت کی۔
- صوفی سنتوں نے یہ تعلیم دی کہ مذہب کا مطلب محبت اور خدمتِ خلق ہے۔ انہوں نے کہا کہ خدا صرف ایک ہے، بہت سے نہیں۔
- سنتوں نے لوگوں کے دلوں کو جوڑنے کے کام کیے۔

بھکتی سنت

شری چیتنیا: یہ مغربی بنگال میں پیدا ہوا۔ چیتنیا نے ذات پات کی بنیاد پر امتیاز کی مذمت کی اور نجات (مکتی) حاصل کرنے کے لیے عبادت (بھکتی) ہی راستہ ہے کہ تعلیم دی۔

محبت، اُخوت اور خیرات یہ چیتنیا کی تعلیمات کی بنیاد ہے۔ اُنہوں نے محبت کا پیغام پھیلانے کے لئے پورے ہندوستان کا سفر کیا۔



شری چیتنیا

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED


گرونانک

گرونانک: گرونانک سکھ مذہب کے بانی ہیں۔ وہ موجودہ پاکستان کے پنجاب میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے ہندو مسلم مذاہب کی مشترکہ عناصر پر زور دیا۔ ان کے گیتوں کو جاپجی کہا جاتا ہے جو سکھوں کی مقدس کتاب ''گرو گرنتھ صاحب''میں درج ہیں۔ سکھ مت خدا کے نام کا جاپ (ذکر) کرنے اور اچھے کام کرنے پر زور دیتا ہے۔ یہ مرد اور عورت کے درمیان مساوات پر بھی زور دیتا ہے۔ نانک کہا یہ سوال تھا کہ ''ایک عورت جو بادشاہوں اور پیغمبروں کو جنم دیتی ہے، مردوں سے کس طرح کمتر ہو سکتی ہے''۔ انہوں نے فرمایا کہ ''اگر میری لاکھ زبانیں ہوں تو تب بھی میں ان تمام زبانوں سے ایک خدا کا نام ہی لوں گا''۔ گرونانک نے اپنے سفر کے دوران کرناٹک آئے تھے۔ بیدر میں انہوں نے جس جگہ قیام کیا اسے نانک جھیرا کہتے ہیں۔


میرا بائی

میرا بائی: ''کل یگ کی رادھا'' کہی جانے والی سنت میرا بائی ایک عظیم کیرتن گارتی تھی۔ ان کی پیدائش راجستھان کے راجپوت شاہی خاندان میں ہوئی۔ اپنے دادا کی دی ہوئی شری کرشن کی مورتی کے ساتھ دن گزارنا انہیں بہت پسند تھا۔ شری کرشن ان کے بھگوان تھے۔ ان کی ساس نے ان کی کرشن پوجا کی سخت مخالفت کی، جسے میرا برداشت نہ کرتے ہوئے محل کو ہمیشہ کے لئے چھوڑ کر شری کرشن سے وابستہ علاقہ برنداون چلی گئیں۔ ان کے تشکیل کردہ کیرتنوں میں بھکتی اور محبت کے جذبات نمایاں تھے۔ ان کے بھگوان کا نام ''گریدھر گوپال'' جس کی وہ پوجا کرتی تھیں۔ اپنے سینکڑوں بھجنوں کی وجہ سے میرا بائی نے عوام کے دلوں میں اپنا دائمی مقام بنایا۔

دیگر اہم بھکتی سنت:

کبیر داس: کبیر داس نے ذات پات کے نظام سے ہونے والی ناانصافی، بت پرستی، یاترا، روزوں، سنتوں اور دیگر تمام مذہبی رسومات کی مذمت کی۔ انہوں نے کہا کہ وہ "اللہ اور رام کے بندے ہیں"۔

تلسی داس: تلسی داس کا مشہور شعری مجموعہ "رام چریتامانس" ہے۔

سورداس: یہ بھی ایک سنت شاعر تھے۔ وہ پیدائشی نابینا (اندھے) تھے۔ "سور ساگر" ان کی شاہکار تصنیف ہے۔

NOT TO BE REPUBLISHED @KTBS

صوفی مسلک (فرقہ): صوفی مسلک کی ابتداء عرب میں ہوئی اور بعد میں ہندوستان میں داخل ہوا۔ غربت کی نشان کے طور پر صوفی سنت موٹے اُونی کپڑے (صوفی) پہنتے تھے۔ اس لیے انہیں صوفی کہا گیا۔ رفتہ رفتہ صوفی ویدانت اور بدھ مت سے متاثر ہوئے۔ کئی صوفی سنت (مثلاً بابا بڈھن) دتیاتریہ کے معتقد ہوئے۔ بیجاپور کے صوفی سنت بڈھن الدین نے شری کرشن کی تعریف میں گیت لکھے۔

مذہب یعنی محبت اور خدمتِ خلق کا نام ہے۔ یہ صوفیانہ تعلیم ہے۔ قوالی اور صوفی رقص ان کی عقیدت کا طریقہ کار تھا۔ ان دونوں طریقوں کی راسخ العقیدہ مسلمانوں نے مذمت کی۔ صوفیہ میں خواتین بھی شامل تھیں۔ رابعہ بصریؒ جیسی خواتین کو آج بھی احترام کی نظروں سے دیکھا جاتا ہے۔


حضرت نظام الدین اولیاؒ

حضرت نظام الدین اولیاءؒ: یہ ہندوستان کے معروف صوفی بزرگ ہیں۔ آپؒ دہلی میں آباد ہوئے اور غربت کی زندگی گذاری۔ پتوں کی چھت والی مسجد آپؒ کی سرگرمیوں کا مرکز تھی۔ آپؒ نے دہلی کے سلطان سے عطا ہوئے گاؤں کو ٹھکرا دیا۔ سیاست سے دور رہتے تھے۔ آپؒ سے ملنے آنے والے عقیدت مندوں کو اچھے اخلاق اور ہمدردی کا پیغام سناتے ہیں۔

حضرت خواجہ بندہ نوازؒ: یہ کرناٹک کے مشہور صوفی بزرگ ہیں۔ آپؒ کی پرکشش درگاہ کلبرگی میں ہے۔ ہندوؤں نے حضرت خواجہ بندہ نوازؒ کو کیشواچیتنیا کہہ کر پکارا اور ان سے بہت عقیدت رکھی۔


حضرت سلیم چشتیؒ کا مقبرہ، آگرہ

حضرت سلیم چشتیؒ: چشتیہ ایک اہم صوفی سلسلہ ہے۔ اس کے بانی حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ اجمیر آئے اور وہاں اپنا مرکز قائم کیا۔ تقویٰ، اپنے مرشد کی خدمت راہِ راست پر چلنا چشتی سلسلے کے پیروکاروں کی خصوصیات ہیں۔ چشتیوں کو ہندو مسلم ہم آہنگی کے متعلق فکر تھی۔ انہوں نے علاقائی زبانوں میں تصانیف لکھی۔ آگرہ کے قریب فتح پور سیکری میں ایک اور مشہور چشتیہ سلسلے کے صوفی بزرگ حضرت سلیم چشتیؒ کا مقبرہ ہے۔

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

بھکتی فرقہ (مسلک) کے اثرات :

- بھکتی سنت ہندو- مسلم کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے کی وجہ بنے۔
- بھکتی سنتوں نے عوامی (مقامی) زبانوں میں ادب کی تشکیل کی ۔ جس کے نتیجے میں ہندوستانی زبانیں مالا مال ہو گئیں۔

ادوار کی ترتیب :

شنکر اچاریہ	-	ع۔ع 8ویں تا9ویں صدی
رامانوجاچاریہ	-	ع۔ع 11ویں تا12ویں صدی
بسویشور	-	ع۔ع 12ویں صدی
حضرت نظام الدین اولیاءؒ	-	ع۔ع 1238 تا1325
مادھواچاریہ	-	ع۔ع 13ویں تا14ویں صدی
حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ	-	ع۔ع 13ویں صدی
گرونانک	-	ع۔ع 1469 تا1538
شری چیتنیا	-	ع۔ع 1486 تا1534
میرابائی	-	ع۔ع 1498 تا1546
حضرت خواجہ بندہ نوازؒ	-	ع۔ع 15ویں صدی
حضرت سلیم چشتیؒ	-	ع۔ع 16ویں صدی

نئے الفاظ :

شروعات	-	منتر
بھنڈارا	-	خزانہ
کنداچارا	-	فرض، روایت، ماضی سے آتا ہے، رسم، خیالات
جھیرا	-	میٹھے پانی کا چشمہ

آپ کو یہ معلوم ہونا چاہیے

❖ شری چیتنیا کی جائے پیدائش مغربی بنگال کا نودیپ (ندیا)۔ گرونانک کی جائے پیدائش پاکستان کا تلونڈی۔ میرابائی جو دھپور کے شاہی خاندان کے رتن سنگھ کی اکلوتی بیٹی۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

مشقیں

I. خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کریں؟

1. گرونانک کے گیتوں کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کہا جاتا ہے۔
2. سکھّوں کی مقدس کتاب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہے۔
3. رامانوجاچاریہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں پیدا ہوئے۔
4. کل یوگ کی رادھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کو کہا جاتا ہے۔

II. مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں؟

5. شنکر اچاریہ کی گئی اصلاحات کون کونسی ہیں؟
6. بسویشور کے افکار کون کونسے ہیں؟
7. وچن ادب کی کیا اہمیت ہے؟ چند وچن کاروں کے نام لکھیں؟
8. بھکتی سنتوں نے کیا تعلیم دی؟
9. ہندوستان کے اہم صوفی سنت کون ہیں؟
10. بھکتی مسلک (فرقہ) کا نتیجہ بتایئے؟
11. حضرت خواجہ بندہ نوازؒ کی درگاہ کہاں واقع ہے؟
12. تُلسی داس کی مشہور تصنیف کونسی ہے؟
13. گرونانک کا مشہور قول کونسا ہے؟
14. بھکتی فرقہ کی خصوصیت کیا ہیں؟

III. گروہ میں بحث کرکے جواب دیں؟

15. بھکتی سنتوں کی تعلیمات کی مشابہت۔
16. سماجی اصلاح کاروں کی وجہ سے ہوئی تبدیلیوں پر گروہ میں تبادلہ خیال کریں۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

شمالی ہندوستان کے مشہور شاہی خاندان

شمار نمبر	شاہی خاندان	بانی	مشہور حکمران	پایہ تخت
.1	موریہ	چندر گپت موریہ	اشوک	پاٹلی پترا
.2	کشان	کجل کڈپی سس	کنشکا	پروشاپورا
.3	گپتا	شری گپتا	سمدرا گپت / چندر گپت دوّم	پاٹلی پترا
.4	وردھنا	پُشیہ بھوتی	ہرش وردھن	کنوج
.5	کارکوٹ	دُرلبھ وردھن	للیتادتیا	پریہاسپور
.6	راجپوت			
(a)	گرجر پراتہار	ہری چندر	ناگا بھٹا / مہیر بھوج	اُجّین
(b)	چوہان	واسودیو چوہان	پرتھوی راج چوہان سوّم	دہلی
(c)	پالا	سمہاراج	دھرم پال	مُدگاگری
(d)	گوہیلہ	بپّاراج	رانا کمبھا / رانا سانگا	میواڑ
(e)	پرمار	اُپیندر کرشناراج	سیاکھا	دھارا
(f)	سولنکی	مولراج اوّل	بھیم رائے اوّل	انہیلواڈا
(g)	چندیلی	نتّوکا	ڈنگا	کھجوراہو
.7	اہوم	سوکاپا	سُپانگھا	چرائے ڈائے
.8	سلاطین دہلی			
(a)	سلطنت غلامان	قطب الدین ایبک	التمش	دہلی
(b)	خلجی سلطنت	جلال الدین خلجی	علاؤالدین خلجی	دہلی
(c)	تغلق سلطنت	غیاث الدین تغلق	محمد بن تغلق	دہلی
(d)	سید سلطنت	سیّد خضر خان	سیّد خضر خان	دہلی
(e)	لودی سلطنت	بہلول لودی	سکندر لودی	دہلی
.9	مغل	بابر	اکبر	دہلی
.10	مراٹھا	شیواجی	شیواجی	رائے گڑھ

© GKTBS NOT TO BE REPUBLISHED

سرگرمیاں:



* شنکرا، رامانوجا، بسویشور اور مادھوا کی سوانح حیات پڑھیں۔
* بسویشور کے دس وچن جمع کریں۔
* کچھ وچن کاروں اور ان کے قلمی نام جمع کریں۔
* آچاریوں، سنتوں اور شرنووں کا لباس پہنیں اور اسکول کے پروگراموں میں ان کی تعلیمات کی تبلیغ کریں۔
* "چوری نہ کرو، قتل نہ کرو، جھوٹ نہ بولو، جھوٹے نہ بنو، دوسروں سے نفرت نہ کرو، اپنے آپ کو کوئی رنگ نہ دو، بدتمیز نہ بنو، یہ ہے باطن کی پاکیزگی، یہ ہے ظاہر کی پاکیزگی، یہ ہے ہمارے کوڈلا سنگما دیوا کی پاکیزگی"۔ اس آیت میں زندگی کی کیا قدریں پائی جاتی ہیں؟ کیا یہ اقدار آج ہمارے معاشرے میں پائی جاتی ہیں؟ اگر نہیں، تو جمع کریں اور وجوہات پر بحث کریں۔
* شنکر اچاریہ، رامانوجاچاریہ اور مدھواچاریہ کے سکھائے گئے اُصولوں کو جمع کریں اور لکھیں۔
* تفصیلات کے ساتھ بھکتی سنتوں کی تصاویر جمع کریں۔
* سری چیتنیا، گرونانک، میرابائی، تلسی داس، کبیر، سورداس اور صوفی سنتوں کی سوانح حیات پڑھیں۔
* میرابائی کے بھجن سنیں۔
* انٹرنیٹ کی مدد سے صوفی فرقہ کے بارے میں مزید تفصیلات جمع کرکے ایک صفحہ کی رپورٹ تیار کریں، جس میں ہندوستان کے اکثریتی معاشرے پر ان کے اثرات اور آج کے تناظر میں ان کی مطابقت پر تبادلہ خیال کیا جائے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

I3U5L9

سبق 17

جمہوریت
Democracy

سبق کا تعارف:

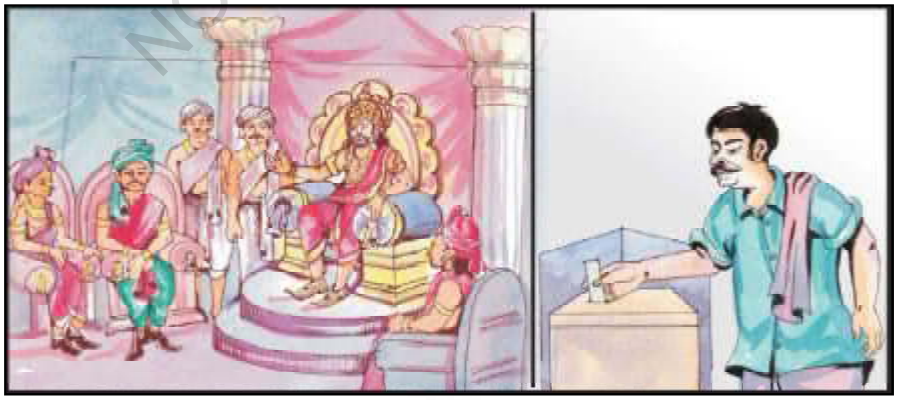
پہلے ہمارے ملک میں بادشاہوں کی حکومت تھی۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بادشاہت زوال پذیر ہوتی چلی گئی، عوامی جمہوری نظام عمل میں آیا۔ اس تبدیلی کی وجوہات کو جانتے ہوئے جمہوریت کی اہمیت، انتخابات کا کردار اور انتخابی عمل کے متعلق اس سبق میں معلومات فراہم کی گئی ہیں۔

صلاحیتیں:

1. بادشاہت اور جمہوریت کے معنی اور فرق کو جاننا۔
2. جمہوریت کی عظمت کو سراہنا۔
3. جمہوریت میں انتخابات کے کردار اور رائے دہندگی (ووٹ) کی اہمیت کو سمجھنا۔
4. انتخابی عمل کو جاننا۔

@KTRS NOT TO BE REPUBLISHED

سبق میں داخلہ:



1. بائیں طرف کی تصویر دیکھیں۔ تخت پر کون بیٹھا ہے؟
2. اس کے آس پاس کون بیٹھے ہوئے ہیں؟
3. تصویر میں دائیں طرف کا آدمی کیا کر رہا ہے؟
4. کیا آپ نے کبھی کسی کو ووٹ دیا ہے؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے چندر شیان کا بادشاہ رتناپور علاقہ پر حکومت کرتا تھا۔ اس کی ملکہ ایک بیٹے کو جنم دینے کے بعد فوت ہو گئی۔ کچھ عرصے بعد بادشاہ نے دربار کی ایک رقاصہ سے شادی کر لی۔ آگے چل کر اسے بھی ایک لڑکا پیدا ہوا۔ دونوں بھائیوں نے ایک گروکلا (مدرسہ) میں تعلیم حاصل کی اور ماہرِ علم ہو گئے۔ بادشاہ نے اپنی دورِ حیات میں اپنے بڑے بیٹے کو سلطنت کا جانشین بنایا۔ اس کی وجہ سے اپنے بیٹے کو سلطنت کا جانشین بنانے کی رقاصہ کی خواہش ادھوری رہ گئی۔ اس نے اپنے بیٹے کے دل و دماغ میں بُرے خیالات بھر دیے۔ اقتدار کے لیے بھائیوں کے درمیان فساد شروع ہو گیا۔ اسی فکر میں بادشاہ کا انتقال ہو گیا۔

بھائیوں کے آپسی فساد کی وجہ سے سلطنت کا انتظامیہ بگڑ گیا۔ عوام کے مسائل سننے والا کوئی نہیں تھا۔ قتل و غارت گری بڑھ گئی۔ عوام اس سے بیزار ہو گئی۔ انہوں نے مل کر اپنے ملک کا انتظامیہ خود چلانے کا فیصلہ کیا۔ اس کے لیے ضروری قوانین بنائے گئے۔ ان قوانین کی پاسداری کرنے کے لیے تمام لوگ راضی ہو گئے۔ اس طرح رتناپور میں بادشاہت ختم ہو گئی۔ عوام کی حکومت (جمہوریت) کی ابتداء ہوئی۔

1. بادشاہ نے کسے جانشین بنایا؟
2. بادشاہ کی وفات کے بعد عام طور پر اقتدار کسے حاصل ہوتا ہے؟
3. بادشاہت میں اقتدار حاصل کرنے کے لیے آپسی فساد شروع ہو تو اس کے کیا نتائج ہوتے ہیں؟
4. بادشاہت کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟

بادشاہت :

مندرجہ بالا کہانی میں ہم دو قسم کے انتظامیہ نظام دیکھ سکتے ہیں۔ یہی بادشاہت اور جمہوریت ہیں۔

©KTRS NOT TO BE REPUBLISHED

حکومت کے تمام اقتدار ایک فرد کے ہاتھوں میں موجود ہوں تو اسے "**بادشاہت**" کہا جاتا ہے۔ یہاں تمام کام بادشاہ کی مرضی کے مطابق ہوتا ہے۔ اس کی حکمرانی کی کوئی معیاد مقرر نہیں ہوتی۔ عقلمند اور بہادر بادشاہ کی بدولت سلطنت طاقتور ہوتی ہے۔ عوام خوشحال رہتی ہے۔ لیکن کمزور بادشاہ کی حکمرانی سے بادشاہت کا اختتام ہو جاتا ہے۔

جمہوریت کا مفہوم :

عوام اپنے نمائندوں کو انتخابات کے ذریعے چُن کر اُنہی کے ذریعہ انتظامیہ چلانے والے نظام کو "**جمہوریت**" ہے۔ یہ عوام کی حکومت ہے۔ شہریوں کے مفادات کا تحفظ کرنا جمہوریت کا اہم مقصد ہے۔

اہمیت :

جمہوریت ایک عوامیت پسند نظام ہے۔ اس میں چند اہم عوام ہیں۔

1. حکومت شہریوں سے منتخب کردہ نمائندوں سے چلائی جاتی ہے۔
2. یہاں سب کو برابری کا موقع حاصل ہے۔
3. منظم طریقے سے انتخابات منعقد کرکے، عوامی نمائندے خدمات انجام دیتے ہیں۔
4. مسائل پر بحث کرکے عوامیت پسند فیصلے لیے جاتے ہیں۔
5. جمہوریت میں عوام کو دانش مندی سے فیصلہ کرنے کی ضرورت ہے۔

جمہوریت کو درپیش مسائل:

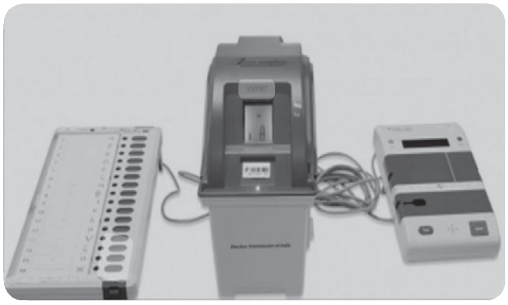
1. ووٹ حاصل کرنے کے لیے بعض اوقات پیسے کا لالچ اور طاقت کا استعمال کیا جاتا ہے۔
2. ذات، برادری، زبان، مذہب وغیرہ انتخابات پر اثر انداز ہوتے ہیں۔
3. منتخب شدہ نمائندے اپنے مفاد کے لیے ایک پارٹی چھوڑ کر دوسری پارٹی میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اس طرح کے سیاسی انحراف سے حکومت غیر مستحکم ہو جاتی ہے۔
4. اس نظام میں غنڈوں، مجرموں کا انتخاب ہونے کا امکان ہے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

انتخابات



ووٹ ڈالنے کا منظر



بیلٹ مشین

1. لوگ ایک قطار میں کیوں چل رہے ہیں؟
2. کیا آپ نے کبھی ایسی صورتحال دیکھی ہے؟
3. بیلٹ پیپر یا ووٹنگ مشین پر نشانیاں کیوں دی جاتی ہیں؟

جمہوریت میں عوامی نمائندوں کو انتخابات کے ذریعہ منتخب کیا جاتا ہے۔ رائے دہندگی (ووٹنگ) انتخابی عمل کا ایک اہم عضو ہے۔ ہندوستان میں 18 یا اس سے زیادہ عمر کے افراد کو رائے دہی (ووٹ ڈالنے) کا حق حاصل ہے۔ رائے دہندے (ووٹر) خفیہ رائے دہی کے ذریعہ اُمیدواروں کا انتخاب کرتے ہیں۔

اُمیدواروں کو انتخابی نشانات دیے جاتے ہیں۔ ان نشانات کو دیکھ کر ناخواندہ افراد بھی رائے دہی کر سکتے ہیں۔

رائے دہی (ووٹنگ) کی اہمیت:

رائے دہی شہریوں کو اپنے پسندیدہ نمائندے کو انتخابات میں منتخب کرنے کے ذریعہ اپنی رائے کا اظہار کرنے میں مدد فراہم کرتی ہے۔

انتخابی عمل : انتخابات نظام الاوقات (شیڈول) کے مطابق چلائے جائیں گے۔

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

انتخابات کا اعلان کرنا :

1. ابتداء میں اُمیدواروں کی طرف سے نامزدگی جمع ہوتی ہے۔
2. نامزدگی کا معائنہ ہوتا ہے۔
3. مقابلہ سے پیچھے ہٹنے والے نمائندوں سے نامزدگی واپس لینے کا عمل۔
4. اُمیدواروں اور حامیوں کی طرف سے انتخابی مہم۔
5. طئے شدہ تاریخ پر ووٹ ڈالنا۔
6. رائے دہندگی (ووٹوں) کی گنتی اور نتیجہ کا اعلان۔
7. جیتنے والے اُمیدواروں کے ناموں کی اشاعت۔

نئے الفاظ:-

رائے دہندگی (ووٹنگ / پولنگ) - انتخابات میں اپنی رائے ظاہر کرکے رائے دہی کرنا۔

موروثی (خاندانی) حکمرانی - ایک ہی خاندان کے افراد جانشینی کے ذریعے اقتدار میں آتے ہیں۔

بیلٹ پیپر - اُمیدواروں کے نام اور ان کے نشانات کی فہرست پر مشتمل کاغذات کی فہرست۔

خفیہ رائے دہی - کس انتخابی جماعت یا نمائندہ کو اپنی رائے دہی کی ہے، اس بات کو ظاہر کیے بنا اپنی رائے دہی (ووٹ) کرنا ہی شہریوں کی خفیہ رائے دہی ہے۔

رائے دہی مرکز (Polling Booth) - وہ جگہ جہاں کسی مخصوص علاقے کے ووٹ ڈالنے والے لوگ جا کر اپنا ووٹ ڈالتے ہیں۔

آپ یہ جانئے:

- حال ہی میں رائے دہی کے لیے الیکٹرانک ووٹنگ مشین (EVM) کا استعمال شروع ہوا ہے۔
- انتخابات کروانے کی ذمہ داری ہندوستان کے الیکشن کمیشن کی ہے۔ یہ آزادانہ طور پر کام کرتی ہے۔

@TBS NOT TO BE REPUBLISHED

مشقیں

IV. خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کریں؟

1. تمام اختیارات واحد شخص کے ہاتھوں چلے جائیں تو ایسی حکومت کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کہتے ہیں۔
2. رائے دہی کرنے کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سال کی عمر ہونی چاہئے۔
3. رائے دہی کرنے کی جگہ کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کہتے ہیں۔

V. مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں؟

4. جمہوریت کی کیا اہمیت ہے؟
5. جمہوریت کیا ہے؟
6. جمہوریت کو درپیش چنوتیاں کیا ہیں؟
7. رائے دہی (ووٹ ڈالنے) کی کیا اہمیت ہے؟

VI. گروہ میں بحث کر کے جواب دیں؟

8. انتخابی تشہیر کو چلانے کے لیے اُمیدواروں سے عمل پیرا ہونے کے طریقے۔
9. جمہوریت کی کامیابی میں ہمارا کردار۔

سرگرمی:



* ہندوستانی سیاسی جماعتوں کے انتخابی نشانات جمع کریں۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

U5N6A5

سبق 18

ریاستی پالیسی کے ہدایتی اُصول
Directive Principles of State Policy

سبق کا تعارف :

ہمارے دستور کے آئین کے چوتھے حصّہ کے آرٹیکل 36 تا 51 میں ریاستی پالیسی کے ہدایتی اُصولوں کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ منتخب حکومت کے لیے آئین کی اُمیدوں پر عمل درآمد کے لیے رہنما اُصول ہیں۔ یہ سبق ان اُصولوں کی وضاحت اور اہمیت کا احاطہ کرتا ہے۔

صلاحیتیں :

1. ہدایتی اُصولوں کے مقاصد کو سمجھنا۔
2. یہ سمجھنا کہ ہدایتی اُصول ایک خوشحال ریاست کے قیام میں کس طرح مددگار ہوتے ہیں۔

خوشحال ریاست :

خوشحال ریاست کے قیام کے لیے، دستور کے چوتھے حصّے میں گاندھی وادی، سماج وادی اور آزاد خیال کے اُصولوں پر نافذ دستور، ریاست کے لیے اخلاقی ہدایت دیتا ہے۔ یہ ریاستی پالیسی کے ہدایتی اُصول ہوتے ہیں۔ کوئی بھی حکومت اقتدار میں آئے وہ ان اُصولوں پر عمل کرنا ہوتا ہے۔ یہ ہندوستان کی مجموعی ترقی کے لیے سنگ بنیاد ہوتے ہیں۔



پسماندوں کے لیے سماجی انصاف

ریاستی پالیسی کے ہدایتی اُصولوں کی اہمیت :

ریاستی پالیسی کے ہدایتی اُصول مرکزی اور ریاستی حکومتوں کو دستوری ہدایت دی گئی ہیں۔ قانون بنانے پر، پالیسیاں بنانے اور نافذ کرتے وقت ان اُصولوں کو اپنانا ضروری ہے۔ آزادی، مساوات، بھائی چارگی اور خوشحال ریاست کے قیام کے لیے یہ اُصول اہم ہوتے ہیں۔

جمہوریہ ہندوستان سے شہریوں کے حق میں فراہم کردہ چند ہدایتی اُصول حسب ذیل ہیں۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

1. **سماجی انصاف:** ریاست سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ شہریوں کو سماجی، معاشی اور سیاسی انصاف دلا کر عوام کے لیے فلاح و بہبود دی حاصل کرے۔

2. **معاشرے کے کمزور طبقات کو سماجی انصاف:** سماجی انصاف کا مطلب یہ ہے کہ سماج میں بسنے والے کمزور طبقات کو روزی، روزگار کے مناسب ذرائع فراہم کرنا، معاشی استحصال کو روکنا، ان کے لیے تعلیمی اور معاشی ترقی کے لیے سہولیات فراہم کرنا اور اُنہیں مفت قانونی اِمداد فراہم کرنا ہے۔

3. **خواتین اور بچوں کی فلاح و بہبود:** اس زمرے میں یہ آتا ہے کہ خواتین کو کام کی اُجرت مردوں کے برابر دینا، خواتین کے لیے زچگی کی سہولیات فراہم کرنا، استحصال سے بچوں کی حفاظت کرنا، ان کی صحت مند نشو نما، مفت اور لازمی بنیادی تعلیم فراہم کرنا شامل ہیں۔





خواتین اور بچوں کی بہبودی: مفت اور لازمی بنیادی تعلیم

4. **مزدوروں کی فلاح و بہبودی:** خواتین اور بچوں کی بہبودی، مفت اور لازمی تعلیم، مزدوروں کی فلاح و بہبودی کی دیکھ بھال کرنا، محنت کا حق، محنت کے لیے موزوں ماحول، مزدوروں کو کم سے کم اُجرت اور انتظامیہ میں حصّہ لینے کا موقع فراہم کرنا۔



ضرورت مند کی مدد



مزدوروں کی فلاح و بہبودی

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

5. **ضرورت مندوں کی مدد:** ریاست کا یہ فرض ہے کہ وہ ضعیف، بیمار اور بے روزگاروں کو زندگی بسر کرنے کے لیے امداد فراہم کرے۔

6. **سب کے لیے یکساں قانون:** ریاست کو چاہئے کہ وہ تمام شہریوں پر قانون نافذ کرے اور اسے محفوظ بنانے کی کوشش کرے۔

7. **شراب نوشی پر پابندی:** شراب نوشی انسان کی صحت پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اس سے کنبے کی معاشی حالت خاص طور پر غریبوں کی حالت بدتر ہو جاتی ہے۔ اس کی وجہ سے عورتوں کا استحصال ہوتا ہے۔ اس لیے ریاست کو یہ ہدایت دی گئی ہے کہ وہ شراب نوشی پر پابندی عائد کرے۔



شراب نوشی پر پابندی

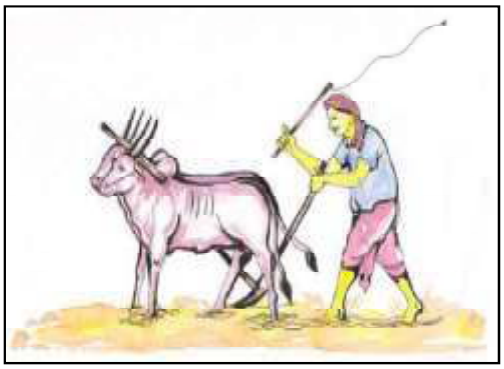


مویشی – ہمارے ملک کا اثاثہ ہیں۔

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

زراعت اور مویشی پالن کے انجمن:

ریاست کو یہ ہدایت دی گئی ہے کہ وہ زراعت اور مویشی پالن کو جدید اور سائنسی طریقے سے منظم کرنے کے لیے اقدامات اٹھائے۔ خاص طور پر مویشیوں کی نسل کی حفاظت کرے۔ گائے، بچھڑے اور دوسرے دودھ دینے والے اور بوجھ اٹھانے والے مویشیوں کے ذبیحہ پر پابندی لگائے۔ آئین کے اس اُصول کے مطابق حکومت کرناٹک نے مویشیوں کے ذبیحہ کی روک تھام کے لیے 2020 میں ایک قانون (Karnataka Prevention of Slaughter and Preservation of Cattle Act -2020) پاس کیا ہے۔ (کرناٹک سمیت کئی ریاستوں نے مویشیوں کے ذبیحہ کو روکنے کے لیے قانون سازی کی ہے)۔



زرعی ترقی



جدید زراعت



8. **ماحول :** ماحولیاتی تحفظ اور ترقی، مثال: کان کنی اور صنعتوں سے پیدا ہونے والی آلودگی سے ماحول کا تحفظ کرنا۔

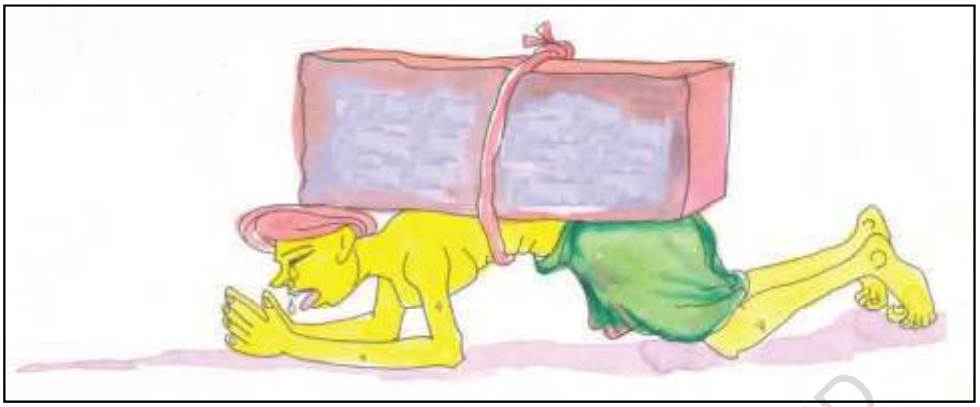
9. **تاریخی یادگار عمارتوں کا تحفظ:** تاریخی یادگار عمارتوں کا تحفظ حکومت کا فرض عین ہے ۔ مثلاً بادامی، بیدر، بیلور، ہلے بیڈو، شروان بیلگولہ، سنّتی، میسورو، ہمپی، پٹّدا کلوّ، وجئے پورو غیرہ۔

10. **بین الاقوامی امن:** سلامتی کو برقرار رکھنے کے لیے ملک کو بھی حصّہ لینا ہوگا۔

سماجی انصاف یعنی کیا؟

ذات، مذہب، جنس، زبان، رنگ، علاقہ کی بنیاد پر بلا تفریق تمام شہریوں کو تحفظ فراہم کرنا اور تمام کو یکساں نظر سے دیکھنا ہی سماجی انصاف ہے۔ پسماندہ طبقات کے مفاد کا تحفظ، اُجرت کا تعین، بندھوا مزدوری کا خاتمہ، بچوں کے استحصال کا خاتمہ، خواتین کو یکساں حقوق اور احترام وغیرہ سماجی انصاف کے دائرے میں شامل ہیں۔

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED



استحصال

دستور نے ریاست کو کئی صلاح اور ہدایات دی ہیں۔ تاہم ان کی خلاف ورزی کی صورتحال مین شہری عدالت میں شکایت درج نہیں کر سکتے۔ (مثال: سات صدیاں گذر گئیں حکومت نے شراب نوشی پر پابندی کا قانون نہیں بنایا۔ اس کے متعلق عدالت میں شکایت درج نہیں کرائی جاسکتی)۔

سرگرمی: ہماری ریاست میں ریاستی ہدایتی اُصولوں کو کس حد تک نافذ کیا گیا ہے؟ آج بھی مختلف اقسام کا استحصال جاری ہیں۔ اس موضوع پر ایک مباحثہ کا انعقاد کیجئے اوراظہار کردہ خیالات کو جمع کرکے فہرست بنائیں۔

مشقیں

I. مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں؟

1. ریاست پالیسی کے ہدایتی اُصولوں سے کیا مراد ہے؟
2. خواتین اور بچوں کی فلاح و بہبودی کے لیے دستور نے ریاست کو کیا ہدایات دی ہیں؟
3. ریاستی پالیسی کے ہدایتی اُصولوں نے کیوں زراعت اور مویشی پالن پر زور دیا ہے؟
4. ریاست کو کیوں شراب نوشی پر پابندی عائد کرنے کی ہدایت دی گئی ہے؟

NOT TO BE REPUBLISHED @KTBS

II. گروہ میں بحث کر کے جواب دیں؟

5. کمزور طبقے کے لیے انصاف۔
6. شراب نوشی پر پابندی۔
7. تاریخی یادگار عمارتوں کا تحفظ۔
8. بچوں کی تعلیم کے حق کو مزید نتیجہ خیز طور پر نافذ کرنے کے لیے کیا اقدامات کیے جائیں۔

سرگرمیاں:



* اپنے علاقے میں ایسا افراد کی شناخت کیجئے جو سماجی اور معاشی طور پر پسماندہ ہیں اور اپنے ہم جماعتوں کے ساتھ یہ بحث کیجئے کہ وہ کیوں پسماندہ ہیں۔
* نوجوانوں پر شراب اور منشیات کے استعمال کے مضر اثرات کے عنوان پر ایک گروہی بحث منعقد کر کے مشوروں کو جمع کیجئے۔
* بچوں کا حق ان کی اعلیٰ ترقی کے لیے ضروری۔ ان حقوق کی خلاف ورزی کئے جانے پر بچوں کی ہیلپ لائن (Child Helpline) فون نمبر 1098 پر بات کر سکتے ہیں۔ یہ آپ کو معلوم رہے۔ اس موضوع پر ایک مباحثہ منعقد کر کے سب کی رائے جمع کریں۔

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

P7D8X5

سبق 19

بنیادی حقوق اور فرائض

FUNDAMENTAL RIGHTS AND DUTIES

سبق کا تعارف :

اس سبق میں انسانی حقوق کے معنی اور اہمیت کا تعارف کرایا گیا ہے اور ہمارے دستور میں ہندوستانی شہریوں کو فراہم کردہ بنیادی حقوق اور فرائض کا تعارف کرایا گیا ہے۔

صلاحیتیں:

1۔ انسانی حقوق کے معنی اور اہمیت کو سمجھنا۔

2۔ فطری حقوق اور بنیادی حقوق کے درمیان فرق کو سمجھنا۔

3۔ حقوق اطفال کی اہمیت کو سمجھنا۔

4۔ دستور میں ہندوستانی شہریوں کو دئے گئے بنیادی حقوق کو سمجھنا۔

5۔ دستور میں دئے گئے 11 بنیادی فرائض کو سمجھ کر اپنی زندگی میں ان پر عمل پیرائی کے قابل ہونا۔

6۔ آپ کو حاصل شدہ حقوق کی خلاف ورزی ہو رہی ہو تو ان کو بحال کرنے کے طریقے تلاش کرنا۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

حقوق کیا ہیں؟

"حق "یعنی شہریوں کو حاصل شدہ اختیارات ہیں ۔ وہ حقوق فطری ہو سکتے ہیں (مثلاً : جینے کا حق اور زندگی کے تحفظ کا حق) اور کچھ قانونی حقوق ہو سکتے ہیں (مثلاً: مساوات کا حق اور تعلیم حاصل کرنے کا حق)

انسانی حقوق

ہر انسان کو پیدائشی طور پر چند حقوق حاصل ہوتے ہیں۔ نسل، ذات، زبان، مذہب، جنس یا کسی اور خصوصیت، فطرت میں کتنا ہی امتیاز کیوں نہ ہو کسی کو بھی ان حقوق سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔ یہ حقوق انسانی وجود کا حصّہ بن کر ہماری زندگیوں میں سرایت کر گئے ہیں۔

ایسے حقوق اور مواقع کو انسانی حقوق کہہ کر انسانی حقوق کو عالمی سطح پر تسلیم کیا گیا ہے۔

انسانی حقوق کے تصوّر کی بنیاد (ابتداء):

دنیا کے تمام فلسفے انسان کی عظمت کا اعلان کرتے ہیں۔ انسان قدرت کی پیداوار ہے۔ دنیا کے تمام رسم و رواج کے ساتھ زندگی گزارتے ہوئے اسنے اپنی زندگی کا ایک منفرد انداز بنایا ہوا ہے۔ سرواگنیا کے قول "اپنے ساتھ ساتھ دوسروں کے لئے بھی جنت طلب کرنا" کے پیچھے انسانی حقوق کی تجویز دیکھی جاسکتی ہے۔ لیکن جیسے جیسے انسانوں نے ترقی کی اور نئے ایجادات کئے تو مقابلہ بڑھنے لگا۔ اس پس منظر میں انسانی حقوق کا اعلان ہوا۔ ہر انسان کی آزادی، مساوات، بلا امتیاز زندگی گزارنے کی خواہش کی تکمیل کے لئے انسانی حقوق وجود میں آئے۔ ہیر الڈ جے. لاسکی کے مطابق " انصاف پر مبنی انسانی سماجی حالات ہی انسانی حقوق ہیں۔"

بین الاقوامی انسانی حقوق کا عالمی اعلامیہ:

انسانی تاریخ میں مختلف نسلوں اور مذاہب کے درمیان ہوئے تنازعات کی وجہ سے بڑی تعداد میں انسان ہلاک ہوئے۔ بیسویں صدی میں چلنے والی دو عالمی جنگوں میں لاکھوں لوگ جل کر خاک میں مل گئے۔ مزید یہ کہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھی۔ یہ تاریخ کی ستم ظریفی ہے۔ اس طرح کے تنازعات، تشدد اور امتیازی سلوک کو ختم کرنے کے مقصد سے قائم ہونے والے اقوامِ متحدہ نے لوگوں کو دنیا میں انسانی بنیادوں زندگی بسر کرنے کے مواقع فراہمی کی وضاحت کے لئے 10 / دسمبر 1948 ع.ع. کو انسانی حقوق کا عالمی اعلامیہ نام سے اعلان کیا گیا۔

انسانی حقوق کی اہمیت :

1۔ فرد کی ہمہ جہت شخصیت کی نشو نما کے لئے تکمیلی ہیں۔

2۔ یہ باوقار زندگی کی بنیاد ہیں۔

3۔ یہ انسانی اور انصاف پسند معاشرے کی تعمیر کے لئے حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔

4۔ فرد اور ریاست کے درمیان ہم آہنگی کے لئے ایک پُل کی مانند ہیں۔

5۔ یہ عالمی زندگی کی جان ہیں۔

NOT TO BE REPUBLISHED © KTBS

حقوق اطفال

انسانی حقوق میں حقوق اطفال کے لئے بھی مواقع فراہم کیے گئے ہیں۔ ہر بچے کے لئے فطری طور پر چند سہولیات حاصل ہیں۔ ہر بچے کو اپنا بچپن والدین کے ساتھ گزارنے، جسمانی تحفظ، غذا، تعلیم، صحت کی سہولیات حاصل کرنے کا حق ہے۔ اس کے علاوہ نسل، جنس، رنگ، مذہب اور جسمانی نقص کی بنیاد پر امتیاز نہ کرنے کے شہری حقوق بچوں کو حاصل ہیں۔

دستور ہند میں 14 سال سے کم عمر بچوں کے لئے لازمی مفت تعلیم کا موقع فراہم کیا گیا ہے۔ بچوں کو تعلیم سے دور رکھ کر مزدوری پر لگانا "طفل مزدوری" کہلاتا ہے جو حقوق اطفال کی خلاف ورزی ہے۔ مزدوری اجرت پر ہو یا بغیر اجرت کے وہ طفل مزدوری نظام کہلاتا ہے۔ طفل مزدوری نظام بچوں کے حقوق کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ اسی وجہ سے 1986ع.ع. میں طفل مزدوری ممانعت قانون نافذ کیا گیا۔ اس قانون کی خلاف ورزی کرنے والے افراد کو تین ماہ سے ایک سال کی سزائے قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔





@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

انسانی حقوق کا تحفظ

انسانی حقوق اور حقوق اطفال کے اس مقصد کے لئے مقامی سطح سے لے کر عالمی سطح تک انسانی حقوق ادارے (کمیشن)، قائم ہو کر کام انجام دے رہے ہیں۔ حقوق اطفال کی حفاظت کے لئے 1098 ہیلپ لائن بنائی گئی ہے۔

اس کی تکمیل کے لئے تمام انسانوں کو عمدہ طرز زندگی گزارنے عمدہ پر سکون ماحول ضروری ہے۔ اچھی صحت، رہائش، غذا، پانی، پاکیزہ اور سازگار ماحول کے ساتھ کلی طور سے عمدہ ماحول کا تحفظ انسانی حقوق کا تحفظ کرنا ہے۔2012ع.ع. میں اقوام متحدہ نے اس کا اعلان کیا۔اس پر عمل پیرا ہونا دنیا کے تمام ممالک کی اہم ذمہ داری ہے۔

بنیادی حقوق

بنیادی حقوق وہ مخصوص حقوق ہیں جن کا تحفظ دستور کرتا ہے اور ان حقوق کی پامالی کوئی بھی نہیں کر سکتا۔

بعض آزادیاں اور بنیادی حقوق فرد کی ترقی اور قوم کی خوشحالی کے لئے ضروری ہیں۔اس لیے آئین نے شہریوں کو چھ بنیادی حقوق دئے ہیں۔

شہریوں کو دئے گئے چھ بنیادی حقوق یہ ہیں۔

1۔ مساوات کا حق

2۔ آزادی کا حق

3۔ استحصال کے خلاف آواز اٹھانے کا حق

4۔ مذہبی آزادی کا حق

5۔ ثقافتی اور تعلیمی حق

6۔ دستور کی تلافی کا حق

1۔ مساوات کا حق:

قانون کی نظر میں سب برابر ہیں اور کوئی بھی قانون سے بڑھ کر نہیں۔ سب کو قانون کا ایک سا تحفظ ملنا چاہئے۔ یہ نکات مساوات کے حق میں شامل ہیں۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED



قانون کی نظر میں سب برابر ہیں

مساوات کا حق اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ ریاست بلا لحاظ ذات پات، مذہب، جنس، جائے پیدائش کی بنیاد پر تفریق نہیں کرے گی۔ یعنی کسی بھی شہری کو دکانوں، ہوٹلوں اور تفریح گاہوں میں داخلہ سے نہیں روکا جائے گا۔ کسی بھی دوسرے مذہب کے فرد کو عوامی عبادت گاہوں میں داخل ہونے اور عبادت کرنے سے روکا نہیں جائیگا۔ مساوات کے حقوق کے پس منظر میں اقلیتوں کے حقوق کے احترام کے لئے قوانین بنائے گئے ہیں۔ مثال کے طور پر حکومت ہند نے لسانی اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کا ایکٹ 2019ع.ع. نافذ کیا ہے۔ اور حکومت کرناٹک میں ریاست کی اقلیتوں کی پالیسی 2017ع.ع. نافذ ہو چکا ہے۔

2۔ حق آزادی

آئین سے فراہم کردہ چھ آزادی کے حقوق یہ ہیں۔

1۔ تقریر کرنے اور اظہار رائے کی آزادی۔

2۔ پُر امن طریقہ سے اجلاس کا انعقاد کرنے کی آزادی۔

3۔ انجمن تشکیل کرنے کی آزادی۔

4۔ پورے ملک میں آزادانہ طور پر گھومنے پھرنے کی آزادی۔

5۔ ہندوستان کے کسی بھی علاقہ میں قیام کرنے کی آزادی۔

6۔ کوئی بھی پیشہ یا ملازمت یا تجارت یا کاروبار اختیار کرنے کی آزادی۔

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED



اظہارِ رائے کی آزادی

سرگرمی: ”جمہوریت میں تقریر اور اظہار رائے کی آزادی“ اس موضوع پر ایک مباحثہ کا انعقاد کر کے صاصل شدہ مشوروں کو جمع کیجئے۔

اگرچہ آزادی ایک بنیادی حق ہے مگر کوئی بھی فرد اپنی من مانی نہیں کر سکتا۔ بعض موقعوں پر آئین انفرادی آزادی کو ختم کر سکتا ہے۔ مثلا آزادی اظہار کے نام پر کوئی بھی شخص دوسروں کے متعلق غیر ذمہ دارانہ بات نہیں کر سکتا۔

3۔ استحصال کے خلاف آواز اُٹھانے کا حق:

اس حق کا مقصد خواتین بچوں اور کمزوروں کے استحصال کو روکنا ہے۔ مرکزی اور ریاستی حکومتوں نے استحصال کو روکنے کے لئے کئی قوانین بنائے ہیں مثلاً جہیز لینا اور دینا دونوں قانونی کے نزدیک قابلِ سزا ہیں جس کو ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ کان کنی، بیڑیاں بنانا، آتش گیری (پٹاخوں کی تیاری) کے کام اور اس طرح کے دوسرے خطرناک پیشوں میں بچہ مزدوری کو ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ قانون کے مطابق 14/ سال کی عمر تک بچوں کی تعلیم کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ خواتین اور بچوں کی اسمگلنگ (غیر قانونی تجارت) ممنوع ہے۔

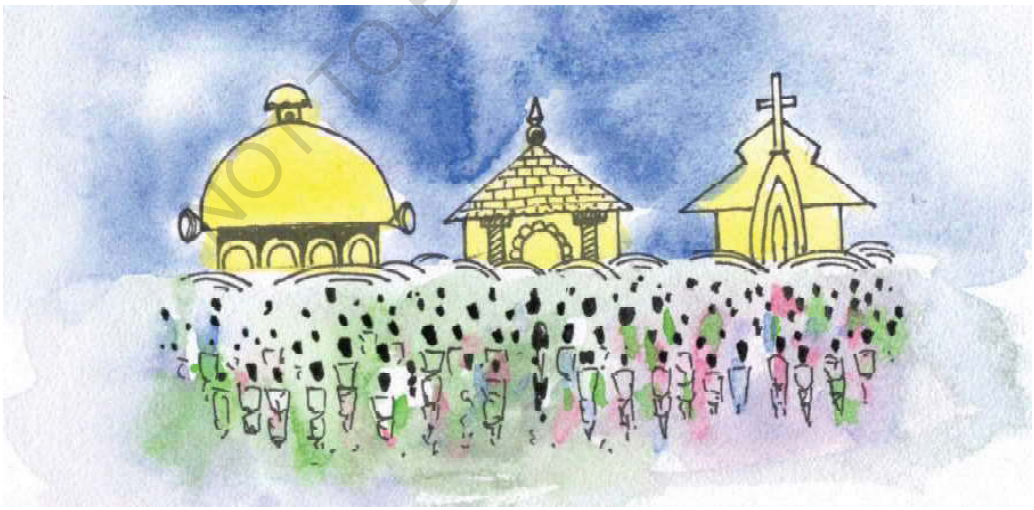
© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED



بچہ مزدوری پر پابندی لگادی گئی ہے

4۔ مذہبی آزادی کا حق:

ہندوستان کے عوام کو اپنی پسند کے مذہب کو اختیار کرکے اس پر عمل کرنے کا حق ہے۔ عوامی امن، نظم و ضبط، صحت، اور حفظان صحت کو نقصان پہچائے بغیر دیگر قوانین کا لحاظ رکھتے ہوئے ہر کسی کو مذہب پر عمل کرنے کا حق حاصل ہے۔ آئین میں کہا گیا ہے کہ جبر، دھوکہ دہی اور لالچ کے ذریعہ تبدیلی مذہب ممنوع ہے۔



مذہبی آزادی

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

5۔ ثقافتی اور تعلیمی حقوق:

یہ حقوق مذہبی اور لسانی اقلیتوں کے مفادات کا تحفظ کرنا، بنیادی حق کا مقصد ہے۔۔ تمام لوگوں کو اپنی زبان، رسم الخط اور اپنی تہذیب کی حفاظت کا حق حاصل ہے۔ اقلیتوں کو اپنے تعلیمی ادارے قائم کر کے ان کا انتظامیہ چلانے کا حق ہے۔ لیکن لسانی اور مذہبی اقلیتی اداروں کو حکومت کے ضابطوں کے پابند رہنا چاہیے۔



ثقافتی اور تعلیمی حقوق

@KIBS NOT TO BE REPUBLISHED

6۔ دستور کی تلافی کا حق:

بنیادی حقوق کی پامالی (خلاف ورزی) ہونے پر تو وہ عدالت میں شکایت کر سکتا ہے۔ اس کو دستور کی تلافی کا حق کہا جاتا ہے۔

بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہوتی ہے تو متاثرہ شخص تلافی کے لئے راست طور ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ سے رجوع کر سکتا ہے۔ بنیادی حقوق کے حوالے سے سپریم کورٹ، ہائی کورٹ میں دائر درخواستوں کو "رِٹ درخوست" (writ petition) کہا جاتا ہے۔

بنیادی فرائض

بنیادی حقوق اور فرائض ایک ہی سکہّ کے دو رخ ہیں۔ بنیادی فرائض کا مطلب عوام کے ذریعہ اپنے ملک کے لئے انجام دیئے جانے والی ذمہ داریاں ہیں۔ جب ملک کے شہری رضاکارانہ طور پر اپنے فرائض کو انجام دیں تو ملک تیزی سے ترقی کرے گا۔

آئین میں شہریوں کے لیے 11 بنیادی فرائض کو شامل کیا گیا ہے ان کا خلاصہ اس طرح ہے۔

1۔ آئین ، قومی پرچم اور قومی ترانہ کا احترام کرنا۔

2۔ آزادی کی جدوجہد کے عظیم مقاصد اور نظریات پر عمل کرنا۔

3۔ ہندوستان کی سالمیت کی حفاظت کرنا۔

4۔ جب وقت آن پڑے تو مادر وطن کا دفاع کرنا۔

5۔ ”ہم ہندوستانی سب ایک ہیں“ کہ جذبہ کو فروغ دینا۔

6۔ ہماری شاندار وراثت اور تاریخی یادگاروں کی حفاظت کرنا۔

7۔ ماحول کی حفاظت اور اس کی بہتری کے لیے کوشش کرنا۔

8۔ سائنسی رجحان اور جذبۂ تحقیق کو فروغ دینا۔

9۔ عوامی املاک کی حفاظت کرنا۔ تشدد کو ترک کرنا۔

10۔ انفرادی اور اجتماعی سرگرمیوں میں حصّہ لے کر ملک کی ترقی کے لئے کام کرنا۔

11۔ والدین اور سرپرست اپنے 6 سے 14 سال تک کے بچوں کو تعلیم حاصل کرنے کے مواقع فراہم کرنا۔

©KSEEB NOT TO BE REPUBLISHED



آئین، قومی پرچم اور قومی ترانہ کا احترام



ملک کا دفاع



ماحول کا تحفظ



ہم سب ہندوستانی ہیں

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

سرگرمی: ”ماحول کے تحفظ میں طلبہ کا کردار“ اس موضوع پر ایک گروہی بحث کا اہتمام کیجئے اور مقررین کے مشوروں کو جمع کیجئے۔

اگر شہری اپنے بنیادی فرائض سرانجام نہیں دیتا ہے تو حکومت عدالت میں اس کی شکایت درج نہیں کرا سکتی۔ لیکن ملک کے کل عوام کو از خود پر جوش انداز میں فرائض انجام دینا چاہئے۔

مشقیں

I۔ خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کریں۔

1۔ حقوق سے مراد۔۔۔۔۔۔۔۔۔

2۔ بنیادی حقوق۔۔۔۔۔۔۔۔ہیں۔

3۔ طفل (بچہ) مزدوری کے خلاف قانون۔۔۔۔۔۔۔۔میں جاری ہوا۔

4۔ ہماری زبان ہمیں اپنی ثقافت کی حفاظت کے لئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔حق حاصل ہے۔

II۔ درج ذیل سوالات کے جوابات دیں۔

.5 بنیادی حقوق سے کیا مراد ہے؟

.6 حقوق اطفال کی فہرست بنائیں؟

.7 بنیادی حقوق سے کیا مراد ہے وہ کون کونسے ہیں؟

.8 ہمیں رضاکارانہ طور پر بنیادی فرائض کو کیوں انجام دینا چاہیے؟

.9 مساوات کا حق کیا ہے؟

.10 سماجی اور معاشی استحصال کیسے ہوتا ہے؟ مثالیں دیں۔

.11 کوئی بھی تین بنیادی فرائض بیان کریں۔

III۔ بحث کیجئے۔

.12 بنیادی حقوق۔

.13 طلباء کے ذریعے اسکول میں انجام دیے جانے والے فرائض۔

.14 معلومات کا حق۔

15 حقوقِ اطفال کی اہمیت



سرگرمیاں:

- بنیادی حقوق اور بنیادی فرائض پر طلباء سے ایک یادو منٹ کی تقریر کرائیں۔
- شہریوں کے بنیادی فرائض انجام نہ دینے کے واقعات کو طلباء سے بیان کرائیں۔

(مثلاً گاؤں کے عوامی تالاب میں کوڑا کرکٹ پھینکنا، قدیم قلعہ کے پتھروں کو ایک ایک کرکے چرانا، ووٹ نہ ڈالنا)

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

سبق 20	قومی یکجہتی NATIONAL INTEGRATION

T9B1Y9

سبق کا تعارف :

اس سبق میں قومی یکجہتی، ہندوستانی تنوع، کثرت میں وحدت اور قومی اتحاد کے متعلق متعارف کروایا گیا ہے۔ اور قومی یکجہتی کو فروغ دینے والے عوامل کے متعلق بحث کی گئی ہے۔

صلاحیتیں:

1۔ قومی یکجہتی کے معنی سمجھنا۔

2۔ قومی یکجہتی کی اہمیت کو سراہنا۔

3۔ ہندوستانی تنوع کو سمجھ کر اس پر فخر کرنا۔

4۔ کثرت میں وحدت کی ضرورت کو سمجھنا۔

5۔ قومی یکجہتی اور اسے ترقی دینے والے عوامل کی نشاندہی کرنا۔

قومی یکجہتی کا مفہوم:

قومی یکجہتی کے معنی یہ ہیں کہ ملک کے تمام لوگ آپس میں اتفاق سے رہیں۔ ایک دوسرے کے تئیں نفرت، حسد اور تعصب کا شکار نہ ہوں اور ہم سب ایک ہیں کا احساس ہونا ہی "قومی یکجہتی" ہے۔

ایک دوسرے کا احترام کریں اور ایک دوسرے کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھیں۔ ہم سب ایک قوم ایک ہی خاندان کے مساوی افراد ہیں۔ اس بات کا احساس ہو۔ یہ احساس پیدا کرنا ہے کہ کسی ملک کے تمام لوگ ذات، نسل، فرقہ، مذہب، جنس کی تفریق کے بغیر ایک ہیں یہی قومی یکجہتی کہلاتی ہے۔

ایک مضبوط ملک کی تعمیر کرنے کے لئے ایسا احساس تمام لوگوں میں پیدا کرنا ضروری ہے، ہم ہندوستانی ایک ہیں، کے جذبہ کو تقویت دینا ہی قومی یکجہتی ہے۔

@KTRS NOT TO BE REPUBLISHED

اہمیت : ایک ملک کے شہریوں میں اتحاد پیدا کرنے کے لئے اُخوت بہت ضروری ہے۔ ملک کے مفاد کے حصول کے لئے، ترقی کے لئے ، ملک کے تمام شہریوں میں ایک ہونے کے جذبہ کو اُبھارنے کے لئے اخوت ضروری ہے۔ اخوت ملک کی یکجہتی، بھائی چارہ اور مساوات کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔

ہندوستانی تنوع : ہندوستان تنوع سے بھرا ملک ہے۔ ہندوستان کے مختلف قدرتی تنوع اور حیاتی تنوع اور زندگی میں تنوع کے طور پر ظاہر کیا گیا ہے۔

قدرتی تنوع: ہندوستان میں اونچے پہاڑی سلسلے، طویل دریا اور وسیع میدان ہیں۔ کچھ علاقے بہت سرد ہیں اور کچھ بہت گرم ہیں۔ اس کے علاوہ تپتے ہوئے ریگستان ہیں۔ گھنے جنگلات، ٹھنڈی جھیلیں، دلکش و دلفریب آبشار، خوبصورت ساحل سمندر اور سینکڑوں چھوٹے جزیرے ہیں۔ یہ سب ہمارے لئے قدرت کے تحفے ہیں۔

حیاتیاتی تنوع: ہندوستان میں حیاتیاتی تنوع کی افراط ہے۔ دنیا کے چند ہی ایسے ممالک ہیں جو ایسی تنوع سے مالا مال ہیں۔

آج تک 47000 پودوں کے انواع کی شناخت اور بیان کیا گیا ہے۔ جانوروں کی تقریبا 90000 اقسام ہیں۔ اس اعداد و شمار میں پرندوں کی 1232 اقسام اور آبی جانوروں کی 2546 اقسام شامل ہیں۔ پرندوں کا ایک رنگین خاندان ہندوستان کی انمول ملکیت ہے۔

انسانی تنوع: اس وسیع زمین میں مختلف برادریوں سے تعلق رکھنے والے لوگ رہتے ہیں۔ وہ اپنی شکل ، ساخت، زبان ، لباس ، کھانے کی عادت ، رسوم و روایات ، ذاتوں اور مذاہب میں مختلف ہیں۔ اس تنوع کو سمجھنے اور اس کو سراہنے کے لئے اس ملک کے طول و عرض کا چکر لگانا پڑے گا۔

کثرت میں وحدت: مختلف زبان ، تہذیب ، مذہب میں عقیدت رکھنے والے لوگوں کی سماجی طرز زندگی کو کثیر ثقافتی یا کثرت کہا جاتا ہے۔ ہندوستان ایک متنوع ملک ہے ۔ 1/ اپریل 2023 ع.ع. کو شائع کردہ United Nations Population Fund (اقوام متحدہ آبادی فنڈ) کی رپورٹ کے مطابق 2023ع.ع. کے درمیان تک ہندوستان آبادی کے لحاظ سے چین کو پیچھے چھوڑ کر دنیا کا سب سے زیادہ آبادی والا ملک بن گیا ہے۔ جغرافیائی لحاظ سے ہمارا ملک متنوع ہے۔

NOT TO BE REPUBLISHED @KTBS

ہر شہری اپنی پسند کے مذہب پر عمل کر سکتا ہے۔ علاقائی زبان بول سکتا ہے۔ سماجی زندگی میں گھل مل سکتا ہے۔ لہذا ہندوستان میں رہنے والے لوگوں میں اختلافات کے باوجود کثرت میں وحدت پائی جاتی ہے۔ مختلف زبانوں ، ثقافتوں اور مذاہب کو ماننے والے لوگ رہتے ہیں۔ ہمارے ملک میں مختلف مذاہب کے لوگ رہتے ہیں اور ہر شہری اپنی پسند کے مذہب کی پیروی کر سکتا ہے۔ ان تمام اختلافات کے ساتھ ایک ملک میں رہنے والے یکجہتی سے رہنے کی وجہ سے کثرت میں وحدت دیکھی جاسکتی ہے۔ ہمارے آئین میں کثرت کو منظوری دی گئی ہے۔ کثرت کبھی بھی اتحاد کے لئے مہلک نہیں ہوتی بلکہ تکمیل ہوتی ہے۔

ہندوستان میں قومی یکجہتی کو فروغ دینے والے نکات:

1۔ سیکولرزم: ہندوستان ایک سیکولر ملک ہے۔ یہ قوم کے اتحاد کی حوصلہ افزائی کرتا ہے کیونکہ یہاں تمام مذاہب کو یکساں مواقع حاصل ہیں۔

2۔ عوامی جمہوریت: ہندوستان ایک جمہوری ملک ہے۔ دستور میں تسلیم کیا ہے کہ ذات پات، مذہب اور مسلک کی بنیاد پر کوئی امتیاز نہیں ہونا چاہیے۔ اور ہر کسی کو ووٹ دینے کا حق ہے۔ مرد اور عورت سب ایک ہیں۔ یہ عنصر ملک کے اتحاد کے لیے تکمیل ہے۔

3۔ قومی تہوار: ہم سب ہندوستانی اپنے قومی تہواروں کو ایک ساتھ مناتے ہیں۔ اس سے قومی اتحاد کو فروغ دینے میں مدد ملتی ہے۔

4۔ ہمارے قومی نشانات: ہمارے قومی نشانات یا علامتیں، قومی ترانہ، قومی جھنڈا، قومی پھول، قومی پرندہ اور قومی جانور وغیرہ بھی ہم سب ایک ہیں کہ طور پر پہچانے جانے کے لیے معاون ثابت ہوتے ہیں۔

5۔ آپسی میل ملاپ: مرکزی اور ریاستی حکومتیں عام مقاصد کے ذریعہ کام انجام دیتے ہیں۔ ملک کا ہر ایک حصّہ دوسرے حصّہ پر منحصر ہے۔ ہم سب ایک قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔

اس کے علاوہ فطری عوامل ، کمیونیکیشن ، نیٹ ورک ، ذرائع ابلاغ ، مختلف ثقافت ، علاقائیت ، مذہب ، زبان وغیرہ دیگر عوامل ہیں لیکن قوم کے لوگوں کا اتحاد دیکھا جاسکتا ہے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

قومی یکجہتی اور اتحاد کو نقصان پہنچانے والے عوامل:

1۔ذات پرستی:

ذات پرستی کسی کی ذات کو دوسروں کی ذات سے برتر سمجھنا اور دوسری ذاتوں کی مخالفت کرنا ہے۔ ذات پرستی اتحاد کے لئے نقصاندہ ہے۔بدقسمتی سے ذات پات تمام شعبوں میں پھیل چکی ہے۔(اس کی وجہ سے محدود سوچ کو بڑھاوا ملتا ہے۔اس طرح ذات پرستی سے ملک کی سالمیت کو خطرہ لاحق ہے۔)

2۔فرقہ پرستی:

مذہب کی بالادستی کے لئے تنازعات میں پڑنا یا فرقہ وارانہ تشدد میں ملوث ہونا، فرقہ پرستی یا فرقہ واریت کہلاتا ہے۔فرقہ واریت امن کو خراب کرتا ہے۔اس سے افراد کی جان ومال کو نقصان پہنچتا ہے۔یہ لوگوں کے درمیان اعتماد اور ہم آہنگی کو ختم کردیتا ہے۔فرقہ پرستی میں مذہب کے لوگوں میں عدم مطابقت پیدا کرتا ہے۔قومی ترقی میں رکاوٹ بنتی ہے۔

3۔علاقائیت:

قومی یکجہتی کے لئے ایک اور خطرہ علاقائیت ہے۔افراد کی اپنے علاقہ کے لئے فکر اور وفاداری و تنگ نظری کو علاقائیت کہتے ہیں۔ہمیں پہلے یہ سوچنا چاہئے کہ ہم پہلے ہندوستانی ہیں۔اگر علاقائی مفادات کو بڑھنے دیا جائے تو قومی یکجہتی کو نقصان ہوگا۔" ہم سب سے پہلے ہندوستانی ہیں۔بعد میں کسی ریاست یا علاقہ سے تعلق رکھتے ہیں" یہ سمجھنا چاہئے۔علاقائیت علیحدگی کا باعث نہ ہو کیوں کہ وہ قومی اتحاد کو شدید نقصان پہنچاتا ہے۔علاقائی تفاوت کو دور کرنے کے لئے دستور میں دفعات موجود ہیں۔اس پس منظر میں ہم دیکھتے ہیں کہ علاقائی تفاوت کے حل کے لئے کلیان کرناٹک دفعہ 371(J) کی منظوری اور تلنگانہ کو علیحدہ ریاست کا درجہ دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔

قومی یکجہتی کے لئے نقصان دہ ذات پرستی، فرقہ پرستی اور علاقائیت پر قابو پایا جائے تب ہی قومی یکجہتی کو فروغ حاصل ہو سکتا ہے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

مشقیں

I۔ درج ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

1۔ قومی یکجہتی سے کی مراد ہے؟

2۔ کثرت یا کثیر ثقافت سے کیا مراد ہے؟

3۔ ہندوستان میں اتحاد کو فروغ دینے والے عوامل کی فہرست بناو؟

4۔ ذات پرستی قومی یکجہتی کے لئے خطرہ ہے؟ کیسے؟

II۔ گروہ میں بحث کریں اور جواب دیں۔

5۔ قومی یکجہتی کے حصول کے لئے کونسے مخصوص اقدامات اُٹھائے جاسکتے ہیں؟



سرگرمیاں:

❋ ہم تمام اس سے واقف ہیں کہ آج ہندوستان میں قومی یکجہتی کے معاملہ میں ہم بہت سے مسائل شکار ہیں۔ ان کے کیا وجوہات ہیں؟ ان مسائل کو کس طرح حل کیا جا سکتا ہے؟ ملک میں قومی یکجہتی کو کیسے فروغ دیا جا سکتا ہے؟ ایک مباحثی مقابلہ کا انعقاد کر کے حاصل ہونے والے مشوروں کی فہرست بنایئے۔

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

S4Y5T8

سبق 21

قومی علامتیں اور قومی ایّام
National Symbols & National Days

سبق کا تعارف:

اس باب میں ہمارے قومی پرچم، قومی علامت، قومی ترانہ، قومی جانور، قومی پرندہ، قومی پھول، قومی تہوار اور دیگر تقریبات کے تاریخوں سے متعارف کرایا جائے گا۔

صلاحیتیں:

1. قومی پرچم کی اہمیت کو سمجھنا۔
2. قومی نشان کے معنی اور اہمیت کو سمجھنا اور اُسے سراہنا۔
3. قومی ترانہ اور قومی گیت کے پسِ منظر اور اہمیت کو سمجھنا۔
4. قومی تہوار اور منائے جانے والے اہم دنوں کی اہمیت کو سمجھنا۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

قومی علامتیں :

عام طور پر ایک ملک اپنی تہذیب، روایت اور اقدار کو ظاہر کرنے کے لیے چند نشانات کو اپناتا ہے۔ انہیں قومی علامات کہا جاتا ہے۔

قومی پرچم اور قومی نشان ایک ملک کے اہم قومی نشان ہوتے ہیں۔ ہر ایک ملک کا اپنا قومی ترانہ ہوتا ہے۔ اسی طرح ہندوستان کا بھی ایک قومی ترانہ ہے۔ ہندوستان کا قومی جانور اور قومی پرندہ بھی ہے۔ تمام علامتیں شہریوں میں حبُ الوطنی اور اِتحاد کے جذبات کو اُبھارتی اور فروغ دیتی ہیں۔

ہمارا قومی پرچم :

جھنڈا ملک کا نشان ہے۔ یہ آزادی، حبُ الوطنی، اِتحاد اور وفاداری کی علامت ہے۔ ہر شہری جب اپنے پرچم کو جھنڈے کے مستول پر لہراتا ہوا دیکھتا ہے تو اس کا دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔

آزاد ہندوستان کے ترنگا جھنڈا کی تفصیل :

ہمارا جھنڈا تین رنگوں پر مشتمل ہے۔ اس کے اوپری حصّے پر چمکدار زعفرانی، درمیان میں سفید اور نیچے گہرا سبز رنگ ہوتا ہے۔ سفید حصّے کے بیچ میں نیلے رنگ کا چکر ہے۔ چکر میں 24 لکیریں ہیں۔ چکر کا قطر سفید حصّے کی چوڑائی کے برابر ہے۔

جھنڈا مستطیل شکل کا ہے۔ اس کی لمبائی کا تناسب 3:2 ہے۔ پٹیاں ایک ہی چوڑائی کے ہوتے ہیں۔ جھنڈا سوتی یا ریشم کا بنا ہوا ہونا چاہیے۔ ساتھ ہی ساتھ ہاتھوں سے تیار کیا گیا ہو۔ اسکا دھاگہ بھی ہاتھوں سے تیار کردہ ہو۔

قومی پرچم کی اہمیت :



قومی پرچم

ہمارے پرچم کا رنگ کیا ظاہر کرتا ہے؟ زعفرانی رنگ قربانی اور بے لوسی کی علامت ہے۔ سفید کا مطلب سچائی، امن اور پاکیزگی ہے۔ سبز رنگ زمین کی سرسبزی کی علامت ہے۔ اور یہ زراعی اور صنعتی خوشحالی کی علامت ہے۔ چکر سارناتھ کے اشوک ستون میں موجود چکر کی عکس ہے۔ اشوک چکر دھرم چکر ہے۔ یہ مسلسل حرکت اور ترقی کی علامت بھی ہے۔

قومی پرچم کے ضابطے :

- جھنڈا میلا یا پھٹا ہوا نہیں ہونا چاہیے۔
- جھنڈا لہراتے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ زعفرانی رنگ سب سے اُوپر ہو۔
- قومی پرچم سے بلند کوئی دوسرا جھنڈا نہیں لہرانا چاہیے۔
- اسے مستول کے سرے تک لہرایا جانا چاہیے۔
- قومی پرچم کو طلوع آفتاب کے بعد ہی لہرایا جائے اور غروب آفتاب سے پہلے نیچے اُتارا جائے۔ اور اس کے بعد تہہ کر دیا جائے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

- قومی سوگ کے موقع پر پرچم کو آدھی اونچائی پر لہرانا چاہیے۔
- دائیں ہاتھ میں جھنڈا پکڑ کر چلنا چاہیے۔
- جھنڈا نیچے نہ گرنے پائے۔
- پلاسٹک کے جھنڈوں کا استعمال نہیں کرنا چاہیے۔

ہمارا قومی ترانہ :

''جن گن من'' گیت ہمارا قومی ترانہ ہے۔ اسے **رابندر ناتھ ٹیگور** نے 1911 میں بنگالی زبان میں لکھا تھا۔ 24 جنوری 1950 کو دستور ساز اسمبلی نے اس طویل گیت کے صرف پہلے پانچ بندوں کو قومی ترانے کے طور پر اپنایا۔ گانے کے لیے درکار وقت 52 سیکنڈ ہے۔ بعض موقعوں پر قومی ترانے کی صرف پہلی اور آخری سطروں کو مختصر طور پر گایا جاتا ہے۔ جس کے لیے تقریباً 20 سیکنڈ لگتے ہیں۔

قومی ترانے کا احترام کرنا ہر ہندوستانی کا فرض ہے۔ بے حرمتی کرنا یا اس کے پڑھتے وقت خلل پیدا کرنا، قانون کے تحت قابل سزائے جرم ہے۔

قومی ترانے کو گاتے ہوئے ہمیں ساوٗدھان (اٹینشن) میں کھڑا ہونا چاہیے۔

اسے صحیح تلفظ کے ساتھ اور صحیح دھن کے ساتھ گانا چاہیے۔

ہمارا قومی نغمہ (Our National Song)

ہمارا آئین میں ''وندے ماترم'' کو قومی ترانے کے برابر اہمیت دی گئی ہے۔ وندے ماترم کو مشہور مصنف ''بنکم چندر چٹرجی'' نے لکھا تھا۔ ان کے ناول ''آنند مٹھ'' میں موجود اس نغمے نے آزادی کی جدوجہد کے دوران قومی ترانے کا درجہ حاصل کیا۔ حبُ الوطنی کے لیے، ملک کی حفاظت کے لیے ہندوستانیوں نے اپنی جان خطرے میں ڈالی اور آخری سانس تک ''وندے ماترم'' گایا۔

@KTES NOT TO BE REPUBLISHED

ہمارا قومی نشان:

ہمارے قوم نشان پر غور کریں۔ یہ سارا ناتھ کے اشوک کے ستون کے اُوپری حصّے کی نقل ہے۔ بودھ گیا میں شیروں کی موجودگی کی وجہ سے اسے ''شیر بودھ گیا'' کہا جاتا ہے۔ بودھ گیا کے سارا ناتھ کا شیر ہمارا قومی نشان یا مہر ہے۔ بنیادی مجسمہ میں چاروں شیروں کا رُخ چاروں سمتوں کی جانب، ایک دوسرے کی پیٹھ سے پیٹھ لگا کر ستون کے تخت پر بیٹھے ہیں۔ تخت گول ہے۔ چاروں سمت میں چار چکر ہیں۔ ان چکروں کے درمیان ہاتھی، بیل، گھوڑا، شیر کی تصاویر ہیں۔ تخت کے چکر کو ''دھرم چکر'' کہا جاتا ہے ہمارے قومی پرچم میں سفید پٹی کے درمیان اسی چکر کا نشان ہے۔



قومی نشان

حکومتِ ہند نے 26 جنوری 1950 میں ہمارے قومی نشان کو تسلیم کیا۔ تصویر میں صرف تین ہی شیر نظر آتے ہیں۔ تخت کے نیچے ''ستیہ میوا جیتے'' (سچ کی ہی جیت ہے) دیوناگری رسم الخط میں لکھا ہوا ہے۔ جو منڈکا اُوپنشد سے لیا گیا ہے۔

قومی جانور، پرندہ اور پھول

شیر ہمارا قومی جانور ہے۔ مور ہمارا قومی پرندہ ہے۔ کمل ہمارا قومی پھول ہے۔


قومی جانور شیر


قومی پرندہ مور


قومی پھول کمل

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

قومی تقویم(کیلنڈر) :

پورے ہندوستان میں مختلف قسم کے تقویم(کیلنڈر) استعمال ہوتے ہیں۔ روزمرہ استعمال کے لیے ملک بھر میں ایک ہی قسم کا کیلنڈر استعمال ہو، اس کے لیے حکومتِ ہند نے 22 مارچ 1957ع۔ع کو 'قومی تقویم(کیلنڈر)' کو عمل میں لایا۔ اس تقویم کی تشکیل میں معروف سائنس دان دیونگت میگھناد نے بھی اہم کردار ادا کیا۔ قومی تقویم نے ساکا سال(دور) کو اپنایا ہے۔ ساکا سال، عیسوی سے 78 سال بعد شروع ہوتا ہے۔ قومی تقویم میں سال کا پہلا مہینہ چیترا ماس ہے۔ سال کی شروعات 22 مارچ سے ہوتی ہے۔ زائد سال میں یہ 21 مارچ سے شروع ہوتا ہے۔ حکومتِ ہند اپنے مواصلات اور دستاویزات میں قومی تقویم کی تاریخ اور عیسوی کی تاریخ دونوں کا استعمال کرتی ہے۔

قومی تہوار

پورے ملک میں یکساں طور پر منائے جانے والے تہواروں کو قومی تہوار کہا جاتا ہے۔

◆ یوم جمہوریہ :

ہندوستان کا آئین 26 جنوری 1950 کو نافذ ہوا۔ اس دن کو ہر سال یوم جمہوریہ کے طور پر منایا جاتا ہے۔ اس دن مختلف شعبوں میں قوم کے لیے نمایاں خدمات انجام دینے والوں کو انعامات سے نوازا جاتا ہے۔ معزز مہمانوں کی موجودگی میں صدرِ ملک کے ہاتھوں پرچم کشائی کے بعد پریڈ کا آغاز ہوتا ہے۔ نئی دہلی میں منعقد ہونے والے پریڈ کا نظارہ شاندار ہوتا ہے۔ تمام ریاستوں کے صدر مقامات میں اہم پروگرامات منعقد کیے جاتے ہیں۔



یوم جمہوریہ کی پریڈ

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

◆ یومِ آزادی :

ہندوستان میں ہر سال 15 اگست کو یومِ آزادی منایا ہے۔ دہلی کے لال قلعے میں ایک خصوصی تقریب کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ آزادی کے اعلان کے بعد ترنگا پرچم یہیں پر لہرایا گیا تھا۔ ہر سال ہندوستان کے وزیر اعظم لال قلعے پر پرچم لہراتے ہیں۔ اس کے بعد وہ وہاں جمع لوگوں اور اہلِ وطن سے خطاب کرتے ہیں۔ یومِ آزادی لک بھر میں منایا جانے والا تہوار ہے۔ ہر جگہ پرچم کشائی اور ترنگے کو سلامی دی جاتی ہے۔

◆ گاندھی جینتی :

موہن داس کرم چند گاندھی جو مہاتما کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کی قیادت میں آزادی کی جدوجہد کو ایک نیا حوصلہ ملا۔



مہاتما گاندھی

ان کی یاد میں خراجِ عقیدت کے طور پر 2 اکتوبر کو ان کی سالگرہ پورے ملک میں گاندھی جینتی کے نام سے منائی جاتی ہے۔ اقوامِ متحدہ نے گاندھی جی کے یومِ ولادت کو بین الاقوامی یومِ عدم تشدد کے طور پر اعلان کیا ہے۔ انہی کے ساتھ اسی دن پیدا ہونے والے لال بہادر شاستری کی جینتی بھی منائی جاتی ہے۔

@KTBS TO BE REPUBLISHED

تقریبات

◆ امبیڈکر جینتی :

بھیم راؤ رام جی امبیڈکر ہندوستان کی دستور مسوّدہ کمیٹی کے صدر تھے۔ انہوں نے اپنا فرض شاندار طریقے سے نبھایا۔ ان کی یاد میں ہر سال 14 اپریل کو امبیڈکر جنتی کے طور پر منایا جاتا ہے۔ ڈاکٹر۔بی آر امبیڈکر کو پختہ یقین تھا کہ سماجی آزادی کے بغیر سیاسی آزادی بے معنی ہے۔ انہوں نے ذات پات کی تفریق کا مطالعہ کیا اور اس کے خاتمے کے لیے جدوجہد کی۔ ''مہد'' اور ''کالارام'' تحریکیں چلائیں۔ انہوں نے گول میز کانفرنس کے تینوں اجلاسوں میں شرکت کی اور قیمتی مشورے دیے۔



ڈاکٹر بی۔ آر امبیڈکر



ڈاکٹر ایس۔ رادھا کرشنن



پنڈت جواہر لال نہرو



سوامی ویویکانندہ

◆ یومِ اساتذہ :

ڈاکٹر ایس۔ رادھا کرشنن ہندوستان کے دوسرے صدر، ایک عظیم دانشور اور اُستاد تھے۔ اس عظیم اُستاد اور فلسفی کی یاد میں 5 ستمبر کو یومِ اساتذہ کے طور پر منایا جاتا ہے۔ انہوں نے میسور یونیورسٹی کرناٹک میں خدمات انجام دیے۔

◆ یومِ اطفال :

ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کی سالگرہ کو ہر سال 14 نومبر کو یومِ اطفال کے طور پر منایا جاتا ہے۔ نہرو قدرت سے محبت کرنے والے تھے۔ سرخ گلاب ان کا پسندیدہ پھول تھا۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے ہوم رول تحریک کے ساتھ جدوجہد آزادی میں قدم رکھا۔ 1929ء میں لاہور

© TSBTB NOT TO BE REPUBLISHED

اجلاس کے صدر رہے۔ ہم ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم نہرو کو صنعت کاری اور نئے ہندوستان کے معمار کے طور پر دیکھتے ہیں۔ آزادی کے بعد وہ پانچ سالہ منصوبوں اور ناوابستگی کی خارجہ پالیسی اور پنچ شیل اُصولوں کے حمایتی بن گئے۔

◆ سوامی ویویکانندہ جینتی (یوتھ ڈے) :

نوجوانوں کو ترغیب دلاتے ہوئے سوامی ویویکانندہ (1863-1902) نے قوم کو ایک نئے اُفق کی طرف لے گئے۔ اُنہوں نے مذہب کے نام پر اندھی عقیدت کو ختم کیا۔ اور انقلابی افکار پھیلائے اور رام کرشن مشن قائم کیا۔ سوامی ویویکانندہ نے سنیاسی زندگی کو خدمتِ خلق کی نئی شکل دی۔ انہوں نے ہندوستانیوں کو اس طرح مخاطب کیا کہ "غریبوں، ناخواندہ اور بیماروں - کو خدا ہے سمجھ کر خدمت کرنا اعلیٰ درجے کا دھرم ہے"۔ مرکزی حکومت نے ان کی سالگرہ کے دن کو یومِ نوجوانان کے طور پر منانے کا اعلان کیا۔ اس موقع پر کرناٹک حکومت نے نوجوانوں کی ترقی کے لیے نئی پالیسیوں کا اعلان کیا۔

◆ کرناٹک راجیو تسوا (یکم نومبر) :

1 نومبر 1956 کو ممبئی، مدراس اور حیدرآباد صوبوں کے کنڑ اعلاقوں اور صوبہ کوڈاگو کو میسور صوبے کے ساتھ ملا کر ریاست کرناٹک تشکیل دی گئی۔ اسے ریاست میسور کہا گیا، اس کی یاد میں ہر سال 1 نومبر کو کرناٹک راجیو تسوا بڑے جوش و خروش کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ 1 نومبر 1973 کو اس وقت کے وزیر اعلیٰ دیوراج ارس نے میسور ریاست کیا نام تبدیل کر کے کرناٹک رکھ دیا۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

مشقیں

I. خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کریں؟

1. ہمارے قومی پرچم کا سفید رنگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کی علامت ہے۔
2. دستورِ ہند کی تشکیل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نے کی۔
3. میسور ریاست کا نام بدل کر کرناٹک نام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں رکھا گیا۔
4. لال قلعہ پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پرچم لہراتے ہیں۔

II. مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں؟

5. قومی نشانیاں کیا ہیں؟
6. قومی پرچم کے ضابطے کا تناسب کیا ہے؟
7. قومی تہوار کونسے ہیں؟
8. اسکولوں میں منائے جانے والے چند ایّامِ جشن کے نام بتائیں۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

سرگرمیاں:



* مختلف ممالک کے قومی جھنڈوں کو اکٹھا کریں۔
* مختلف ممالک کے قومی ترانے سنیں۔
* قومی ترانہ مکمل طور پر سیکھیں، اسے گائیں۔
* اپنے گاؤں میں منائے جانے والے مقامی تہواروں کو جانیں۔

جغرافیہ

سبق 22

بر آعظم ایشیاء
Continent Asia

سبق کا تعارف:

اس سبق میں بر آعظم ایشیاء کا محلِ وقوع، رقبہ اور طبعی حالات، علاقائی خطّے، طبعی خصوصیات، اہم ندیاں اور زراعت، آب و ہوا اور نباتات، اہم معدنیات، آبادی میں اضافہ، تقسیم اور کثافت کے متعلق متعارف کرایا گیا ہے۔

صلاحیتیں:

1. بر آعظم ایشیاء کا محلِ وقوع، رقبہ، جغرافیائی حالات اور مختلف خصوصیات کے متعلق جانیں گے۔
2. علاقائی خطّوں کی تقسیم اور ان کے درمیان مشابہت کو سمجھنا۔
3. ایشیاء کے اہم طبعی خطّوں کے متعلق وضاحت حاصل کرنا۔
4. ندیوں کے نظام اور زراعت کے مابین تعلق کو سمجھنا۔
5. آب و ہوا اور قدرتی نباتات کے درمیان تعلق کے بارے میں جاننا۔
6. اہم معدنیات، ان کی تقسیم، آبادی میں اضافہ، تقسیم اور آبادی کی کثافت کے متعلق معلومات حاصل کرنا۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

1. محلِ وقوع، رقبہ اور طبعی حالات

تعارف: دنیا کے تمام بر آعظموں میں بر آعظم ایشیاء سب سے بڑا ہے۔ وہ اپنی قدرتی خصوصیات، آب و ہوا، نباتات، حیوانات، مٹی کے اقسام وغیرہ میں تنوع رکھتا ہے۔ اس بر آعظم میں سب سے بلند پہاڑی، سطح مرتفع، وسیع زرخیز میدانی علاقے، ریگستان، ندیوں کا نظام اور جھیلیں نظر آتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم یہاں کی زبان، مذہب، آبادی اور آبادی کی کثافت دیکھ سکتے ہیں۔ اس لیے بر آعظم ایشیاء کو "متنوع بر آعظم" کہتے ہیں۔

سرگرمی: بر آعظم ایشیاء کو متنوع بر آعظم کہنے کی اہم وجوہات پر بحث کیجئے۔ بر آعظم ایشیاء کے نقشے کو بغور دیکھتے ہوئے بحث کیجئے۔

محلِ وقوع: بر آعظم ایشیاء ′16-°1 شمال سے ′41-°77 جنوب طولِ و بلد اور ′04-°26 مشرق سے -°169 ′40 مغرب عرضِ بلد کے درمیان پھیلا ہوا ہے۔ ملیشیا کے تھوڑے جنوب میں خطِ استوا ہے۔ ہندوستان اور عرب ممالک سے خطِ سرطان ہو کر گزرتا ہے۔

رقبہ: بر آعظم ایشیاء کا کل رقبہ تقریباً 44 ملین مربع کلومیٹر ہے۔ یہ دنیا کے کل رقبے کا 33 فیصد حصّہ ہے۔ یہ بر آعظم مکمل طور پر شمالی نصف کرّہ میں ہے۔

جغرافیائی حالات: بر آعظم ایشیاء اپنی تینوں جانب سمندر اور ایک جانب زمینی حصّے سے گھرا ہوا ہے۔ اس کے اطراف شمال میں بحر منجمد، مشرق میں بحرالکاہل، جنوب میں بحر ہند اور مغرب میں بر آعظم یوروپ ہے۔

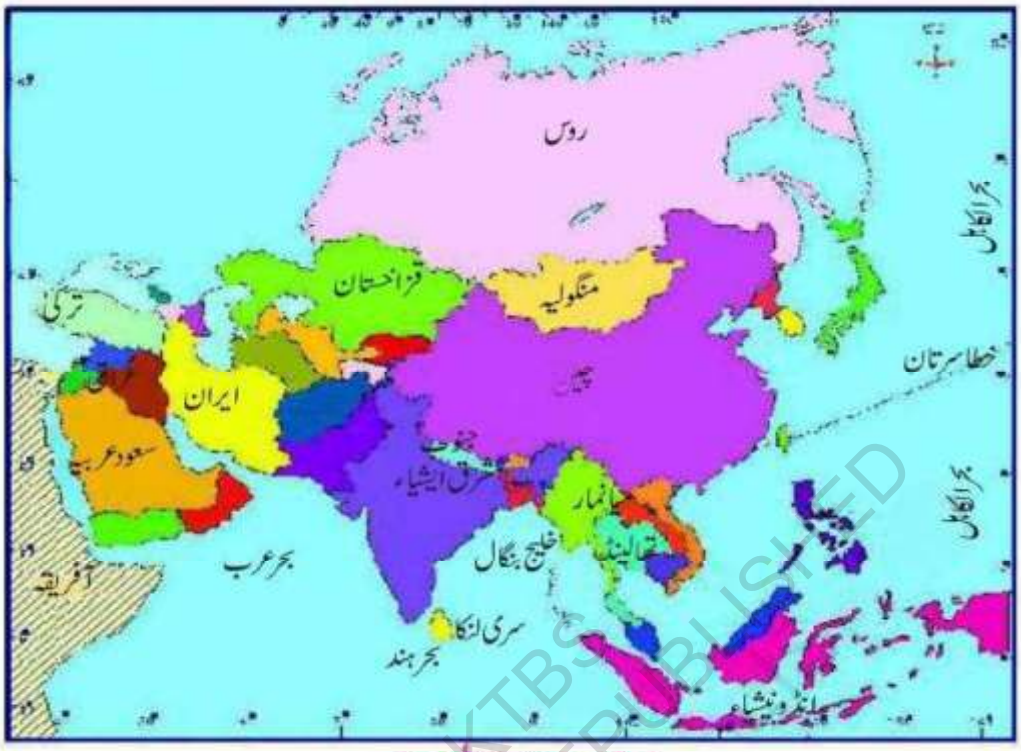
بر آعظم ایشیاء اور یورپ کی سرحد ایک خیالی روایتی ٹیڑھا میڑھا خط ہے جو یورال کی پہاڑیوں، بحر کیسپین، کاکس کی پہاڑیوں اور بحر اسود سے ہو کر گزرتی ہے۔



دنیا میں ایشیاء کا محلِ وقوع

یوروپ اور ایشیاء کو مجموعی طور پر یوریشیاء کہتے ہیں۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED



دُنیا میں ایشیاء کے طبعی حصے

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

ایشیاء اور آفریقہ کو جدا کرنے والی سرحد عام طور پر نہر سوئیز سے ہو کر اور ایشیاء اور آسٹریلیا کے درمیانی سرحد نیوگینی اور آسٹریلیا کے درمیان سے ہو کر گزرتی ہے۔

2. ایشیاء کے علاقائی خطّے

آج بر آعظم ایشیاء میں 48 ممالک ہیں۔ ان کو درج ذیل 5 علاقائی خطّوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

1. مشرقی ایشیاء:

اس میں چین، شمالی اور جنوبی کوریا، جاپان، ہانگ کانگ، تائیوان اور منگولیا شامل ہیں۔ یہ شمال میں روس اور جنوب میں جنوبی ایشیاء اور جنوب مغربی ایشیاء کے درمیان پھیلا ہوا ہے۔

2. جنوب مشرقی ایشیاء:

یہاں پر میانمار، لاؤس، ویتنام، تھائی لینڈ، کمبوڈیا، ملیشیاء، انڈونیشیاء، سنگاپور، برونائی اور فلیپائنس ممالک واقع ہیں۔ یہ ایک جزیرہ نما ہے۔ یعنی یہ مجموعۂ جزائر کا علاقہ ہے۔ مثال کے طور پر سماترا، جاوا، سلاویسی، بورنیا، پاپوا وغیرہ۔ اس کے مغرب میں بحر ہند اور مشرق میں بحر الکاہل ہیں۔



قدرتی علاقے

3. جنوبی ایشیاء:

اس خطّے میں ہندوستان، بنگلہ دیش، بھوٹان، نیپال، پاکستان، سری لنکا اور مالدیپ ممالک شامل ہیں۔ ان میں ہندوستان سب سے بڑا ہے۔ یہ جنوب میں بحر ہند اور اس کی ذیلی بحریں جیسے خلیج بنگال اور بحر عرب سے گھرا ہوا ہے۔ شمال میں ہمالیہ کے پہاڑی سلسلے، مشرق میں میانمار اور مغرب میں افغانستان موجود ہیں۔

4. جنوب مغربی ایشیاء:

افغانستان، بحرین، سائبرس، ایران، عراق، اسرائیل، جارڈن، کویت، لبنان، عمان، قطر، شام (سیریا)، فلسطین، سعودی عرب، عرب متحد امارات (UAE)، یمن اور ترکی ممالک اس خطّے میں

NOT TO BE REPUBLISHED

شامل ہیں۔ اس علاقے کے جنوب میں بحر اسود ہے۔ مغرب میں بحر روم اور مشرق میں ہندوستان کے درمیان پھیلا ہوا ہے۔ اسی علاقائی تقسیم میں ریگستانی اور نیم ریگستانی علاقے شامل ہیں، جو پیٹرولیم اور قدرتی گیس کے ذخائر سے مالا مال ہیں۔

5. وسطی ایشیاء:

یہ کیسپین سمندر سے چین تک اور قزاخستان سے ایران، افغانستان تک پھیلا ہوا ہے۔ اس خطّے کے اہم ممالک- قزاخستان، کرگستان، تزاکستان، ترکمنستان، ازبیکستان اور سائبیریا (روس) ہیں۔

3. طبعی خصوصیات

ایشیاء کی قدرتی خصوصیات میں بلند کوہستانی سلسلے اہم زمینی اشکال ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ مختلف سطح مرتفع، زرخیز مٹی کے میدان اور جزائر کے مجموعے پائے جاتے ہیں۔

اہم طبعی علاقے: زمین کی تشکیل اور ظاہری خصوصیات کی بناء پر براعظم ایشیاء کو پانچ اہم طبعی خطّوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

1. شمالی مغربی نشیبی میدان
2. وسطی بلند خطّے
3. جنوبی سطح مرتفع
4. عظیم دریائی میدان
5. مجموعہ جزائر



ماؤنٹ ایورسٹ

1. شمالی مغربی نشیبی میدان:

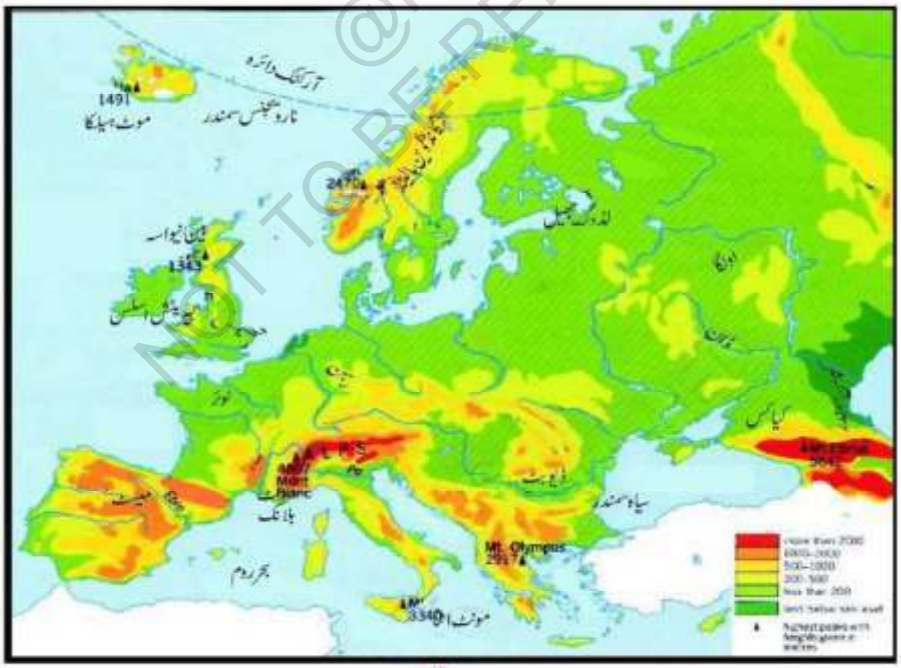
یہ ایشیاء کی قدرتی خصوصیات میں سب سے اہم اور ضروری علاقے ہیں۔ یہ آبنائے بیرنگ سے بحیرۂ کیسپین تک پھیلا ہوا ہے۔ وسطی بلند خطّوں اور بحر منجمد کے درمیان نظر آتا ہے۔ ان مثلث نما وسیع ترین نشیبی علاقے کو "سائبیریا کا میدان" بھی کہا جاتا ہے۔ یہ شمال کی طرف ہلکے سے ڈھلوان سطح کے ہیں۔ اس میدان سے کئی ندیاں جنم لیتی ہیں۔ مثلاً لین، اوب اور ینسی شمالی جانب بہتے ہوئے بحر منجمد سے جاملتی ہیں۔

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

2. **وسطی بلند خطّے:** بر آعظم ایشیاء کا دوسرا اہم قدرتی خطہ ہے۔ یہ شمالی مغربی نشیبی علاقوں کے جنوب میں واقع ہیں۔ وسطی ایشیاء کے پہاڑی سلسلے ہی وسطی بلند خطّے کہلاتے ہیں۔ یہ ایشیائے کوچک (ایشیائے مائنر) سے آبنائے بیرنگ تک پھیلے ہوئے ہیں۔ یہاں کے کئی پہاڑی سلسلے پامیر گھاٹ سے ہر جانب پھیلے ہوئے ہیں۔ مشرقی سمت کے کوہستانی سلسلوں میں ہمالیہ، کون لن، کاراکورم، ٹین شان، آلٹائے، سیان، یبلونی، کنگان اور اسٹان وائے پہاڑ اہم ہیں۔ مغرب کے پہاڑی سلسلوں میں ہندوکش، کرتار، سلیمان، ایلبرج، جاگروس، کاکسس، یونٹن اور تارس پہاڑ شامل ہیں۔

خمدار پہاڑ ہمالیہ کے پہاڑی سلسلے پامیر گھاٹ سے جنوبی مشرق کی جانب پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ دنیا کے سب سے بلند پہاڑ ہیں۔ یہاں کی ماؤنٹ ایورسٹ دنیا کی سب سے بلند چوٹی ہے۔

پہاڑی سلسلوں کے درمیان کئی سطح مرتفع ہیں مثلاً منگولیہ، ایران، اناطولیہ، سطح مرتفع وغیرہ۔ بر آعظم ایشیاء کی کئی ندیاں ان بلند علاقوں میں جنم لیتی ہیں۔



قدرتی خطے

@KTBO NOT TO BE REPUBLISHED

3. **جنوبی سطح مرتفع:** یہ سخت اور مضبوط پتھروں سے تشکیل شدہ قدیم سطح مرتفع ہیں۔ ان میں اہم یہ ہیں۔ عرب، دکن (ہندوستان)، یونّان (چین) اور شان (میانمار) سطح مرتفع۔

سطح مرتفع عرب ایک جزیرہ اور خشک علاقہ ہے۔

سطح مرتفع دکن ہندوستانی جزیرہ نما کے کثیر علاقے کو گھیرے ہوئے ہے۔ وسطی ہندوستان کے پہاڑی سلسلے مغربی گھاٹ اور مشرقی گھاٹ کے درمیان واقع ہے۔ یہ مشرقی جانب ڈھلوان ہے۔ یہاں سے کئی ندیاں بہتی ہیں۔

چین کے جنوب مغرب میں یونّان سطح مرتفع ہے۔ یہ ایک بہترین چونے کے پتھر کا علاقہ ہے۔ اس کا اگلا علاقہ ہی شان سطح مرتفع ہے۔

4. **عظیم دریائی میدان:** بحر ہند اور بحر الکاہل میں شامل ایشیاء کی ندیوں کے میدان سے بنا ہے۔ یہاں بہنے والی ندیاں مٹی کو بہالاتے ہوئے زرخیز میدان بناتی ہیں۔ اس خطّے کے اہم میدانی علاقے یہ ہیں۔ ملک شام کا دجلہ اور فرات کا میدان، ہند-پاک کا سندھ اور گنگا کا میدان، میانمار کا اراوڑی میدان، ہندو چین کا مینام اور میکانگ، چین کا چیانگ-جیانگ (یانگتسے)، سی کیانگ اور ہوانگ ہو دریائی میدان-یہ گنجان آبادی والے میدان ہیں۔

5. **مجموعۂ جزائر:** بر آعظم ایشیاء کے جنوب مشرق اور بحر الکاہل کے ساحلی علاقوں میں کئی جزائر پائے جاتے ہیں۔ یہ شمال میں کم چنک سے جنوب میں فلپائن اور بورنیو تک ایک ہاریاز نجیر کی طرح پھیلے ہوئے ہیں۔ وہ پانچ سمندروں (اوکھوتسک سمندر، جاپانی سمندر، زرد سمندر، مشرقی چینی سمندر اور مغربی چینی سمندر سے گھرا ہوا ہے۔

اہم مجموعہ جزائر یہ ہیں: کیوریل، جزائر جاپان، لاچو جزائر، فلیپائنس اور تورنیہ جزائر۔ ان میں کئی جزائر آتش فشاں کی وجہ سے وجود میں آئے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ زرخیز مٹی، گہری وادیاں اور مخروطی پہاڑ بھی موجود ہیں۔

©KTBC NOT TO BE REPUBLISHED

4. اہم ندیاں اور زراعت

ایشیاء کی ندیوں کے جال میں تنوع پایا جاتا ہے۔ اس بر آعظم کے دریائی نظام پر قدرتی خصوصیات اور اطراف کے آبی ذخائر اثر انداز ہوتے ہیں۔ بحر الکاہل، بحر منجمد اور بحر ہند ایشیاء کو گھیرے ہوئے ہیں۔ اس بر آعظم میں بہنے والی زیادہ تر ندیاں انہیں سمندروں میں جا ملتی ہیں۔ اس طرح سمندروں میں جا ملنے کی بنیاد پر بر آعظم ایشیاء کی ندیوں کو چار گروہوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

1. **بحرہ ہند میں جا ملنے والی ندیاں:** اس گروہ کی اہم ندیاں- عراق اور ملک شام کی دجلہ اور فرات ندیاں، ایران کی خلیج میں پاکستان اور ہندوستان کی سندھ، گنگا اور برہم پتر اندیاں، ہمالیہ میں جنم لے کر جنوب میں بہتے ہوئے بحر ہند میں جا ملتی ہیں۔ میانمار کے سٹیانگ، سالوین اور اراوڑی کے ندیاں خلیج بنگال میں جا ملتی ہیں۔
2. **بحر الکاہل میں جا ملنے والی ندیاں:** اس گروہ میں راس کی آمور، چین کی ہوانگ ہو، چیانگ جیانگ (یانگتسے) اور سی کیانگ ندیاں مشرق کی جانب بہتی ہوئی بالترتیب اوکھوتسک، زرد سمندر اور چینی سمندر میں جا ملتی ہیں۔



بر اعظم ایشیاء کی ندیاں

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

3۔ بحر منجمد میں جا ملنے والی ندیاں:

اوب ، ینسی اور لینا اس گروہ کی اہم ندیاں ہیں۔ یہ وسطی علاقوں میں پیدا ہوتی ہیں اور شمال کی جانب بہتے ہوئے بحر منجمد میں جا ملتی ہیں۔

4۔ اندرونی ممالک کی ندیاں:

اس گروہ سے تعلق رکھنے والی ندیاں اندرونی علاقوں کے سمندر میں جا ملتی ہیں۔ مثال کے طور پر اولگا اور یورل ندی ، کیسپین سمندر اور امودری اور سر دریا ندیاں ارل سمندر میں جا ملتی ہیں۔

ایشیاء کی زراعت

زراعت ایشیاء کا اہم پیشہ ہے۔ تقریباً 4/3 حصّہ آبادی کے لوگ زراعت پر منحصر ہیں۔ بر آعظم ایشیاء سے بر آمد ہونے والی اشیاء کا زائد حصہ زراعتی پیداوار ہے۔

ایشیاء کی زراعت اور ندیوں کے درمیان ایک گہرا تعلق ہے۔ سائبیریا کے علاوہ تمام حصّوں میں زراعت ندیوں کے میدانوں میں کی جاتی ہے۔ اس کی اہم وجہ یہاں کی زرخیز مٹی اور آبپاشی کے ذریعے بھرپور پانی کی فراہمی ہے۔

ایشیاء کے کئی ممالک میں کسان زراعتی کاموں کے لئے ہاتھوں سے بنائے ہوئے اوزار اور جانوروں کا استعمال کرتے ہیں۔ یہاں پر عام طور پر مخلوط زراعت کا رواج ہے۔ زراعت کی دیگر قسموں میں آبپاشی سے زراعت ، خشک زراعت ، باغبانی زراعت ، مخلوط زراعت ، منتقلی زراعت وغیرہ ہیں۔ موجودہ دور میں زراعت کے لئے جدید سائنسی آلات ، کیمیائی کھاد اور کثیر پیداوار دینے والے بیجوں کا استعمال کیا جارہا ہے۔ پھر بھی کئی ممالک میں مختلف اسباب کی وجہ سے پیداوار میں کمی ہے۔

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

فصلیں



دھان کی فصل

ایشیاء میں مختلف فصلوں کی کاشت کی جاتی ہے۔ دھان اور گیہوں یہاں کی اہم غذائی فصلیں ہیں ۔ چین اور ہندوستان دھان کی کاشت کرنے والے اہم ممالک ہیں۔ دنیا میں دھان کی کاشت کا کل 90 فیصد حصہ یہیں سے فراہم ہوتا ہے۔ جاپان، بنگلہ دیش، تھائی لینڈ اور جنوب مشرقی ایشیاء کے ممالک دھان کی کاشت کرنے والے دیگر ممالک ہیں۔ چین، ہندوستان ،پاکستان، ایشیائی روس کے علاقے گیہوں کی پیداوار کے اہم ممالک ہیں۔

دنیا کا سب سے اہم قدرتی ربڑ اور چائے کی پیداوار میں ایشیاء آگے ہے۔ انڈونیشیاء، ملیشیاء اور تھائی لینڈ قدرتی ربڑ کی پیداوار کے اہم ممالک ہیں۔ چائے کی پیداوار میں چین، انڈونیشیاء، ملیشیاء، ہندوستان اور تھائی لینڈ سب سے آگے ہیں۔



چائے کا باغ



کافی کا باغ

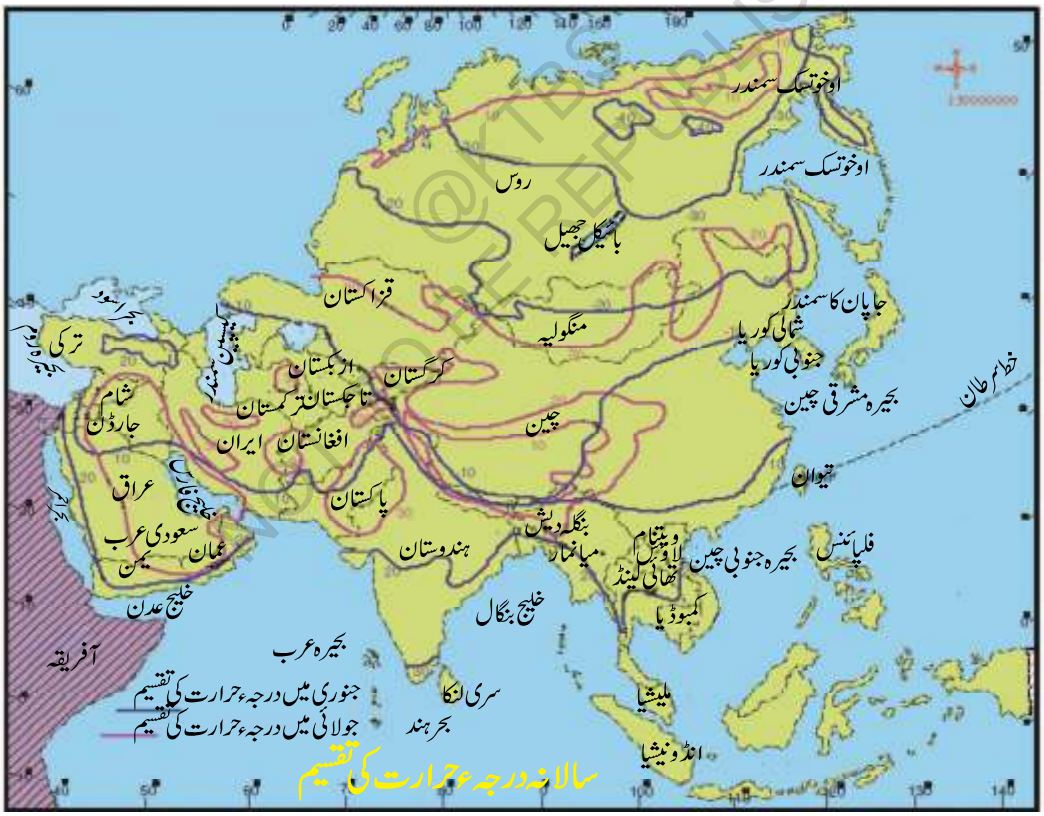
ایشیاء میں اُگائے جانے والی دیگر فصلوں میں کپاس ، پٹ سن اور گنّا بہت اہم ہیں۔ چین ، ہندوستان ، پاکستان ، ترکی ، ترکمینستان اور ازبیکستان اہم کپاس پیدا کرنے والے ممالک ہیں۔ بنگلہ دیش ، چین اور ہندوستان پٹ سن اُگانے والے ممالک ہیں۔ گنّا ہندوستان ، انڈونیشیا ، فلیپائنس اور بنگلہ دیش میں اُگایا جاتا ہے۔ ہندوستان گنّے کی کاشت میں دنیا کے دوسرے مقام پر ہے۔

کافی ، کوکو ، مختلف قسم کے دانے جیسے رائی ، باجرہ ، ساواں وغیرہ دو دلیہ بیج ، تیل کے بیج اور گرم مصالحے کی پیداوار کے لئے بھی ایشیاء مشہور ہے۔

NOT TO BE REPUBLISHED © KTBS

5۔ آب وہوا اور قدرتی نباتات

آب وہوا: جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے ایشیاء ایک وسیع بر آعظم ہے۔ وہ جنوب میں خط استواء سے سرد آبی علاقوں تک پھیلا ہوا ہے۔ اس کے نتیجے میں ایشیاء کے مختلف علاقوں میں الگ الگ قسم کی آب وہوا کا اثر ہوتا ہے۔ ایشیاء کے چند حصّے دنیا کے سب سے سرد علاقوں میں شمار ہوتے ہیں تو چند علاقے دنیا کے سب سے گرم علاقوں میں شامل ہوتے ہیں(وسطی اور جنوب مغربی علاقے)۔ اسی طرح بے حد خشک اور زائد بارش والے مقامات بھی یہاں پائے جاتے ہیں۔ بر آعظم ایشیاء کی آب وہوا میں اس طرح کے امتیازات کی کئی وجوہات ہیں۔ مثلاً اس کا رقبہ، عرض بلد کی توسیع، قدرتی خصوصیت، مانسونی ہوائیں وغیرہ۔

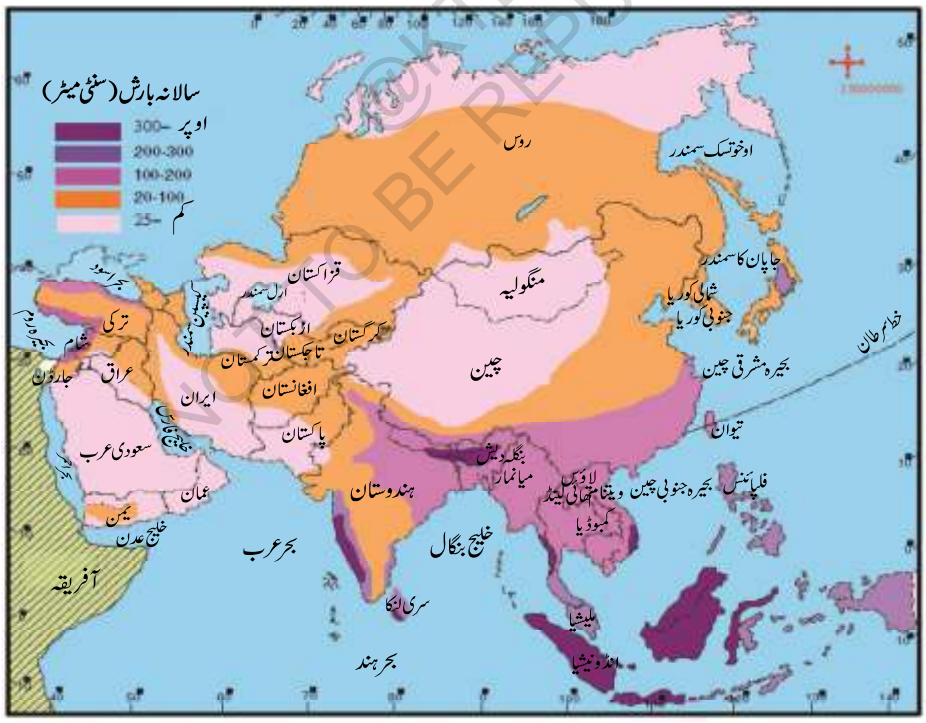


سالانہ درجہ حرارت کی تقسیم

درجۂ حرارت: یہ عام طور پر ایک مقام سے دوسرے مقام اور ایک موسم سے دوسرے موسم میں مختلف ہوتا ہے۔ جنوری کے مہینہ میں ایشیاء کے جنوبی ممالک سے شمالی ممالک زیادہ سرد ہوتے ہیں۔ سائبیریا میں موجود ورکویانکس بہت ہی سرد مقام ہے۔

جولائی کے مہینہ میں سائبیریا کے شمالی حصّے اور وسطی ایشیاء کے بلند علاقے اور سطح مرتفع کے علاوہ ایشیاء کے کئی ممالک میں گرمی زیادہ رہتی ہے۔ چند علاقوں میں درجہ حرارت 40°c سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔

بارش کی تقسیم کاری: برآعظم ایشیاء میں جنوب مغربی مانسونی ہواؤں سے گرمی کے موسم میں کثرت سے بارش ہوتی ہے لیکن مانسونی ہوائیں وسطی ایشیا تک نہیں پہنچ پاتیں۔ وہ خطہ سال بھر خشک ہی رہتا ہے۔ مغربی ایشیاء کے ممالک جیسے ملیشیاء اور دیگر موسم کی مغربی ہواؤں (تجارتی ہواؤں) سے اور چین کا مشرقی حصّہ اور فلیپائنس وغیرہ حرارتی علاقے گرم ہواؤں سے بارش حاصل کرتے ہیں۔



سالانہ بارش کی تقسیم

موسم سرما : ایشیاء کے زیادہ تر علاقوں میں اکتوبر سے مارچ تک سردی کا موسم رہتا ہے۔ ایشیاء کا زیادہ تر حصّہ شمالی نصف کرّہ میں ہے۔ اس موسم میں شمالی نصف کرّہ پر ترچھی سورج کی شعاعیں پڑتی ہیں۔ اس لئے زیادہ تر سرد آب وہوا رہتی ہے۔ درجہ حرارت بہت کم ہوتا ہے۔

وسطی ایشیاء میں ہوا کا دباؤ زیادہ اور بحر ہند میں ہوا کا دباؤ کم ہوتا ہے۔ اسی طرح زمینی علاقے سے سمندر تک ہوائیں بہتی رہتی ہیں۔ وہ خشک ہوائیں بارش نہیں لاتیں۔ موسم سرما میں بارش بہت کم ہوتی ہے۔

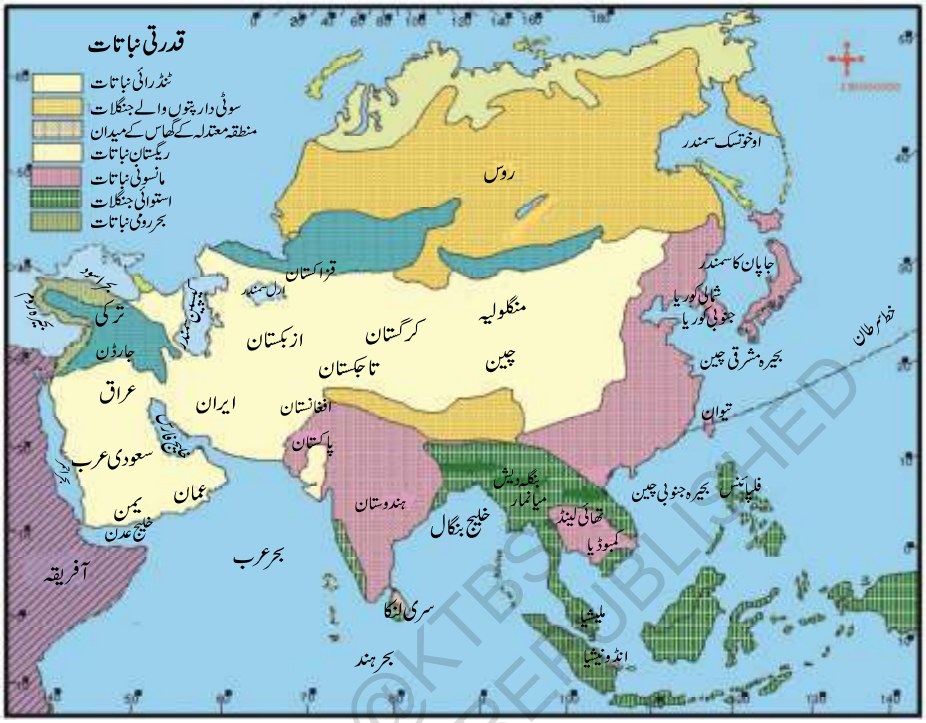
موسم گرما : موسم سرما کا برعکس ہوتا ہے۔ یہ اپریل سے شروع ہو کر ستمبر میں ختم ہوتا ہے۔ شمالی نصف کرّہ میں سورج کی شوائیں سیدھی اور تیز پڑتی ہیں اس لئے ایشیاء کے کئی خطوں کا درجہ حرارت زیادہ اور وسطی ایشیاء میں ہوا کا دباؤ بہت کم ہوتا ہے۔ ہوائیں سمندروں سے زمینی علاقوں کی طرف بہتی ہیں جو کم و بیش ایشیاء کے تمام علاقوں میں بارش برساتی ہیں۔

- جنوری میں سائبیریا کا "ورکویانکس" 50°c- اور اومی یاکنی 71°c- ڈگری کم از کم درجہ حرارت کا اندراج کرتے ہیں۔
- ہندوستان میں میگھالیہ ریاست کے مانسنرام (ماسن رام) میں دنیا کی سب سے زیادہ بارش ہوتی ہے۔ (سالانہ 1187 سینٹی میٹر)

قدرتی نباتات:

برآعظم ایشیاء کے قدرتی نباتات اور آب وہوا کے درمیان آپسی تعلق ہوتا ہے۔ زمین کی شکل ، مٹی اور انسانی مداخلت نباتات کی اقسام و تقسیم پر اثر انداز ہوئی ہیں۔ ایشیائی نباتات مختلف اقسام کے ہیں۔ جنہیں سات اہم اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED



قدرتی نباتات

1۔ **ٹنڈرائی نباتات :** یہ نباتات بحر منجمد ساحل کے مختصر علاقہ میں نظر آتے ہیں۔ یہ زیادہ تر اولے اور برف سے ڈھکے رہتے ہیں۔ اس لئے یہاں نباتاتی پیداوار کائی اور حجری اجناس تک محدود ہے۔

2۔ **صنوبری جنگلات:** یہ بھی ٹنڈرائی علاقہ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کو ٹائیگا کے جنگلات بھی کہا جاتا ہے۔ فر، سپروس، لارچ اور پائن یہاں کے اہم نباتات ہیں۔ وہ نرم لکڑی والے درختوں کے جنگلات ہیں۔



ٹائیگا جنگلات

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

3۔ منطقۂ معتدلہ کے گھاس کے میدان (اسٹیپس) : وسطی ایشیاء اور ریگستانی اور نیم ریگستانی علاقوں کے کناروں پر یہ گھاس کے میدان دکھائی دیتے ہیں۔ کم بارش کی وجہ سے یہاں چھوٹے قد کی گھاس اگتی ہے۔

4۔ ریگستانی نباتات : یہ بر آعظم ایشیاء کے منطقۂ حارہ اور منطقۂ معتدلہ کے ریگستانی علاقوں میں پائے جاتے ہیں ۔ مثال کے طور پر عرب، ایران ، تھار ریگستان وغیرہ یہاں صرف خاردار جھاڑیاں، ناگ پھنی کے درخت اور گھاس اُگتے ہیں۔ نخلستان میں کھجور اور اسی طرز کے دیگر نباتات دکھائی دیتے ہیں۔



مانسونی جنگلات

5۔ مانسونی جنگلات: جنوبی ، جنوب مشرقی اور مشرقی ایشیاء کے علاقوں میں مانسونی جنگلات پائے جاتے ہیں۔ یہاں پر زیادہ درجۂ حرارت اور بارش ہونے کی وجہ سے جنگلات اگتے ہیں ۔یہاں پر ساگوان ، سیل، برگد، بانس ،صندل اور بہت سے دوسرے سخت لکڑی کے درخت اُگتے ہیں۔ موسم خزاں میں ان درختوں کے پتے گر جاتے ہیں۔



خطِ استوائی جنگلات

6۔ استوائی خطہ کے جنگلات: زیادہ تر مشرقی انڈیس اور زیادہ بارش والے مانسونی علاقوں میں ایسے جنگلات نظر آتے ہیں ۔وہ سدا بہار، سبز وشاداب اور بلند اگنے والے درختوں سے بھرپور ہوتے ہیں۔ یہاں پر مہاگنی، ایبونی، ربڑ، بانس اور چقندر کے درخت پائے جاتے ہیں۔

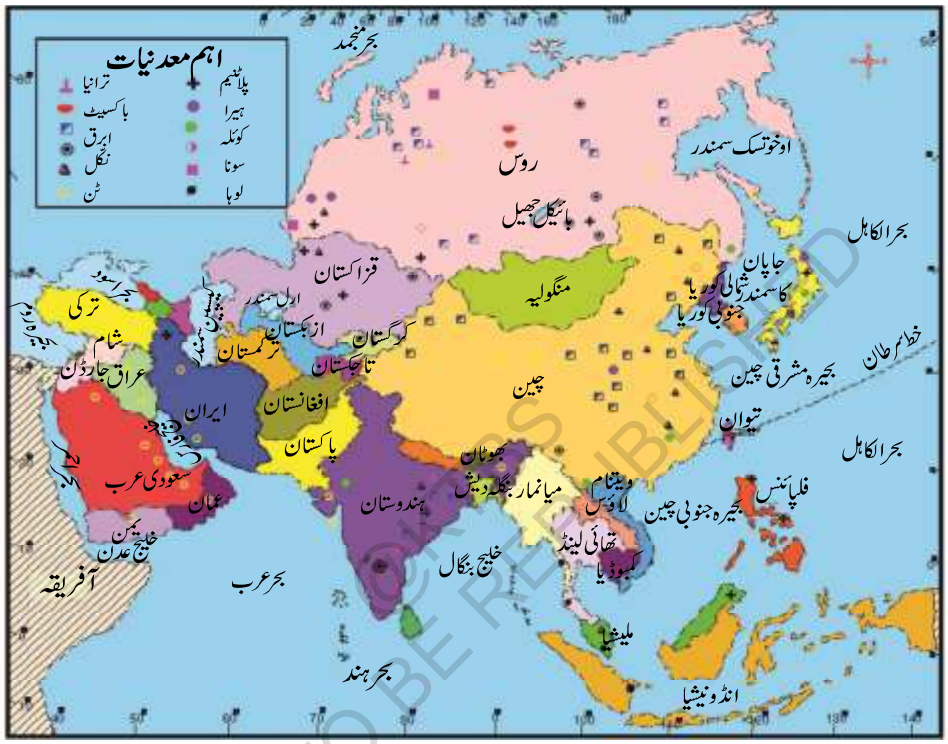
7۔ بحیرۂ رومی کے نباتات: ایشیاء کے جنوب مغربی خطہ میں ایسے جنگلات پائے جاتے ہیں۔ یہاں پر زیتون ،انجیر، بلوتھ کے درخت اور جھاڑیاں اگتی ہیں۔ یہاں کے درخت پست قد کے ہوتے ہیں۔

6۔ اہم معدنیات

لوہے کے معدنی ذخائر: یہ لوہا اور فولاد کی تیاری کے لیے اہم کچدھات ہے۔ بر آعظم ایشیاء میں لوہے کے ذخائر زیادہ مقدار میں پائے جاتے ہیں اور دنیا کے 30 فیصد لوہے کے ذخائر اسی بر آعظم میں ملتے ہیں ۔ چین میں کثیر لوہے کے ذخائر موجود ہیں۔ ہندوستان ، ترکی ، فلیپائنس ، ملیشیاء ، تھائی لینڈ ،

NOT TO BE REPUBLISHED © TBS

انڈونیشیا ، میانمار ، ویتنام ، قزاخستان اور پاکستان لوہے کی کچ دھات کے ذخائر والے ممالک ہیں ۔ جنوبی کوریا ، تائیوان ، سری لنکا، جاپان اور جنوب مغربی ایشیاء کے ممالک میں لوہے کی دھات کم مقدار میں پائی جاتی ہے۔



اہم معدنیات

میانگنیز : یہ سب سے اہم آہنی آمیز دھات ہے۔ بہترین فولاد کی تیاری کے لیے یہ بہت ضروری ہوتی ہے۔ برآعظم ایشیاء میں کثیر میانگنیز کے معدنی ذخائر موجود ہیں۔ یہ ٹرانس کاکاس، وسطی ایشیاء، سائبیریا، چین اور ہندوستان میں زیادہ پھیلے ہوئے ہیں۔ چین میانگنیز کی پیداوار میں سب سے آگے ہے۔

باکسائٹ : ایشیاء کثیر باکسائیٹ کے ذخائر رکھنے والا برآعظم ہے۔ یہ زیادہ تر قزاخستان اور جنوب مرکزی سائبیریا میں پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ہندوستان ، انڈونیشیاء، ترکی ، ملیشیاء اور چین میں بڑی تعداد میں باکسائیٹ کے ذخائر موجود ہیں۔

NOT TO BE REPUBLISHED © PCTB

معدنی کوئلہ : معدنی کوئلہ درختوں اور جانداروں کے اصل جزو کا رکازی ایندھن ہے۔ یہ ایک توانائی کا اہم ذریعہ ہے۔ بر آعظم ایشیاء میں کثیر تعداد میں معدنی کوئلہ کی کانیں موجود ہیں۔ لیکن اس کی تقسیم ہر جگہ یکساں نہیں ہے۔ زیادہ مقدار میں معدنی کوئلے کی کانیں چین ، ہندوستان ، انڈونیشیاء ، سائبیریا اور وسطی ایشیاء کے ممالک میں پائی جاتی ہیں۔

دنیا کے معدنی کوئلہ پیدا کرنے اور معدنی کوئلے کی کانوں کے ذخائر رکھنے والے ممالک میں چین کا پہلا نمبر ہے۔ چین کے تمام خطوں میں معدنی کوئلہ پایا جاتا ہے۔ ہندوستان بھی معدنی کوئلہ پیدا کرنے والے ممالک میں بر آعظم ایشیاء کا دوسرا بڑا ملک ہے۔ موجودہ وسطی سائبیریا میں موجود کوجے نیٹس میدان میں سب سے زیادہ معدنی کوئلہ تیار کیا جاتا ہے۔ کم مقدار میں معدنی کوئلہ کے ذخائر والے ممالک میں ازبکستان ، کرغستان، ترکستان پاکستان اور جاپان شامل ہیں۔

پٹرولیم : یہ ایک مائع ایندھن ہے جو خود کار سواریوں جیسے ریل گاڑی ، آبی جہاز اور ہوائی جہازوں میں بطور ایندھن استعمال ہوتا ہے۔ جنوب مغربی ایشیاء میں پٹرولیم کے لاتعداد ذخائر موجود ہیں۔ یہ زیادہ تر سعودی عرب ، ایران ، عراق ، کویت ، بحرین ، قطر اور متحدہ عرب امارات (U.A.E.) میں پائے جاتے ہیں۔ یہ دنیا کے کل ذخائر کا آدھا حصّہ ہیں اور دنیا کے کل پٹرول کی پیداوار کا 25% پٹرول پیدا کرتے ہیں۔

مشرق اور جنوب مشرقی ایشیاء کے چند ممالک میں پٹرولیم کے ذخائر موجود ہیں۔ مثال کے طور پر انڈونیشیاء، ملیشیاء ، تائیوان ، میانمار ، ساراواک ، ہندوستان ، ویتنام وغیرہ۔

ان دنوں سائبیریا کے علاقوں میں پٹرول کی پیداوار زیادہ ہو رہی ہے۔

- لفظ " پٹرولیم " دو لاطینی زبان کے الفاظ پیٹرا Petra جس کے معنی پتھر اور اولیم Oleum جس کے معنی تیل کے ہیں ، سے ماخوذ ہے۔
- سعودی عرب دنیا میں سب سے زیادہ پٹرول پیدا کرنے والا ملک کہلاتا ہے۔

وسطی ایشیاء کے ترکمینستان ، ازبکستان ، قزاخستان وغیرہ علاقوں میں بھی پٹرول کے ذخائر موجود ہیں۔

NOT TO BE REPUBLISHED @KTBS

اہم صنعتی علاقے:

بر آعظم ایشیاء ایک وسیع علاقہ ہے۔معدنیات اور زراعتی پیداوار کی دولت سے مالا مال ہے لیکن یوروپ کی طرح ایک صنعتی ملک نہ بن سکا۔ اس کے وجوہات میں ٹیکنالوجی کی کمی، سرمایہ کی کمی، روایتی فطرت اور کثیر آبادی کا زراعت پر انحصار کرنا ہے۔

اہم صنعتیں اور صنعتی سرگرمیوں والے علاقوں کو " صنعتی علاقے " کہتے ہیں۔ یہاں پر صنعتوں کے انعقاد کے لئے درکار تمام ضروری سہولیات چند ہی علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔

بر آعظم ایشیاء کے اہم صنعتی علاقے درجہ ذیل ہیں۔

جاپان : اس ملک میں چار اہم صنعتی علاقے ہیں۔

1۔ کی حین علاقہ: ٹوکیو، کاواسکی اور یوکوہاما شہروں پر مشتمل صنعتی علاقہ ہے۔ یہاں پر کپڑوں کی صنعت، انجینئرنگ کی صنعت، جہاز سازی کی صنعت، کاغذ کی صنعت اور سیمنٹ کی صنعتیں اہم ہیں۔

2۔ ہان شین صنعت علاقہ: اوساکا، کوبے اور کیوٹو شہروں کا صنعتی علاقہ ہے۔ یہاں پر اہم کپڑے کی صنعتیں ہیں۔

3۔ آئسے خلیج کا علاقہ: یہ نگویا شہر کے اطراف پھیلا ہوا ہے۔ یہاں پر کپڑے اور انجینئرنگ کی صنعتیں اہم ہیں۔

4۔ کٹا کیوشو کا علاقہ: یاواٹا، موجی، کوکرے شہروں پر مشتمل ہے۔ فولاد، جہاز سازی، مشینی آلات اور کپڑے کی صنعتیں مشہور ہیں۔

چین : یہ ایک اہم زراعتی اور صنعتی طور پر ترقی یافتہ ملک ہے۔ کمیونسٹ حکومت آنے کے بعد یہاں صنعتوں کو فروغ ملا۔

اس ملک کے اہم صنعتی علاقے یہ ہیں:

1۔ منچوریا علاقہ: یہاں فولاد، انجینئرنگ اور کیمیائی اشیاء کی صنعتیں ہیں۔

2۔ بیجنگ کا علاقہ: یہاں انجینئرنگ ، جہاز سازی ، کپڑے اور کیمیائی اشیاء کی صنعتیں ہیں۔

©KTBC NOT TO BE REPUBLISHED

3۔ شانشی باوٹو: لوہااور فولاد کی صنعتوں کے علاوہ زراعتی آلات کی یہاں صنعتیں ہیں۔

4۔ چانگ جیانگ: اس علاقے میں کپڑے کی صنعت، جہاز سازی اور فولاد کی تیاری کی صنعتیں ہیں۔

5۔ ووہان علاقہ: یہاں دھاتوں کی تیاری اور بڑے پیمانے کی صنعتیں موجود ہیں۔

ہندوستان کے اہم تجارتی علاقے:

1) ہوگلی - کلکتہ کا علاقہ

2) ممبئی - پونے کا علاقہ

3) احمد آباد - ودوڈرا کا علاقہ

4) مدورائے - کوئمبتور-بنگلور کا علاقہ

5) چھوٹا ناگپور کا علاقہ

6) دہلی - میرٹھ کا علاقہ

7) وشاکھا پٹنم

8) کولم - تروواننتاپورم کا علاقہ

جنوبی کوریا، ہانگ کانگ، سنگاپور اور ملیشیاء ایشیاء کے دیگر صنعتی علاقے ہیں۔

7۔ایشیاء کی آبادی

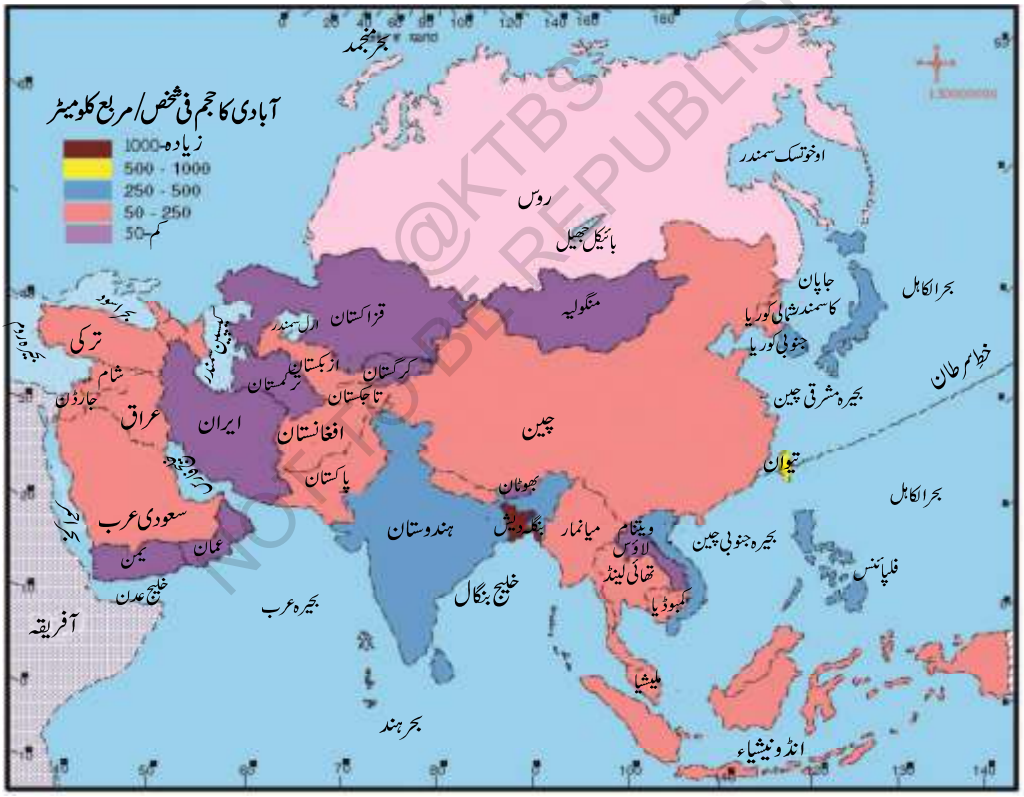
آبادی میں اضافہ: بر آعظم ایشیاء میں تقریبا 476 کروڑ آبادی ہے۔یہ دنیا کی کل آبادی کا60% ہے۔آج کی موجودہ آبادی پچھلے تین صدیوں کی آبادی سے پانچ گنا زیادہ ہے۔1950ع.ع. میں ایشیاء کی آبادی صرف 140 کروڑ تھی۔ماضیٔ قریب میں آبادی کی شرح زیادہ تھی۔مگر اس میں کمی واقع ہوئی ہے۔

گنجان آبادی اور اس کی تقسیم: بر آعظم ایشیاء کی آبادی کی تقسیم میں یکسانیت نہیں ہے۔ایشیاء کے کئی ایسے علاقے ہیں جہاں پر آبادی کم ہے اور کئی ایسے بھی علاقے ہیں جہاں کی آبادی بہت زیادہ ہے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

بر آعظم ایشیاء کی اوسط آبادی کا حجم 153 اشخاص فی مربع کلو میٹر ہے۔ سب سے سرد مقام شمال اور مشرقی سائبیریا ، ریگستانی عربیہ ، ایران اور بھارت کا تھار ریگستان علاقے اور سب سے بلند وسطی ایشیاء کے علاقوں میں آبادی بہت کم ہے۔

ایشیاء کے گنجان آبادی والے علاقوں میں ہندوستان کے عظیم میدان ، بنگلہ دیش ، چین ، جاپان ، کوریا اور انڈونیشیاء کے جزیرہ جاوا اہم ہیں۔ ان میں زیادہ تر زرخیز ہموار میدان یا دریاؤں کے طاس ہیں۔ میانمار ، تھائی لینڈ ، فلپائنس ، عراق ، سری لنکا ، ویتنام ، ملیشیاء اور کمبوڈیا میں گنجان آبادی ہے۔



بر آعظم ایشیاء کی آبادی کا حجم

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

نئے الفاظ:

خزاں ، بلین ، صنوبری جنگلات ، رکازی ایندھن ، گھاٹی یا کانٹھ ، چونے کا پتھر ، کائی ، ہجری اجسام ، نخلستان ، خام اشیاء ، ٹائیگا ، ٹنڈرا۔

یہ آپ کو معلوم رہے

- بر آعظم ایشیاء کی سب سے بلند پہاڑی چوٹی ماؤنٹ ایورسٹ ہے۔(8848 میٹر)
- ایشیاء کا سب سے نشیبی علاقہ مردہ سمندر سطح سمندر سے 305 میٹر نیچے ہے ۔
- دنیا کی سب سے زیادہ تعداد میں برفیلی ندیاں کاراکورم پہاڑی سلسلے میں ہیں۔
- تبت دنیا کا سب سے بلند سطح مرتفع ہے اس کو دنیا کی چھت کہتے ہیں۔
- کیاسپین سمندر دنیا کا سب سے وسیع اندرونی آبی ذخیرہ ہے۔
- جنوبی سائبیریا میں بائیکل جھیل سب سے گہری جھیل ہے۔
- آبادی اور وسعت دونوں میں سب سے چھوٹا ایشیاء کا ملک مالدیپ ہے۔

مشقیں

I۔ خالی جگہوں کو مناسب الفاظ کی مدد سے پر کیجئے۔

1۔ بر آعظم ایشیاء۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نصف کرّہ میں واقع ہے۔

2۔ ایشیاء کا سب سے اونچا پہاڑ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہے۔

3۔ ایشیاء میں ربر کی پیداوار کا اہم ملک۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہے۔

@KBS NOT TO BE REPUBLISHED

4۔ معتدل گھاس کا میدان ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کہلاتا ہے۔

II۔ درج ذیل سوالات کے جواب لکھئے۔

5. ایشیاء کو اختلافی خصوصیات والا بر آعظم کہا جاتا ہے۔ کیوں؟
6. ایشیاء کے جغرافیائی حالات بیان کیجئے۔
7. ایشیاء کے اہم قدرتی حصّے کون کونسے ہیں؟
8. ایشیاء کے کس موسم میں زیادہ بارش ہوتی ہے؟
9. ایشیاء کی اہم غذائی فصلیں کون کونسی ہیں؟
10. ایشیاء کے اہم ایندھنوں کے نام لکھئے۔
11. ایشیاء کے کن علاقوں میں آبادی کم ہے اور کیوں؟



سرگرمیاں:

- اٹلس کا استعمال کرتے ہوئے ایشیاء بر آعظم کے نقشہ کا مطالعہ کریں۔ پہاڑ ، سطح مرتفع ، میدانی علاقوں اور ندیوں کی نشاندہی کریں۔ ان کی فہرست بنائیں اور نقشہ میں نشاندہی کریں۔
- بر آعظم ایشیاء کی اہم ندیاں اور ان کی معاون ندیوں کا تعارف، ان کے پیدائشی مقامات، ان کی لمبائی، معاون ندیاں ، ڈیلٹا ، بند (ڈیم) کے متعلق معلومات حاصل کریں اور تصاویر اکٹھا کریں۔
- آپ اپنے آس پاس کے ماحول کا مشاہدہ کیجئے۔ اور وہاں پر اگائی جانے والی فصلوں ، نباتات اور آبی ذخائر کی فہرست تیار کیجئے۔

NOT TO BE REPUBLISHED @KTBS

سبق: 23

برآعظم یوروپ
CONTINENT EUROPE

K8Z6W6

سبق کا تعارف :

اس سبق میں برآعظم یوروپ کے محل وقوع، رقبہ، جغرافیائی حالات، آب وہوا کے حصے، قدرتی نباتات، زراعت، مویشی پالن، ماہی گیری، معدنیات، صنعتیں، آبادی میں اضافہ اور تقسیم کو متعارف کرایا گیا ہے۔

صلاحیتیں :

1. یوروپ کا محل وقوع، بناوٹ اور جغرافیائی حالات کے متعلق سمجھنا۔
2. یوروپ کے قدرتی نباتات اور آب وہوا کے حصوں کو سمجھنا۔
3. نباتات پر آب وہوا کے اثرات کو جاننا۔
4. یوروپ کی صنعت کاری معدنیات پر کس طرح منحصر ہے، معلوم کرنا۔
5. یوروپ میں غیر مساوی آبادی کی تقسیم، نقل مکانی، آبادی کی کثافت کو قابو میں رکھنے والے نکات کو جاننا۔

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

پیش لفظ :

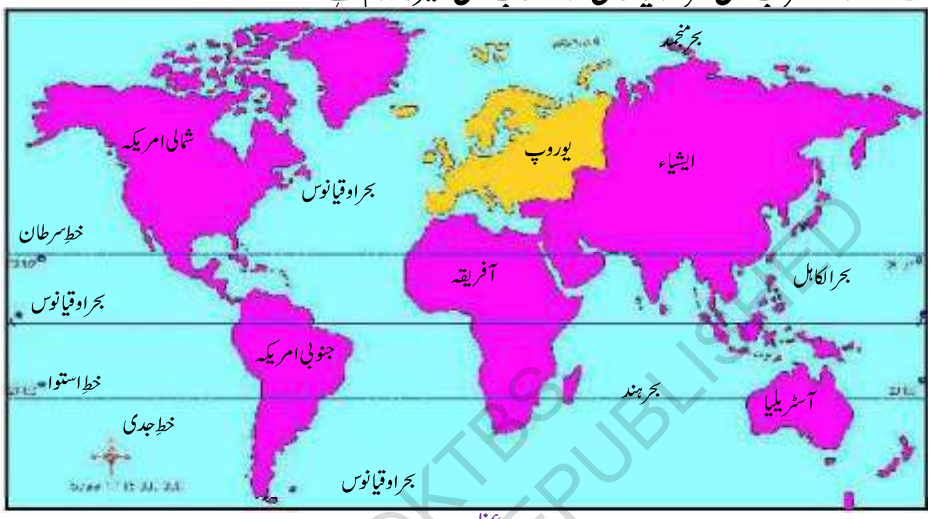
دنیا کی کثیر آبادی اور شہری سہولیات سے لیس برآعظموں میں سے ایک یوروپ ہے۔ اس کے علاوہ یہ ایک ترقی یافتہ اور صنعت کار برآعظم ہے۔ رقبہ کے لحاظ سے اس کا دنیا میں چھٹا مقام ہے۔ یہ ایک مخصوص جغرافیائی حالات، سماجی اور ثقافتی وسیاسی نظام رکھتا ہے۔ اس میں بہت سے چھوٹے اور بڑے ممالک ہیں۔ اس طرح کل ممالک کی تعداد 56 ہے۔

محل وقوع، رقبہ اور جغرافیائی حالات

محل وقوع : یوروپ 10° مغرب سے 60° مشرقی طول بلد اور 36° شمال سے 72° شمالی عرض بلد کے درمیان واقع ہے۔

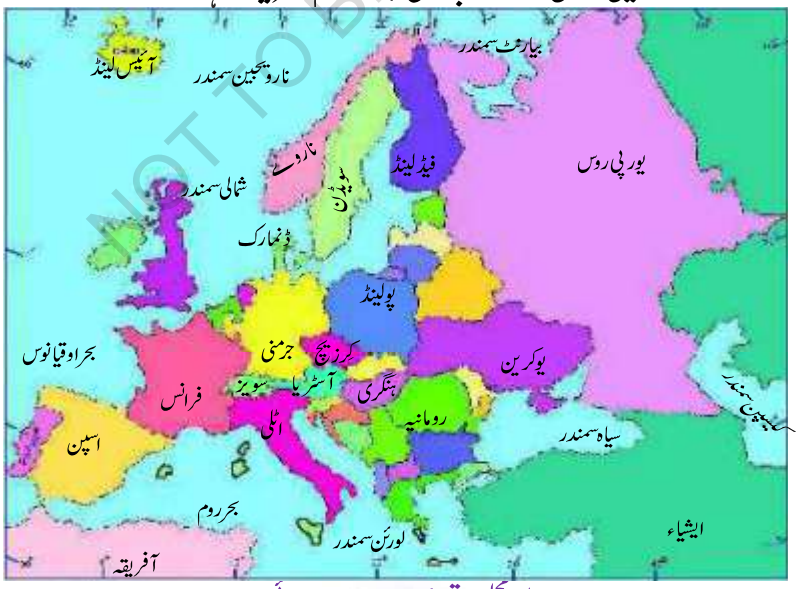
رقبہ : یوروپ دنیا کا دوسرا چھوٹا بر آعظم ہے۔ اس کا کل رقبہ 10.4 ملین مربع کلومیٹر ہے۔ جو ہندوستان کے رقبہ سے تین گنا زیادہ ہے۔ اور یہ بر آعظم زمین کے کل رقبہ میں 7% حصے پر پھیلا ہوا ہے۔ لیکن دنیا کی کل آبادی کا 1/4 حصہ رکھتا ہے۔

جغرافیائی صورتحال : یوروپ ایشیاء کا ایک جزیرہ نما ہے۔ یہ بر آعظم تین طرف پانی سے گھرا ہوا ہے۔ شمال میں بیرنٹ سمندر، مغرب میں بحر اوقیانوس اور جنوب میں بحیرہ روم ہے۔



دنیا میں بر اعظم یوروپ کا مقام

یوروپ کے مشرق میں بر اعظم ایشیاء ہے۔ یورال کی پہاڑیاں، کاکس کی پہاڑیاں اور کیسپین سمندر یوروپ کو ایشیاء سے الگ کرتے ہیں۔ اس کے جنوب میں بر آعظم آفریقہ ہے۔



یوروپ کا محل وقوع، رقبہ اور جغرافیائی حالات

NOT TO BE REPUBLISHED ©KTBS

لیکن مذکورہ بالا جغرافیائی خصوصیات میں سے کوئی بھی یوروپ اور ایشیا کے درمیان محفوظ سرحد نہیں ہے۔اس لئے اسے 'یوریشیاء' کے نام سے جانا جاتا ہے۔

2۔ طبعی خصوصیات



ایلبروس چوٹی

بر آعظم یوروپ قدرتی خصوصیات سے مالا مال ہے۔اس بر آعظم کے مغربی اور جنوبی علاقوں میں پہاڑ، گھاٹیاں، وادیاں اور چھوٹے میدان ہیں۔ لیکن اس بر اعظم کا بڑا مشرقی حصہ مستحکم زمین پر مشتمل ہے۔تھوڑی یہاں وہاں تبدیلیاں نظر آتی ہیں۔

بر آعظم یوروپ کی سب سے بلند پہاڑی چوٹی کا کس پہاڑی علاقے میں 'ماؤنٹ ایلبروز' (Elbrose) چوٹی (5633 میٹر) ہے۔سب سے گہرا نشیبی حصہ 'بحر کیسپین' ہے۔جو سطح سمندر سے 28 میٹر گہرا ہے۔حقیقتاً یوروپ ایشیاء کی زمینی سرے کا ایک بڑا جزیرہ نما ہے۔اس بر آعظم میں کئی جزیرہ نما ہیں مثلاً اسکانڈنیویا، آئیبیریہ، جٹ لینڈ، بالکن وغیرہ۔اس لئے یوروپ کو 'جزیرہ نماؤں کا جزیرہ نما' کہتے ہیں۔

یوروپ میں 80500 کلو میٹر لمبا ساحلی علاقہ ہے جو بر آعظم ایشیاء کے ساحلی علاقے سے بھی لمبا ہے۔ اس بر آعظم کے ساحلی علاقے سے جڑے ہزاروں جزیرے ہیں۔ان میں برطانیہ اور آئرلینڈ سب سے بڑے ہیں۔ شیٹ لینڈ، قیروس، اور کے نی، سسلی، سارڈینیہ، کورسیک، کریٹ اور چانل جزیرہ، یہ دوسرے اہم جزائر ہیں۔

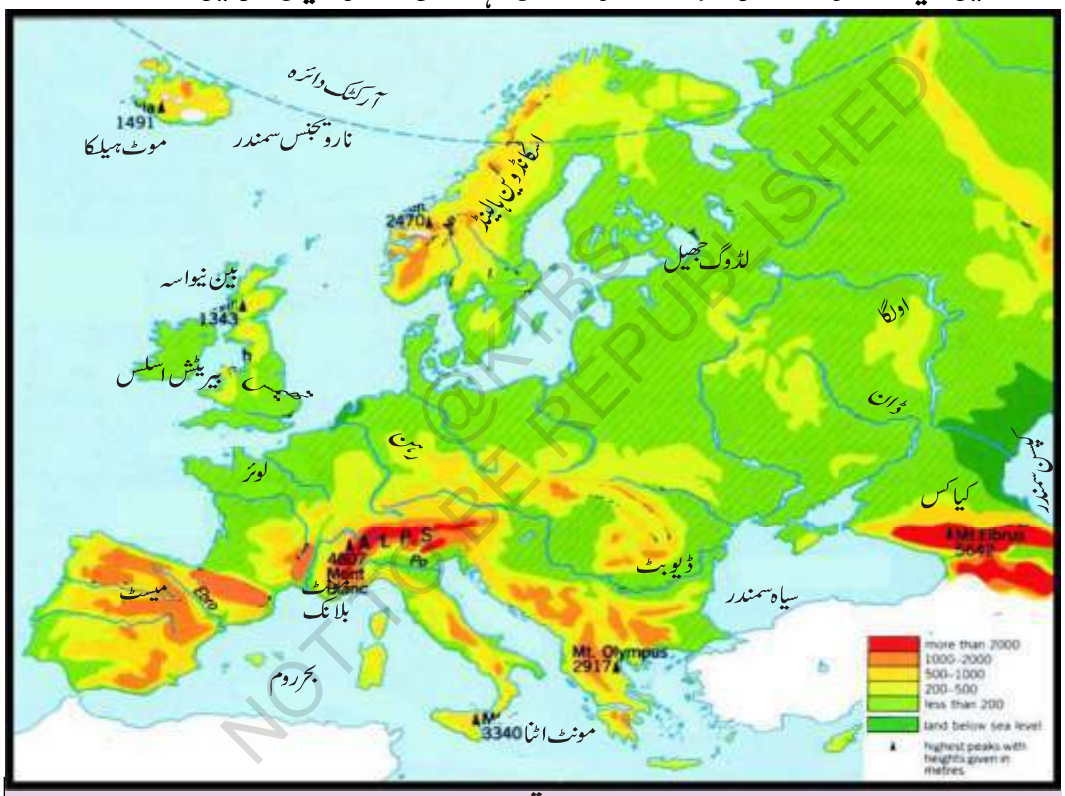
طبعی تقسیم :

طبعی خصوصیات کی بنیاد پر یوروپ کو چار اہم حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

1. شمالی مغربی بلند علاقے
2. یوروپ کے شمالی میدان
3. وسطی بلند علاقے
4. جنوبی پہاڑی علاقہ

© TSBVI TEXTBOOKS NOT TO BE REPUBLISHED

1۔ **شمالی مغربی بلند علاقے :** یہ قدرتی علاقے قدیم پہاڑی سلسلے جیسے فن لینڈ، سویڈن، ناروے کے ساتھ ساتھ آئیس لینڈ اور برطانیہ تک پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ اوشیش پہاڑ ہیماندی کے گلیشئر سے بھی اس کی بلندی کم ہے۔ اسکانڈینویا میں ان کی اونچائی 2000 میٹر اور آئرلینڈ اور اسکاٹ لینڈ میں ان کی بلندی صرف 600 میٹر ہے۔ اس خطے کی اہم چوٹی گولڈوپگین جو 2,469 میٹر ہے۔ یہ سب سے اونچی چوٹی (ناروے) ہے۔ اس کا اسکاٹ لینڈ کے بینووس (1,343 میٹر) اور ویلسن کی سنوڈون (1,085 میٹر) دوسری چوٹیاں ہیں۔ یہ خطہ شمالی علاقے کی طرف اعتدالی ڈھلوان ہے۔ جس سے کئی ندیاں بہتی ہیں۔



قدرتی خطے

2۔ **یوروپ کے شمالی میدان :** ان علاقوں کو مرکزی نشیبی خطے کہا جاتا ہے۔ یہ مشرق میں کوہ یورال اور مغرب میں بحر اوقیانوس کے ساحلی علاقے تک پھیلے ہوئے ہیں۔ یوروپ کا کثیر حصہ اسی خطے میں ہے۔ اس خطے میں یوروپی روس، پولینڈ، شمالی جرمنی، نیدرلینڈ، ہالینڈ، ڈنمارک، بلجیم، شمالی فرانس اور انگلینڈ کے مشرقی علاقے شامل ہیں۔

NOT TO BE REPUBLISHED © NCTB

اس خطے کا مشرقی حصہ بہت پھیلا ہوا ہے۔ اور مغرب کا حصہ تنگ ہے۔ نیدرلینڈ اور بلجیم ملکوں کے چند میدان سطح سمندر سے نیچے ہیں۔ یہ میدانی علاقے یہاں بہنے والی ندیوں کے تلچھٹ جمع ہونے کی وجہ سے ہیں۔ یہ ہندوستان کے گنگا اور سندھ کے میدانوں کی طرح ہموار نہیں ہیں۔ کچھ حصوں میں میدانی علاقے معتدل طور پر ڈھلوان ہیں جبکہ کچھ پہاڑی علاقوں سے اور پہاڑی سلسلوں سے الگ ہوئے ہیں۔ یہاں پر دنیا کی سب سے زرخیز زراعتی زمین ہے۔

3۔ وسطی بلند علاقے: یہ قدیم چٹانوں سے بنے ہیں۔ کئی قدیم پہاڑی ٹیلے اور سطح مرتفع سے بھرپور ہیں۔ ان کی اوسط بلندی سطح سمندر سے 600 میٹر سے زیادہ نہیں ہے۔ یہ خطہ مغرب میں آئرلینڈ سے مشرق میں روس تک پھیلا ہوا ہے۔ ان میں اسپین اور پرتگال کا میسیٹ، فرانس کا مرکزی ماسف اور اوسجیس جرمنی کا بلاک فارسٹ، جیک و سلوویکیا کے جمہوری علاقوں کے کم بلندی والے کئی سلسلے بھی شامل ہیں۔



بلانک چوٹی

اس خطے کے چند علاقے جنگلات سے بھرے ہوئے ہیں۔ بہت سارے علاقے چٹانوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ یہاں کی مٹی زراعت کے قابل نہیں ہے لیکن ندیوں کی وادیاں بہترین زراعت فراہم کرتی ہیں۔

4۔ جنوبی پہاڑی علاقہ:

اس خطے کو 'آلپائن کا کوہستانی علاقہ' بھی کہا جاتا ہے۔ اس میں کئی پہاڑی سلسلے ہیں۔ سیرا مورین (اسپین)، فرانس اور اسپین کے درمیانی سرحدوں میں پرائیس کے پہاڑ ہیں۔ یہ مغرب میں بحر اوقیانوس کے ساحل سے مشرق میں کیسپئین سمندر تک ایک دوسرے کے مساوی طور پر پھیلے ہوئے ہیں اور ہمالیہ کی طرح چوٹی دار پہاڑیاں ہیں۔

© NCERT NOT TO BE REPUBLISHED

اس خطے میں آلپس کی پہاڑیاں اہم ہیں۔ اسکی سب سے بلند چوٹی ماؤنٹ بلانک (4,807 میٹر) ہے۔ آلپس فرانس کے جنوب مشرقی حصے میں ہے۔ اٹلی کے شمالی اور سوئزر لینڈ میں بہت سے خطے جرمنی، آسٹریا اور سلووینیا کے خطوں میں تقسیم ہوئے ہیں۔ اٹلی کے کثیر علاقوں میں اپنائین پہاڑ، کروسیا، بوسینا اور یوگوسلاویہ میں ڈنارک آلپس، بیلجیریا کے بالکن اور شمالی سلووینیاء میں کارپیتھین پہاڑیاں موجود ہیں۔

3 ۔ آب وہوائی علاقے اور قدرتی نباتات

اس برآعظم کا زائد حصہ منطقہ معتدلہ کی آب وہوا والا خطہ ہے۔ اس کو خوشگوار آب وہوا بھی کہا جاتا ہے۔ یہ آب وہوا پر قابو پانے والی اکائیوں کے باہمی عمل کا نتیجہ ہے۔ یہ اکائیاں عرض بلد، طبعی خصوصیات، ہوائیں اور مقامات ہیں۔ تاہم پورے براعظم میں بحر اوقیانوس میں چلنے والی ہوائیں برآعظم کی آب وہوا کو بہت زیادہ متاثر کرتی ہیں۔ اس کی واحد وجہ گرم ہوائیں، خلیجی دریائی سیلاب اور زوردار مغربی ہوائیں ہیں۔ عام طور پر شمالی یوروپ میں طویل سرما ہوتا ہے تو جنوبی یوروپ میں تھوڑا گرم ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی یوروپ کے مقابلہ مشرقی یوروپ میں سردیاں طویل اور سرد ہوتی ہیں۔ جبکہ گرمیاں مختصر اور گرم ہوتی ہیں۔

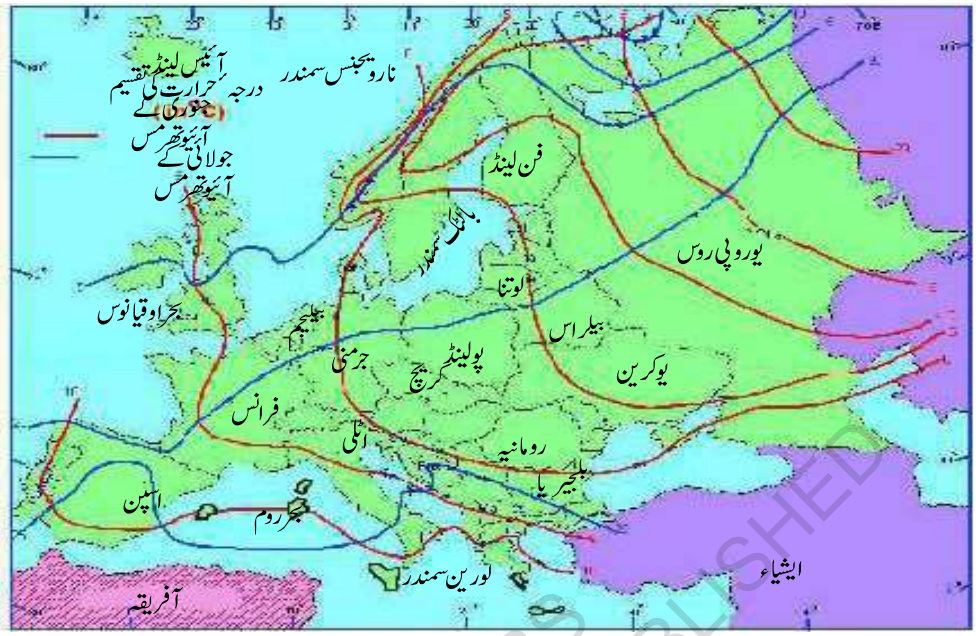
آب وہوا کے علاقے

یوروپ کی آب وہوا کے علاقوں کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

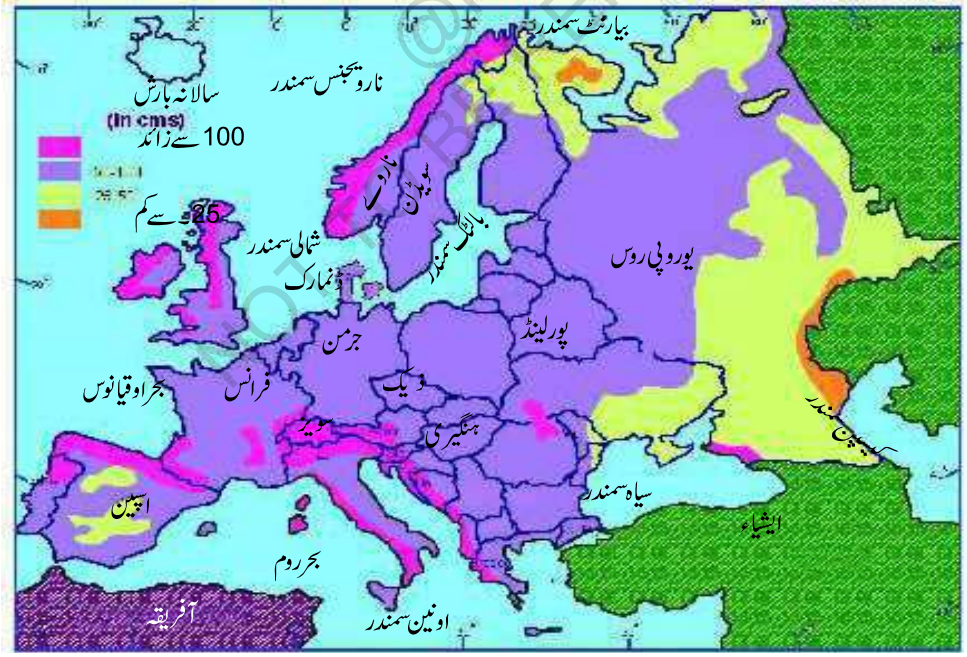
1۔ شمالی مغربی یوروپ کی سمندری آب وہوا کا علاقہ:

یہ خطہ ناروے کے ساحل سے لے کر اسپین میں شمالی اور وسطی یوروپ کے اندرونی حصوں میں بٹا ہوا ہے۔ ہلکی سردی، معتدل گرم اور مناسب بارش ہوتی ہے۔ دھوپ والے دن ابر آلود آب وہوا کی اہم خصوصیات ہیں۔ موسم گرما اور سرما دونوں میں درج حرارت معتدل (10C° سے 18° C) ہوتی ہے۔ اور بارش کی تقسیم (75 سینٹی میٹر) بہتر ہوتی ہے۔

NOT TO BE REPUBLISHED @KTES



سالانہ درجہ حرارت



سالانہ بارش کی تقسیم

NOT FOR SALE @KTBS PUBLISHED

2۔ بین برآعظمی آب وہوا کے علاقے:

یہ زیادہ تر پولینڈ، سلویکیا، چیک جمہوریہ، ہنگری، رومانیہ اور بلجیریا میں دکھائی دیتے ہیں ۔اس آب وہوا کی اہم خصوصیات یہ ہیں کہ سرد موسم، گرما کسی قدر گرم، گرمی کا موسم (10°C سے 12 °C-) اور اوسط سالانہ بارش (50 سینٹی میٹر) موسم گرم کے ابتدائی دنوں میں کثیر بارش ہوتی ہے۔

3۔ میڈیٹیرین (بحیرہ رومی) آب وہوا والا علاقہ:

زیادہ حرارت، خشک اور زائد گرمی سے اور صرف تھوڑی مقدار میں ہونے والی بارش اور ساز گار موسم سرما اس آب وہوا کے اہم خصوصیات ہیں۔ یہاں بارش کی تقسیم میں یکسانیت نہیں ہے۔ موسم گرما میں درجہ حرارت 8°C ہے اور وہ موسم گرما میں 22° C رہتا ہے۔ اوسط سالانہ بارش 75 سے 100 سینٹی میٹر ہوتی ہے۔ اس طرح کی آب وہوا بحر رومی علاقوں کے جنوبی یوروپ میں دکھائی دیتی ہے۔

4۔ کوہستانی آب وہوا کے علاقے:

اس طرح کی آب وہوا آلپس اور کاکس کے پہاڑی علاقوں میں نظر آتی ہے۔ یہ بلند سورج کی کرنیں اور ہواؤں کو قابو میں رکھتی ہیں۔ موسم سرما کا درجہ حرارت 4 -اور موسم گرما کا درجہ حرارت 16 ہے۔ بارش کی اوسط تقسیم پہاڑی ہواؤں کے پچھلے رخ میں 50 سینٹی میٹر اور اگلے رخ میں 200 سینٹی میٹر ہوتی ہے۔ کثیر بلند علاقوں کا درجہ حرارت نقطہ انجماد سے بھی کم ہوتا ہے۔

قدرتی نباتات

یوروپ میں کئی سالوں سے انسان آباد ہیں اور یہ کثیر آبادی والا علاقہ ہے۔ اس لئے یہاں کے قدرتی نباتات مکمل طور پر تباہی کے دہانہ پر ہیں۔ یہ صرف انسانوں کی ناقابل رہائش علاقوں اور بلند علاقوں میں دکھائی دیتے ہیں۔

مندرجہ ذیل 6 قسم کے نباتات یوروپ میں پائے جاتے ہیں۔

NOT TO BE REPUBLISHED @KTES

1۔ ٹنڈرائی نباتات :

یہاں پھپھوندی، کائی (Lichens and Mosses) نباتات پائے جاتے ہیں۔ یہ آئیر لینڈ، شمالی ناروے، سویڈن اور فن لینڈ کے ساتھ چھوٹے علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔ ایسے نباتات آلپس اور شمالی یورال کی پہاڑیوں کے بلند علاقوں میں بھی دکھائی دیتے ہیں۔

2۔ ٹائیگا کے جنگلات :

ناروے، سویڈن اور فن لینڈ کے نم علاقوں میں یہ جنگلات پائے جاتے ہیں۔ ان کو نرم مخروط شکل والے درختوں کے جنگلات (صنوبری جنگلات) بھی کہا جاتا ہے۔ یہاں پر چند ہی قسم کے نباتات پائے جاتے ہیں۔ مثلاً سکارٹس، پائن، اسپروز اور لارج۔ یہ سوئی دار پتوں کے درختوں سے بھرے ہوتے ہیں۔

3۔ مخلوط جنگلات :

یہ جنوبی وسطی علاقوں میں نظر آتے ہیں۔ ان جنگلات میں نوکدار پتوں والے مخروط شکل کے درخت پائے جاتے ہیں۔ اوک، آش، یلما، پاپلر، ولّو اور بیچ یہاں کے اہم درخت ہیں۔

4۔ بحیرہ رومی جنگلات (میڈیٹیرین) :

یہ بحیرہ روم کے ساحل پر نظر آتے ہیں۔ یہ چوڑے پتوں والے ہمیشہ سبز رہنے والے درخت ہوتے ہیں۔ کیونکہ موسم خزاں میں ان کے پتے نہیں جھڑتے ہیں۔ کارک، اوک، آبنوس، لاریل وغیرہ کے درخت یہاں اگتے ہیں۔

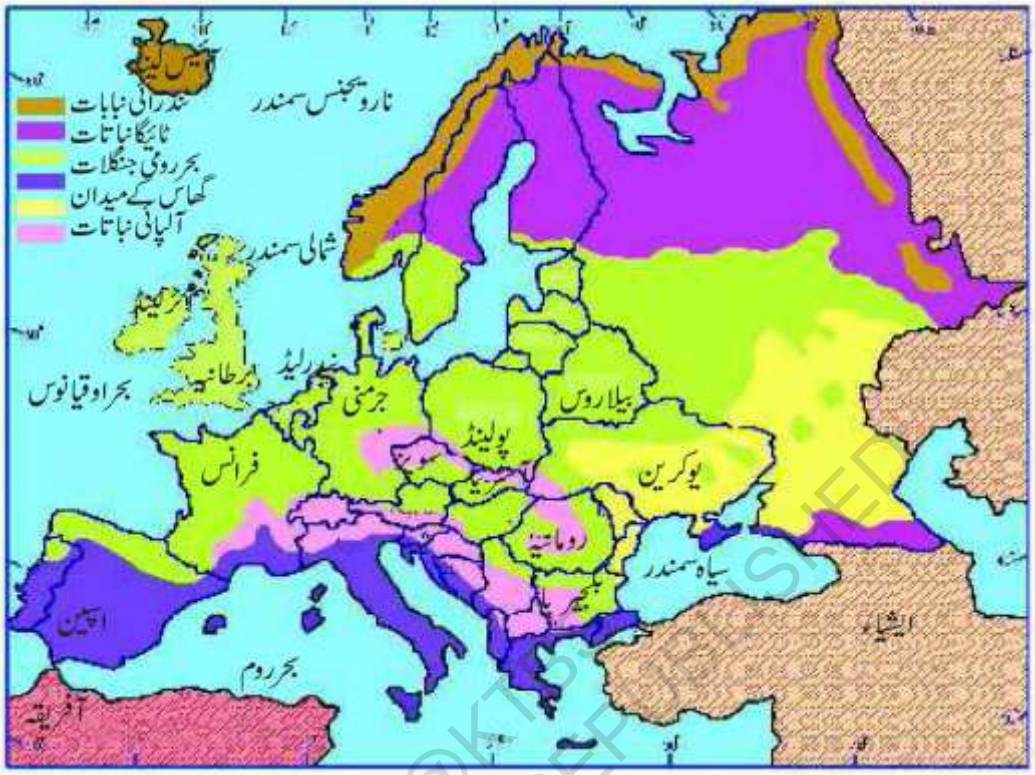
5۔ گھاس کے میدان :

جنوبی حصے میں ایسے نباتات جنگلات میں نظر آتے ہیں، جن کے پتے خزاں میں جھڑ جاتے ہیں۔ مثلاً ہنگری، بلجیریا، رومانیہ اور یوروپی روس یہاں پر اسٹیپسن قسم کی گھاس کے پودے اگتے ہیں۔

6۔ آلپائن کے نباتات :

یہ یوروپ کے جنوبی علاقے میں بلند پہاڑی سلسلے میں تقسیم ہوئے ہیں۔ مثلاً آلپس، فرنیس، بالکن، کارپیتھن اور ڈنارِک کے پہاڑ وغیرہ۔

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED



قدرتی نباتات

4 ۔ زراعت مویشی پالن اور ماہی گیری

زراعت : یوروپ میں صنعت کاری کے بعد زراعت ہی لوگوں کا اہم پیشہ ہے۔ یہ بر آعظم وسیع زرخیز زمین، ہموار میدان، آبپاشی کی عمدہ سہولیات رکھتا ہے۔ یہاں کی آب وہوا بھی زراعت کے لئے موزوں ہے۔

اسکانڈیتوین کے ممالک کے علاوہ یوروپ کے کئی ممالک میں 50 فیصد سے بھی زیادہ رقبہ زراعتی علاقے پر مشتمل ہے۔ یوروپ میں زمین کی ملکیت کی اوسط مقدار 10 ہیکڑ ہوتی ہے۔ مغربی یوروپ کے ممالک میں مخلوط زراعت عام ہے۔ یہ زراعتی پیداوار اور مویشی پالن دونوں پر مشتمل ہے۔ یہاں زراعتی زمین پر مویشیوں کی غذا کے لئے فصلیں اگائی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ اس زمین کو مرغی پالن، خنزیر پالن اور دیگر پھل وسبزیاں اگانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

بحیرہ رومی آب و ہوا والے جنوبی یوروپ کی زراعت کا طریقہ الگ ہوتا ہے۔ وہ ایک دالہ فصلیں، ترکاریاں اور پھل کی پیداوار کے ساتھ ساتھ مویشی پالن پر مشتمل ہوتا ہے۔

وسیع مارکیٹ کی سہولت پر منحصر زراعتی ترقی بہت اعلی طریقے سے ہوتی ہے۔ کثیر آبادی والے قریبی شہری علاقوں میں تجارت اور بہترین انداز میں منظم زراعت کا طریقہ رائج ہے۔ 10 فیصد سے کم یوروپی لوگ زراعت کے پیشے کو اپنائے ہوئے ہیں۔

طبعی خصوصیات، مٹی، آب و ہوا، مارکیٹ کی سہولیات اور زرعی مزدوروں کی دستیابی کی بنا پر یوروپ کے مختلف علاقوں میں مختلف قسم کی فصلیں اگائی جاتی ہیں۔

گیہوں یوروپ کی اہم فصل ہے۔ پیرس کا میدان، یوروپ کا عظیم میدان، ہنگری کا میدان، نشیبی میدانی والے ممالک اور اٹلی کی پوندی کا ساحلی علاقہ یوروپ میں گیہوں کی پیداوار کے اہم علاقے ہیں۔

مکئی یوروپ کی دوسری اہم ایک دالہ فصل ہے۔ فرانس، اٹلی، ہنگری، جرمنی اور اسپین مکئی اگانے والے اہم ممالک ہیں۔ رائی یہاں کی ایک اور غذائی فصل ہے۔ اس کو زیادہ تر نان (Bread) اور شراب کی تیاری میں استعمال کیا جاتا ہے۔

پولینڈ، جرمنی اور چیک سلواکیہ کے جمہوری ریاستیں رائی (سرسوں) اگانے والے ممالک ہیں۔ بارلی کی پیداوار بھی یوروپ میں اہم ہے۔ اس کو غذائی اجناس کے طور پر، جانوروں کے لئے غذا کے طور پر اور شراب کی تیاری میں استعمال کیا جاتا ہے۔ چند علاقوں میں اوٹس کی پیداوار بھی کی جاتی ہے۔ بہت کم علاقوں میں دھان کی فصل اگائی جاتی ہے اور یہ موسم گرما کی اہم فصل ہے۔

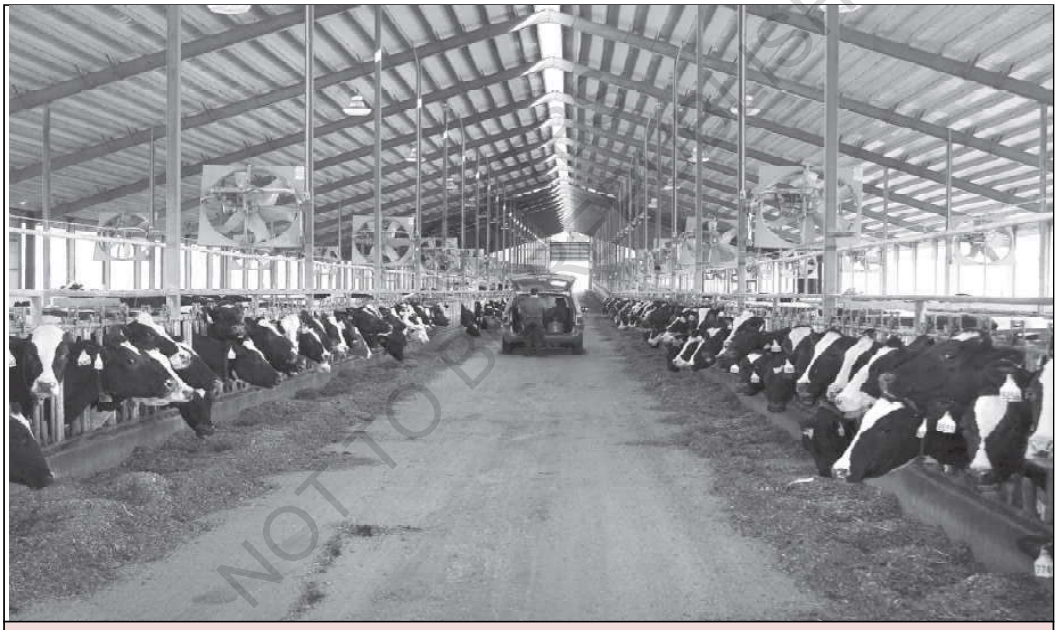
شکر قند اور آلو یوروپ کی دو اہم جڑوں والی فصلیں ہیں۔ شکر قند کو شکر کی تیاری اور مویشیوں کی غذا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ آلو زیادہ تر یوروپ کے وسطی اور مشرقی میدانوں میں اگائے جاتے ہیں۔ یوروپ دنیا میں سب سے زیادہ آلو پیدا کرنے والا براعظم ہے۔ پٹ سن یوروپ کی اہم ریشہ دار فصل ہے۔

@TES NOT TO BE REPUBLISHED

یوروپی پہاڑوں کی نشیبی علاقوں میں انگور، سیب، انجیر، انار، لیمو، نارنگی، آلو بخارا (پلم)، انار، شاہ بلوط وغیرہ جیسے پھلوں کی زراعت بھی ہوتی ہے۔ بلغاریہ گلاب کے پھول، ترکاری اور باغبانی کی فصلوں کے لئے مشہور ہے۔

شِیر خانہ داری (ڈیری فارمنگ) :

یہ یوروپ کی مخلوط کاشتکاری کی ایک بہترین منظم صنعت ہے۔ سرد اور مرطوب آب وہوا، کثیر آبادی والے شہر، منظم راستے اور ریلوے کی سہولت بہترین سہولیات، حیاتیاتی ٹیکنالوجی کی ترقی، انجماد کاری، تجارتی نمونہ، شجر کاری میں ٹیکنالوجی کا استعمال اور وافر مقدار میں چارہ کی فراہمی وغیرہ جیسے عناصر یوروپ کی شیر خانہ داری کی ترقی کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔



شِیر خانہ داری

ڈینمارک، نیدرلینڈ، سوئزرلینڈ، جرمنی اور برطانیہ میں شیر خانہ داری کو زیادہ فروغ ملا ہے۔ لیکن ان سب میں ڈنمارک سب سے اہم ہے۔ یوروپی ممالک دودھ سے تیار شدہ اشیاء کو دوسرے ممالک کو برآمد کرتے ہیں۔ مثلاً مکھن، گھی، تکثیف شدہ دودھ، چاکلیٹ وغیرہ۔

ماہی گیری :

تاریخ کے صفحات پر نظر ڈالیں تو بر آعظم یوروپ ماہی گیری سے ہی اپنی غذائی معیشت اختیار کرتا آیا ہے۔ کم گہرائی والے سمندری علاقوں میں ماہی گیری کی جاتی ہے۔ یوروپ کے شمال مشرقی علاقے ماہی گیری کے اہم علاقے ہیں۔ جو آرکٹک دائرے کے شمالی حصے سے بحر روم تک پھیلے ہوئے ہیں۔

شمالی سمندر ماہی گیری کے لئے بہت ہی اہم علاقہ ہے۔ اس میں ناروے، برطانیہ، ڈنمارک، سویڈن اور جرمنی شامل ہیں۔ ڈاکر بینک اور گریٹ فشر بینک کے علاقے شمالی سمندر کے مشہور ماہی گیری کے مراکز ہیں۔ ناروے کے کم و بیش تمام لوگ ماہی گری میں ماہر ہیں۔

سیل اور وھیل کا قطبی علاقوں میں شکار کیا جاتا ہے۔ ناروے ماہی گیری اور اسے بر آمد کرنے والا اہم ملک ہے۔ زراعتی زمین اور اناجی کمی سے یوروپ میں ماہی گیری کو فروغ حاصل ہوا ہے۔



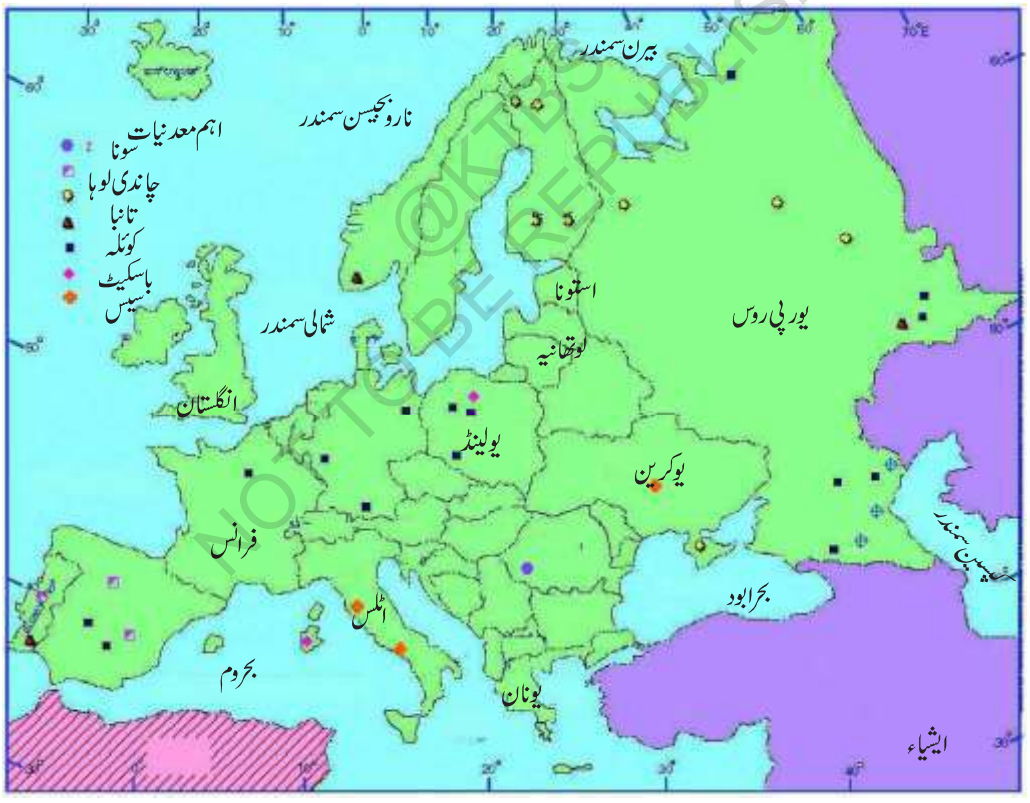
یوروپ کے ماہی گیری کے علاقے

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

5 ۔ معدنی وسائل

معدنیات : یوروپ میں مختلف قسم کے معدنیات اور توانائی کے ذرائع دستیاب ہیں۔ اس بر آعظم میں کثیر مقدار میں لوہے کی کچ دھاتیں پائی جاتی ہیں۔ یوروپ کے کئی ممالک میں لوہے کی معن کے ذخائر موجود ہیں۔ دنیا کا 5 فیصد لوہے کا معدن اس بر آعظم میں دستیاب ہے۔ فرانس، جرمنی، برطانیہ اور سویڈن اہم لوہے کے کچدھات فراہم کرنے والے ممالک ہیں۔

بلغاریہ اور پولینڈ تانبہ کی پیداوار کے اہم ممالک ہیں۔ یوروپ میں پٹرولیم اور قدرتی گیس کے ذخائر بہت کم ہیں۔ اہم پٹرولیم پیدا کرنے والے ممالک میں شمالی سمندر، فرانس، اٹلی، نیدرلینڈ اور جرمنی شامل ہیں۔



اہم معدنیات کی تقسیم

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

کوئلہ یوروپ میں برقی توانائی کا اہم وسیلہ ہے۔ اسکانڈینویا اور میڈیٹیرین ممالک کو چھوڑ کر اس بر آعظم کے تمام علاقوں میں کوئلے کے معدنی ذخائر پھیلے ہوئے ہیں۔ بہترین درجہ کا بیٹومنس کوئلہ کے ذخائر یوروپ کے روس، جرمنی اور برطانیہ میں پائے جاتے ہیں۔ چند علاقوں میں باکسائٹ اور پوٹاش دستیاب ہیں۔

اہم صنعتیں

لوہے اور فولاد کی صنعت:

جدید دور کو لوہے اور فولاد کے دور سے موسوم کیا گیا ہے۔ یہ بڑے پیمانے کی صنعت ہے۔ دیگر کئی ذیلی صنعتوں کے لئے ضروری لوہے اور فولاد کے اشیاء کو تیار کرنے والی صنعت ہے۔ لوہے اور فولاد کی تیاری والے علاقے یہ ہیں۔

1. جرمنی کے روہر، سار، ویز، ندی کے میدانی علاقے اور برلن کے علاقے۔
2. برطانیہ کے بلاک کنٹری، شفیلڈ، شمال مشرقی ساحلی علاقے اور ویلز کے علاقے۔
3. فرانس کے لورینس، شمالی مغربی علاقے، مشرقی سرحدی علاقے، پولینڈ کے سٹی لی سیئے، اٹلی کے پو ندی کے وادی اور لمباڑدی کے میدان۔

سوتی کپڑوں کی صنعت: یوروپ نے زراعت پر مبنی بہت سی صنعتوں کو ترقی دی ہے۔ ان میں کئی زراعت پر منحصر صنعتیں ترقی پذیر ہیں۔ اس میں سوتی کپڑوں کی صنعت بھی ایک ہے۔ یوروپ میں بے شمار کپاس کے کارخانے ہیں۔ خام کپاس کو دوسرے ملکوں سے درآمد کرتے ہیں۔ جدید سوتی کپڑوں کی صنعت کاری کا آغاز برطانیہ سے ہوا۔ یہاں کے لنکاشائر اور ڈربی شائر اہم کپاس کے کارخانوں کے مراکز ہیں۔ جرمنی اور فرانس بھی اہم سوتی کپڑے تیار کرنے والے ممالک ہیں۔ بہترین معیار والے ریشم، اونی کپڑے اور پٹسن کے کپڑوں کی تیاری میں برطانیہ، جرمنی، فرانس، بلجیم اور اٹلی مشہور ہیں۔

جہاز سازی کی صنعت: یہ ایک بڑے پیمانے کی انجینئرنگ اور مخصوص حصوں کو جوڑنے والی صنعت ہے ٹیکنالوجی کی ترقی عمدہ لکڑی کی سہولت، صنعتی ترقی وغیرہ۔

یوروپ میں جرمنی بحری جہاز سازی کی تیاری کا اہم مرکز ہے اس کے ساتھ ساتھ برطانیہ سویڈن اور فرانس یوروپ کے دیگر جہاز سازی کی صنعت کے اہم ممالک ہیں۔

@KTBC NOT TO BE REPUBLISHED

خودکار سواریوں کی صنعتیں

یہ کار، ٹرک، بس، اسکوٹر اور دیگر موٹر انجن کی مدد سے حرکت کرنے والی سواریاں بنانے کی صنعت ہے۔ یہ ایک ترتیبی صنعت ہے۔ اس کے علاوہ یہ بہترین ٹیکنالوجی اور قیمتی صنعت ہے۔ جرمنی، فرانس، اٹلی اور برطانیہ یوروپ کے اہم خودکار سواریوں کی صنعتوں والے ممالک ہیں۔

یوروپ کے اہم صنعتی علاقے:

یوروپ کے اہم صنعتیں اور صنعتی مراکز ایک مثلث کے مانند مربوط ہیں۔ اس لئے ان کو ' یوروپ کا صنعتی دل' کہا جاتا ہے۔ یہ مثلث شمالی سمندر سے پولینڈ کے وسطی حصے اور مغربی اٹلی کے پوندی سے شمالی سویڈن تک پھیلے ہوئے ہیں۔

مندرجہ ذیل یوروپ کے اہم صنعتی علاقے ہیں۔

1. برطانیہ کا صنعتی علاقہ
2. مغرب کا مثلث نما صنعتی علاقہ
3. پیرس کا صنعتی علاقہ جس کو فرانس کا صنعتی دل کہا جاتا ہے۔
4. لورین صنعتی علاقہ
5. رائن دریا کی وادی کا بالائی حصہ
6. سائلیس کا بالائی علاقہ
7. ڈینوب کا اسکانڈینیویا علاقے میں اسٹاک ہوم شامل ہے۔
8. مشرقی جرمنی سے شمال مغربی چیک سلواکیہ کا علاقہ
9. شمالی اٹلی کے صنعتی علاقے میں ندی پو کا میدان

یوروپ کے جغرافیائی علاقوں کا موازنہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کی آبادی بھی کثیر ہے۔ یوروپ میں روس کے علاوہ یوروپ دنیا کی زمین کا 11% حصہ رکھتا ہے۔ لیکن دنیا کی آبادی کا 1/5 حصہ آبادی یہاں بستی ہے۔ اس کی کل آبادی 742 ملین (2023) ہے۔ جس میں شہری آبادی کا حصہ زیادہ ہے۔

@KTBC NOT TO BE REPUBLISHED

7 ۔ آبادی کی تقسیم (پھیلاؤ)

یوروپ کی آبادی مساوی طور پر تقسیم نہیں ہوئی ہے۔ جرمنی، برطانیہ، اٹلی اور فرانس یوروپ کے گنجان آباد ممالک ہیں۔ یوروپ کے شمال مغربی علاقوں میں آبادی کا حجم کم ہے۔ آلپس، کیاس اور دیگر جنوب مشرقی نصف بنجر علاقوں میں یوروپ کی آبادی کا حجم کم ہے۔

یوروپ کے کثیر آبادی والے ممالک میں بیلجیم، لگزنبرگ، نیدرلینڈ وغیرہ ہیں۔ صنعت کاری، نقل و حمل کے ذرائع، قدرتی وسائل اور ٹیکنالوجی میں ترقی اس کی اہم وجوہات ہیں۔

آبادی میں اضافہ:

یوروپ کے کئی ممالک کم اور معتدل آبادی کی بڑھوتری کی خصوصیات کے حامل ہیں۔ آبادی کی بڑھوتری ایک مقام سے دوسرے مقام تک تبدیل ہوتی ہے۔

نقل مکانی : پچھلے 200 سالوں میں یوروپیوں نے کئی دوسرے ممالک کو نقل مکانی کی ہے اور کئی وجوہات کی بناء پر دوسرے ممالک سے بھی لوگ یوروپ میں آکر آباد ہوئے۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد سے مختلف براعظموں اور ممالک سے لوگوں نے برطانیہ کو نقل مکانی کی ہے ان میں زیادہ تر اطالوی (اٹلی) کے باشندے ہیں۔



آبادی کا حجم

دوسری جنگ عظیم سے قبل جرمنی کے لوگوں نے کئی دوسرے ممالک کو نقل مکانی کی ہے۔ پولینڈ، رومانیہ، ہنگری، چیک سلواکیہ اور یوگوسلاویہ میں جرمنی کے لوگ اقلیت میں دیکھے جاسکتے ہیں۔

آبادی کی کثافت:

یوروپ میں آبادی کی کثافت متنوع ہے۔ یوروپ میں اوسطاً 26 لوگ فی مربع کلومیٹر بستے ہیں۔ ترقی پذیر علاقے جیسے نیدرلینڈ میں فی مربع کلومیٹر 950 لوگ بستے ہیں۔ آئس لینڈ میں فی مربع کلومیٹر صرف تین لوگ بستے ہیں۔ یوروپ کے وسطی نشیبی علاقے گنجان آبادی والے علاقے ہیں۔

یوروپ کے کثیر آبادی والے علاقوں میں صنعتی اضلاع بیلجیم اور جرمنی کے کوئلے کے ذخائر کے علاقے، گریٹر لندن، نیدرلینڈ، رائن ندی کا میدان، شمالی اٹلی اور اسپین کے ساحلی علاقے شامل ہیں۔

کم آبادی والے علاقوں میں وسطی فرانس، کوہستانی علاقے، بالکن کا علاقہ اور اسکاٹ لینڈ کے بلند علاقے شامل ہیں۔

@KTBC NOT TO BE REPUBLISHED

نئے الفاظ :

آلپائن، آلپس، خود کار گاڑیوں کی پید اور، پٹسن کے ریشے، پاسبان، خمدار پہاڑ، سمندری آب و ہوا، مسیف (اونچے پہاڑوں کا گھٹا ہوا سلسلہ)، میسیٹا سطح مرتفع، نخل مکانی، جزیرہ نما، ٹائیگا، پارچہ کی صنعت، رائی (سرسوں)۔

یہ بھی جانیے :

- اسکانڈینیویا شمالی یوروپ کا حصہ ہے، جس میں فن لینڈ ناروے اور سویڈن شامل ہیں۔
- عظیم برطانیہ یوروپ کا بڑا جزیرہ ہے۔ جس میں انگلینڈ اسکاٹ لینڈ اور ویلز شامل ہیں۔ شمالی آئرلینڈ کو جوڑنے سے وہ (UK) متحدہ حکومت بن جاتی ہے۔
- تقریبا 500 سال سے بھی زائد زمانے سے یوروپ دنیا کا دل کہلاتا ہے۔
- بالکن فارسٹ، یہ جنگل نہیں ہے۔ یہ ایک پہاڑی علاقہ ہے جو جنوبی جرمنی میں ہے۔ اس کا اندرونی علاقہ گھنا ہونے کی بدولت اندھیرا چھایا ہوا ہے۔ اس لئے اس کو یہ نام دیا گیا ہے۔

مشقیں

I. خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کریں؟

1. یوروپ کو ایشیاء کا ---------- جزیرہ کہا جاتا ہے۔
2. یوروپ کا اہم پہاڑ ----------ہے۔
3. یوروپ کی آب وہوا پر اثر انداز ہونے والا سیلاب ----------ہے۔
4. یوروپ کی اہم فصل ----------ہے۔

II. مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں؟

5. یوروپ کا محل وقوع بتلایئے۔
6. یورپ کے طبعی (قدرتی) خطے بتلایئے۔
7. یوروپ کی آب وہوا کے اہم خطے کونسے ہیں؟
8. یوروپ کے اہم قدرتی نباتات کی اقسام بتلایئے۔
9. شیر خانہ داری کے لئے مشہور یورپی ممالک کے نام بتلایئے۔
10. یوروپ کی اہم غذائی فصلیں کون کونسی ہیں؟
11. یوروپ کے اہم ماہی گیری کے علاقوں کے نام بتلایئے۔
12. یوروپ کے اہم معدنیات کون کونسے ہیں؟

سرگرمیاں:



* نقشہ میں یوروپ کے اہم قدرتی خطوں کی شناخت کیجئے۔
* آپ کے استاد کی مدد سے یوروپ کے اہم پہاڑوں اور پہاڑی چوٹیوں کی نشاندہی کریں۔
* آپ کے اطراف واکناف کا مشاہدہ کیجیے اور وہاں کی زمینی اشکال، نباتات اور فصلوں کی فہرست تیار کیجئے۔
* یوروپ کے نقشہ میں ممالک کے صدر مقام، تفریحی مقامات اور صنعتی علاقوں کی نشاندہی کیجئے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

سبق: 24

برِ اعظم آفریقہ

CONTINENT AFRICA

X5L1L2

سبق کا تعارف :

اس سبق میں آپ برِ آعظم آفریقہ کے جغرافیائی محل وقوع، رقبہ، مقام، طبعی خصوصیات، ندیاں، آب و ہوا اور قدرتی نباتات، حیوانات، زراعت، صنعتیں اور قیمتی معدنیات، آبادی کی تقسیم وغیرہ کے متعلق معلومات حاصل کریں گے۔

صلاحیتیں :

6. آفریقہ کے محل وقوع، رقبہ، جغرافیائی حالات اور قدرتی خصوصیات کو سمجھنا۔
7. آفریقہ کی ندیوں کا نظام آب وہوا، آب وہوا کے علاقے، قدرتی نباتات اور حیوانات کی دولت سے متعلق معلومات حاصل کرنا۔
8. زراعت، صنعتیں اور قیمتی معدنیات کے متعلق جانکاری حاصل کرنا۔
9. آفریقہ کے انسانی وسائل، آبادی میں اضافہ اور تقسیم کے متعلق معلومات حاصل کرنا۔

@RTBS NOT TO BE REPUBLISHED

تمہید : برِ آعظم ایشیاء کے بعد دنیا کا دوسرا بڑا برِ آعظم آفریقہ ہے۔ یہ آبادی کے لحاظ سے دنیا میں دوسرے مقام پر ہے۔ ماضیٔ قریب میں برِ آعظم آفریقہ کو تاریک برِ آعظم کہا جاتا تھا۔ اس لئے نہیں کہ یہاں پر زیادہ تر لوگ سیاہ رنگ کے (نیگرو) ہیں۔ بلکہ یہاں کی ریگستانی زمین سمندروں کے ساحل تک پھیلی ہوئی ہے۔ شمال میں سہارا ریگستان کی موجودگی کے سبب ایک مدت تک بیرونی دنیا سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ برِ آعظم آفریقہ 54 ملکوں پر مشتمل ہے۔

1. محل وقوع، رقبہ اور جغرافیائی حالات

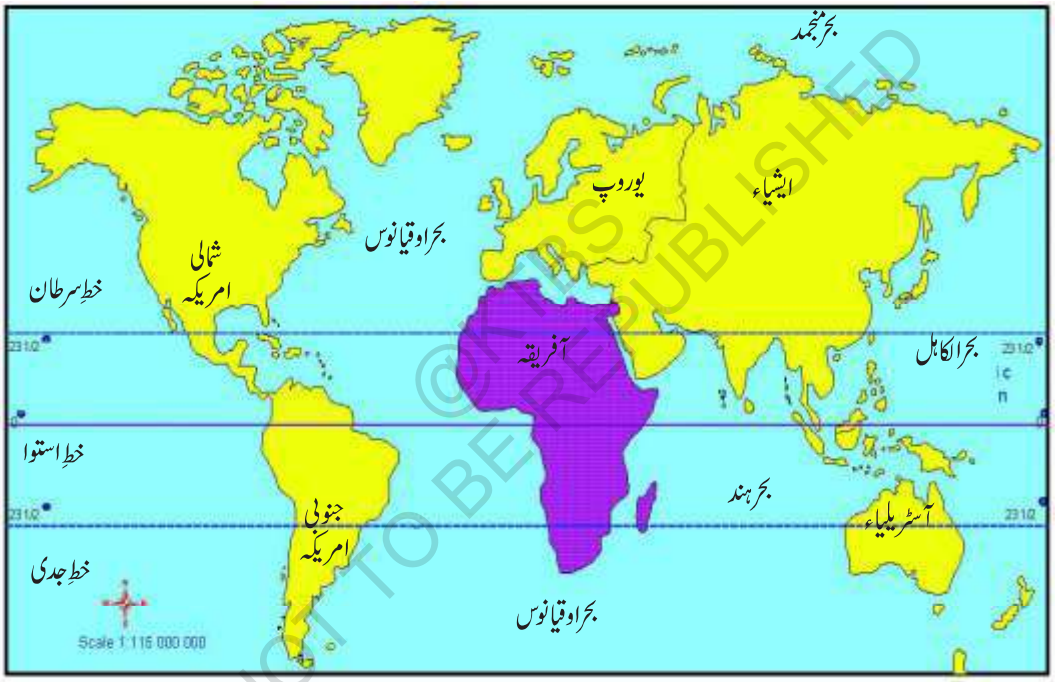
محل وقوع :

آفریقہ برِ آعظم ° 37 شمالی اور ° 35 جنوبی عرض بلد اور ° 17 مغربی اور ° 50 مشرقی طول بلد کے درمیان پھیلا ہوا ہے۔ آفریقہ شمال میں نہایت وسیع اور جنوب میں چھوٹا ہے۔ اس برِ آعظم کی اہم خصوصیات

یہ ہیں کہ زمین کا درمیانی طولِ بلد اس بر آعظم کے درمیان سے گزرتا ہے۔ اس کے علاوہ خط سرطان اور خط جدی دونوں بھی اس بر آعظم سے گزرتے ہیں۔

خطِ استواء بر آعظم کے کم و بیش درمیان سے گزرتا ہے۔ اس لئے اس کو 'وسطی بر آعظم' کہا جاتا ہے۔

رقبہ : آفریقہ کا کل رقبہ 30.4 ملین مربع کلومیٹر ہے یہ شمال تا جنوب 8,000 ہزار کلومیٹر لمبا اور مشرق تا مغرب 7,400 کلومیٹر چوڑا ہے۔ آفریقہ کی شمالی نوک القرم (ٹونسیا) اور جنوبی نوک اگولاہاس (جنوبی آفریقہ) ہے۔

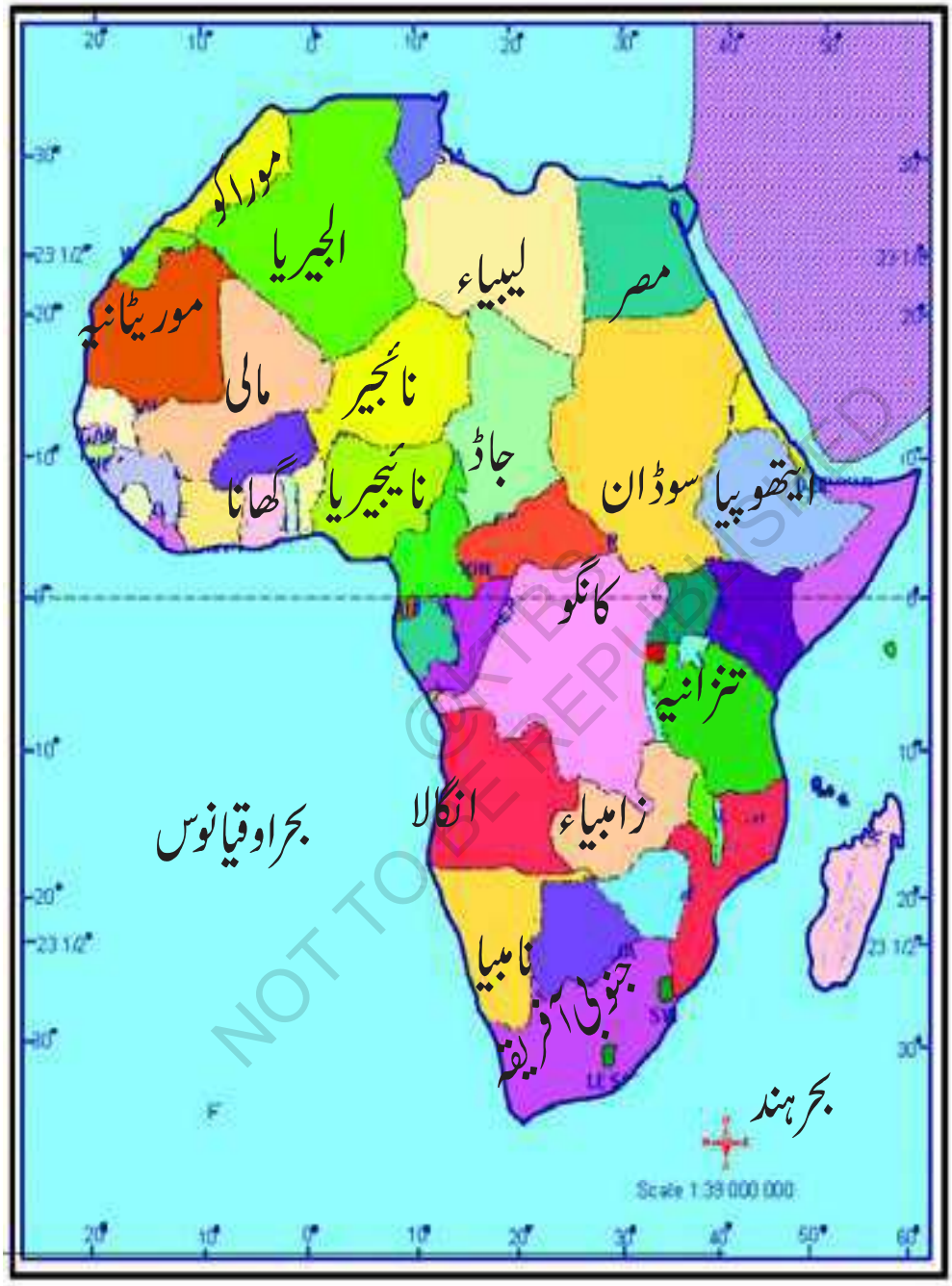


دنیا میں بر آعظم آفریقہ کا مقام

جغرافیائی صورتحال :

آفریقہ کا زیادہ تر زمینی حصہ سمندر یا کسی بحر سے گھرا ہوا ہے۔ شمال میں بحیرہ روم، مغرب میں بحر اوقیانوس، مشرق میں بحر احمر اور بحر ہند سے گرا ہوا ہے۔ پہلے یہ بر آعظم کا شمالی مشرقی حصہ جزیرہ نما سینائی کے ساتھ ایشیاء سے منسلک تھا۔ اب وہ نہر سوئیس سے الگ ہوا ہے۔ آبنائے جبرالٹر سے بر آعظم یورپ تک اور بحر احمر سے جزیرہ عرب کو آفریقہ سے الگ کرتا ہے۔ آفریقہ بر آعظم کا ساحل 30,500 کلومیٹر ہے۔

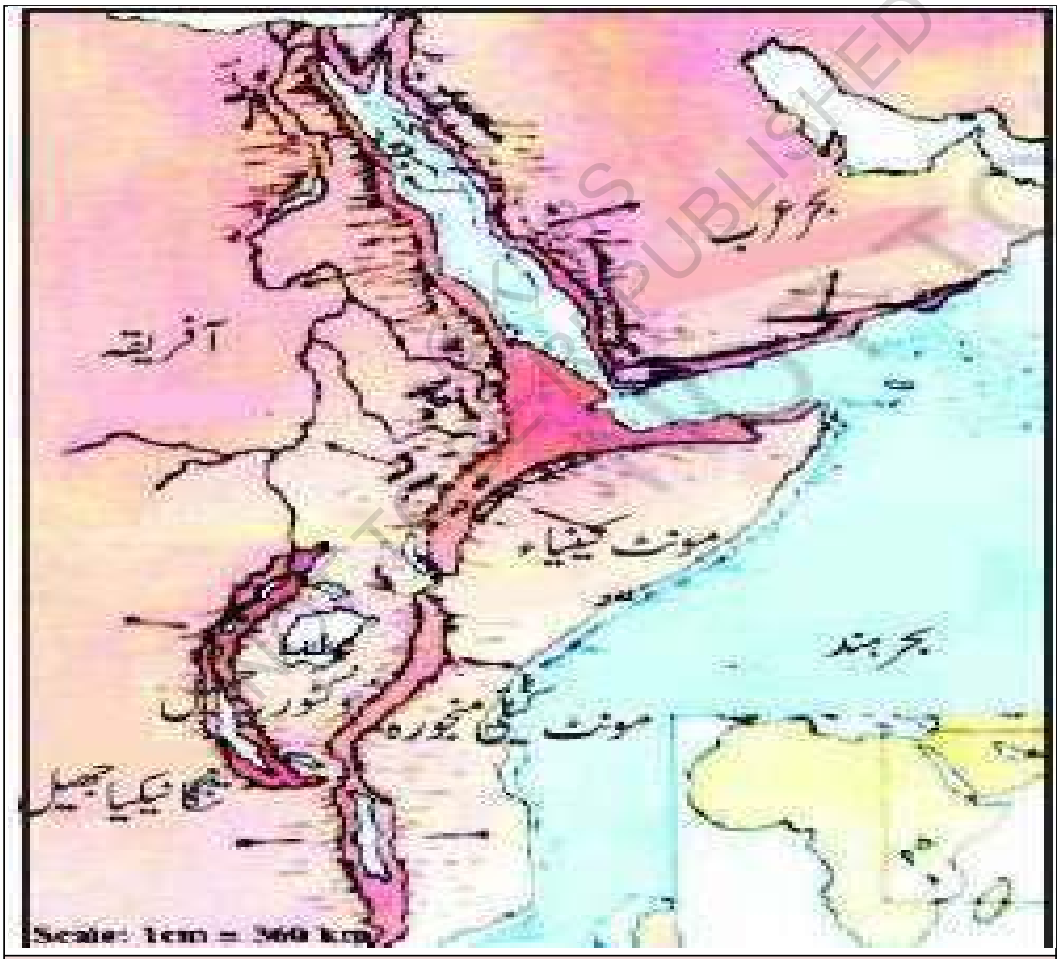
@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED



بر آعظم آفریقہ کا محلِ وقوع اور جغرافیائی صورتحال

2۔ طبعی خصوصیات

بر آعظم آفریقہ کے طبعی خصوصیات اس کی اندرونی شکل کا عکس ہے۔ پورے بر آعظم کو ایک وسیع سطح مرتفع سمجھا گیا ہے۔ یہ قدیم قلمی چٹانوں سے بنا ہوا ہے۔ یہ تنگ ساحلی کنارے سے بلند ہونے کی وجہ سے بر آعظم کے اندرونی حصّوں میں داخل ہونا مشکل ہے۔ یہ سطح مرتفع جنوب میں بلندی پر ہے اور شمال مشرق علاقوں میں ڈھلوان ہے۔ بر آعظم آفریقہ کے رقبہ کو دوسرے بر آعظموں سے موازنہ کریں تو یہاں پر کم بلندی کے پہاڑ اور نشیبی علاقے ہیں۔

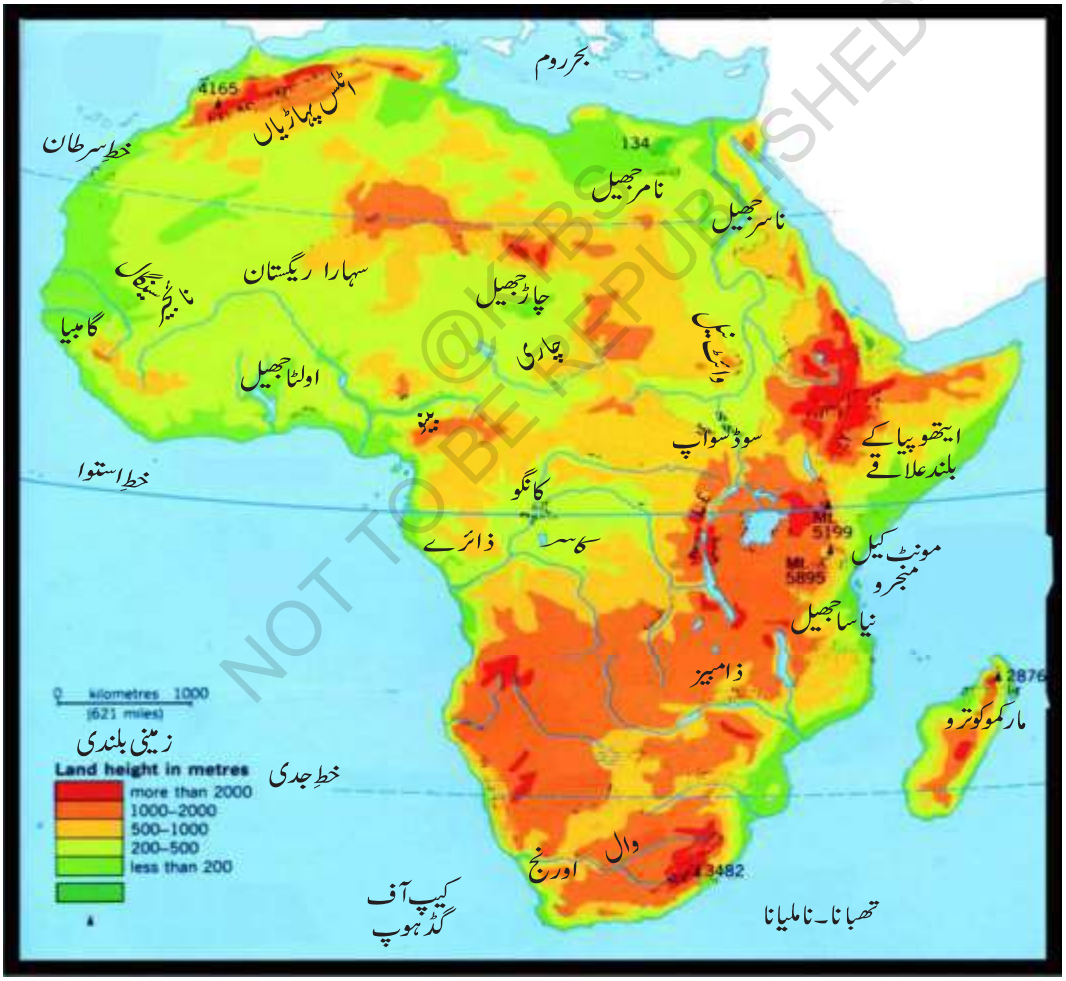


شگاف دار وادی

آفریقہ کا سمندری ساحل کم و بیش سیدھا ہے اس میں کئی بڑے نشیبی علاقے قدرتی بندرگاہیں اور وادیاں ہیں ۔ساحل کی گہرائی تک کوئی خلیج اور چھوٹی کھاڑی نہیں ہے۔

عظیم درارودای (شگاف دارودای) :

دو عام نشیبی علاقوں یا ڈھلوانوں کے درمیان زمین کا حصہ شق ہو جانے سے، جو علاقہ بنتا ہے اس کو 'درارودای' یا 'شگاف دار وادی' کہتے ہیں۔ آفریقہ کی شگاف دار وادی کی لمبائی بہت (6,900 کلومیٹر) ہونے سے اس کو عظیم درارودای بھی کہا جاتا ہے۔



NOT TO BE REPUBLISHED @KTBS

انگریزی حرف وائی (Y) کی شکل میں ایک عظیم دراروادی آفریقی بر آعظم کی ایک نمایاں قدرتی خصوصیت ہے۔ یہ جنوب میں موزمبیق سے شروع ہو کر ملاوی، تنزانیہ، کینیا اور ایتھوپیا سے ہوتا ہوا بحیرہ احمر تک جاتا ہے۔ وہاں سے یہ خلیج عقبہ، بحر مردار اور بحیرہ گالیلی سمندر سے ہوتے ہوئے جارڈن کی وادیوں تک پھیل کر ختم ہوتا ہے۔

آفریقہ کے نشیبی علاقے:

آفریقہ میں پانچ اہم نشیبی علاقے ہیں ان کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

1. سوڈان کے نشیبی علاقے:

یہ وہ علاقہ ہے، جہاں سفید اور نیلے دریائے نیل بہتے ہیں۔ یہ دنیا کے سب سے بڑے دلدل کہلانے والی اس زمین کو سڈ (sudd) کہا جاتا ہے۔

2. چاڈ کے نشیبی علاقے:

یہ چاڈ جھیل سے گھرا ہوا ہے۔ یہ ایک دلدلی علاقہ بھی ہے۔ جو سہارا ریگستان کی مٹی سے گھرا ہوا ہے۔

3. جوف (Djouf) کے نشیبی علاقے:

یہ سہارا ریگستان کے مغربی علاقے میں شامل ہے۔ اور ماریٹانیا مالی کے سرحد کی لمبائی تک پھیلا ہوا ہے۔ اس کے ذریعے نائجر ندی بہتی ہے۔

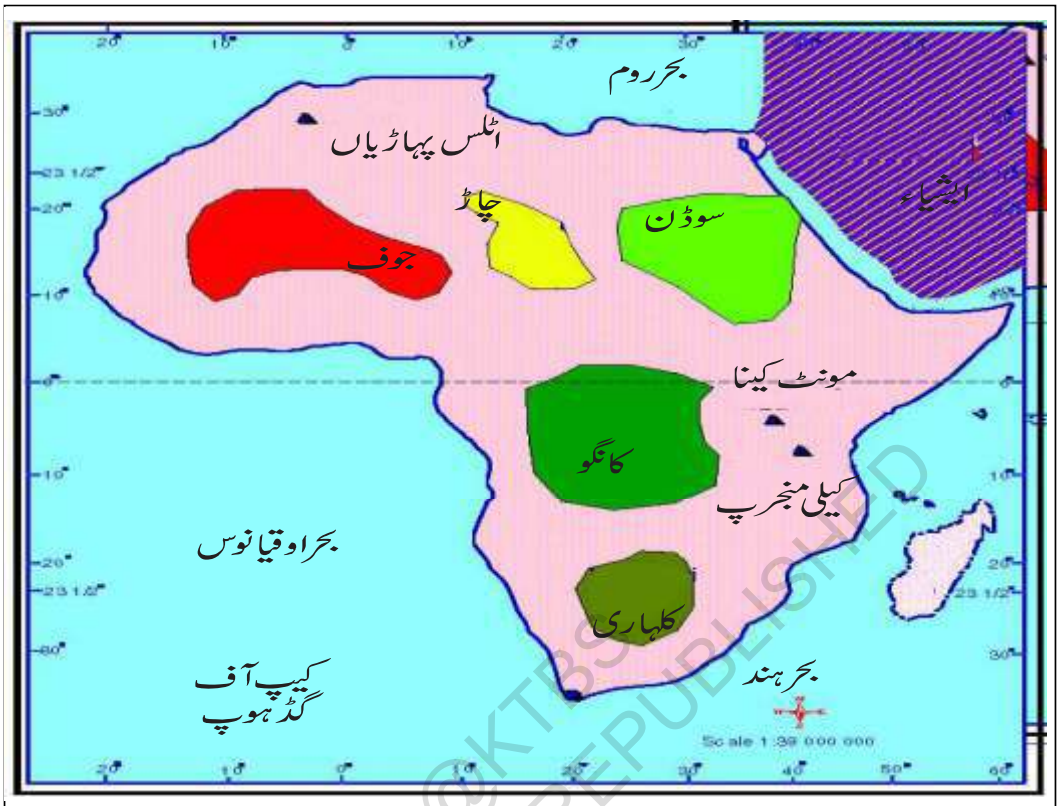
4. کانگو نشیبی علاقے:

یہ خوبصورت زمینی علاقہ ہے۔ جو سطح مرتفع سے گھرا ہوا ہے۔ اس کے ذریعے کانگو اور اس کی معاون ندیاں بہتی ہیں۔ اور یہ ایک جنگلاتی علاقہ ہے۔

5. کلہری نشیبی علاقے:

یہ زیادہ تر ریگستانی اور اسٹیپسن گھاس کے میدان کا حصہ ہے۔ یہ بھی سطح مرتفع علاقے سے گھرا ہوا ہے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED



آفریقہ کے نشیبی علاقے

NOT TO BE REPUBLISHED ©KTBS

جھیلیں : بر آعظم آفریقہ کے معاشی حالت میں اضافہ کرنے کے لئے جھیلیں اہم ہیں۔ ان میں آٹھ اہم جھیلیں ہیں۔ مشرقی آفریقہ میں بہت ہی بڑی اور گہری جھیلیں ہیں۔ ان سب کا تعلق عام طور پر شگاف دار وادی سے ہے۔ اس کے مغرب میں البرٹ، ایڈورڈ، کیو، ٹانگانیکا اور نیاس جھیلیں ہیں۔ اتنا ہی نہیں اس کے مغرب میں روڈالف (ترکان)، نیٹرون اور ایاسی جھیلیں ہیں



کلی منجارو پہاڑ

ٹانگانکا جھیل دنیا کی دوسری بڑی گہری جھیل کہلاتی ہے جو تقریبا ایک 1436 میٹر گہری ہے۔ شگاف دار وادی کے دونوں سروں کے درمیان وکٹوریا جھیل ہے جو براعظم آفریقہ کی سب سے بڑی جھیل کہلاتی ہے۔ یہ تقریبا 69,481 مربع کلومیٹر پھیلی ہوئی ہے اور یہی دریائے نیل کا منبع ہے۔

پہاڑیاں : براعظم آفریقہ میں بہت سی پہاڑیاں موجود ہیں۔ آفریقہ کے وسطی میدانی علاقے میں چند چھوٹے چھوٹے پہاڑی سلسلے موجود ہیں۔ ان میں اٹلاسی سلسلہ، ڈرائیکنس برگ پہاڑ اور کلی منجارو پہاڑ ہیں۔

اٹلاسی سلسلہ : یہ پہاڑی سلسلہ ہندوستان کے ہمالیہ پہاڑی سلسلوں کی طرح نظر آتا ہے۔ یہ جنوبی یورپ کے تسلسل پہاڑ میں ہے۔ ماؤنٹ ٹابا کل سب سے اونچی پہاڑی چوٹی ہے۔ اٹلاس کا سلسلہ الجیریا، مراکو اور ٹونیسیا تک پھیلا ہوا ہے۔

ڈریکنز برگ پہاڑیاں : یہ آفریقہ کے جنوبی ساحل کے ساتھ پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ دراصل پہاڑ نہیں ہے، بلکہ سطح مرتفع کے ڈھلوان کنارے ہیں۔

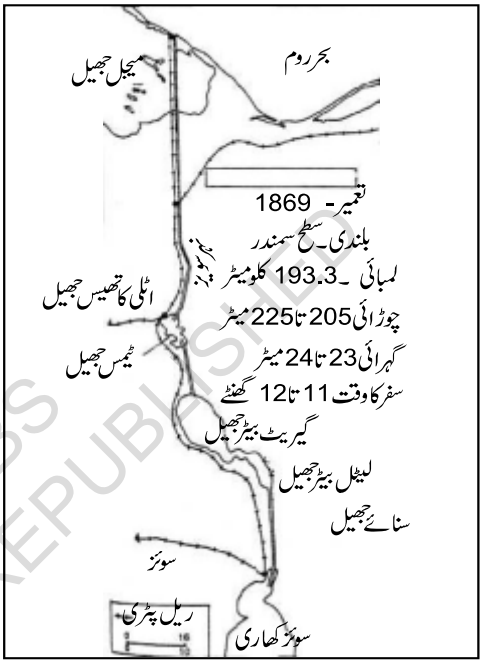
کلی منجارو پہاڑیاں : یہ پہاڑی سلسلہ آفریقہ کے مشرقی حصے میں واقع ہے۔ یہ آفریقہ براعظم کی بلند ترین چوٹی ہے۔ اس کی اونچائی 5,895 میٹر ہے۔ یہ خط استواء کے قریب ہونے کے باوجود ہمیشہ برف سے ڈھکی رہتی ہے۔ اس کی وجہ اس کی اونچائی ہے۔

مندرجہ بالا کے علاوہ آفریقہ کے دیگر پہاڑوں میں اہاگار، ٹیبسٹی، روونچوری، کیپ سلسلے اور مشرقی آفریقہ کے سلسلے ہیں۔ آفریقہ کی سب سے اونچی چوٹی کلی منجارو اور سب سے نچلی چوٹی اسل (جبوٹی) جھیل ہے۔

سوئز زمینی علاقہ (خاکنائے) : یہ زمین کی ایک تنگ پٹی ہے۔ جو زمین کے دو بڑے حصوں کو آپس میں ملاتی ہے۔ اور پانی کے دو حصوں کو الگ کرتی ہے۔ جو سوئس کا زمینی علاقہ کہلاتا ہے۔ یہ بحرِ روم اور بحیرہِ احمر کا درمیانی زمینی علاقہ ہے جو آفریقہ اور ایشیاء براعظم کو ملاتا ہے۔ یہ خطہ آفریقہ براعظم کے مشرقی ممالک کے حصوں سے جڑا ہوا ہے۔

@KTDS
NOT TO BE REPUBLISHED

یہاں پر نہر سوئیس کو بنانے کے لئے ایک نہر کھودی گئی تھی۔ جو بحیرہ روم اور بحیرہ احمر سے ملاتی ہے۔ یہ دنیا کی مصروف ترین جہاز رانی کے راستوں میں سے ہے۔ جو یورپ اور ایشیاء کے درمیانی فاصلے کو کم کر کے ایک دوسرے سے جوڑتا ہے۔



نہر سوئیز



سوئیز زمینی علاقہ

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

3 ۔ آبی وسائل

آفریقہ کی ندیاں

آفریقہ کی ندیوں کے نظام میں اپنی الگ خصوصیات ہیں۔ کئی ندیاں اپنے اوپری حصے میں گہری گھاٹیاں بناتی ہیں۔ جو آبشاروں اور سیلابوں جیسی رفتار رکھتی ہیں۔ یہاں پر موسمی تغیرات کی وجہ سے ندیاں عارضی طور پر بہتی ہیں۔ جو کہ جہاز رانی کی سہولیات کے لئے موزوں نہیں ہیں۔ دائمی ندیوں کی تعداد بھی کم ہے۔ یہاں پر ملک کی اندرونی ندیوں کی تعداد زیادہ ہے۔

بر آعظم آفریقہ کی اہم چار ندیاں ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

نیل، کانگو، نائجر اور زیامبیزی آفریقہ کی دیگر ندیوں میں سینیگل، آرنج اور لیمپوپو اہم ہیں۔

نیل ندی :

نیل ندی دنیا کی سب سے طویل ندی ہے۔ اس کی لمبائی 6,650 کلومیٹر ہے۔ اس کا جنم وکٹوریا جھیل میں 'نیل ندی' کے نام سے ہوتا ہے۔ اور یہ سہارا ریگستانی علاقے کے شمالی حصے سے بہتے ہوئے بحر روم میں جا ملتی ہے۔

نیل ندی کا میدانی علاقہ بہت ہی زرخیز ہے۔ یہ بہت سے لوگوں کی زندگیوں کے لئے سازگار ہے۔ لوگ اس ندی کے پانی کو آبپاشی کے لئے استعمال کر کے زندگی گزار رہے ہیں۔ الغزل بائیں کنارے کی معاون ندی ہے اور سوبت، نیلی نیل اور اٹابار دائیں کنارے کی معاون ندیاں ہیں۔

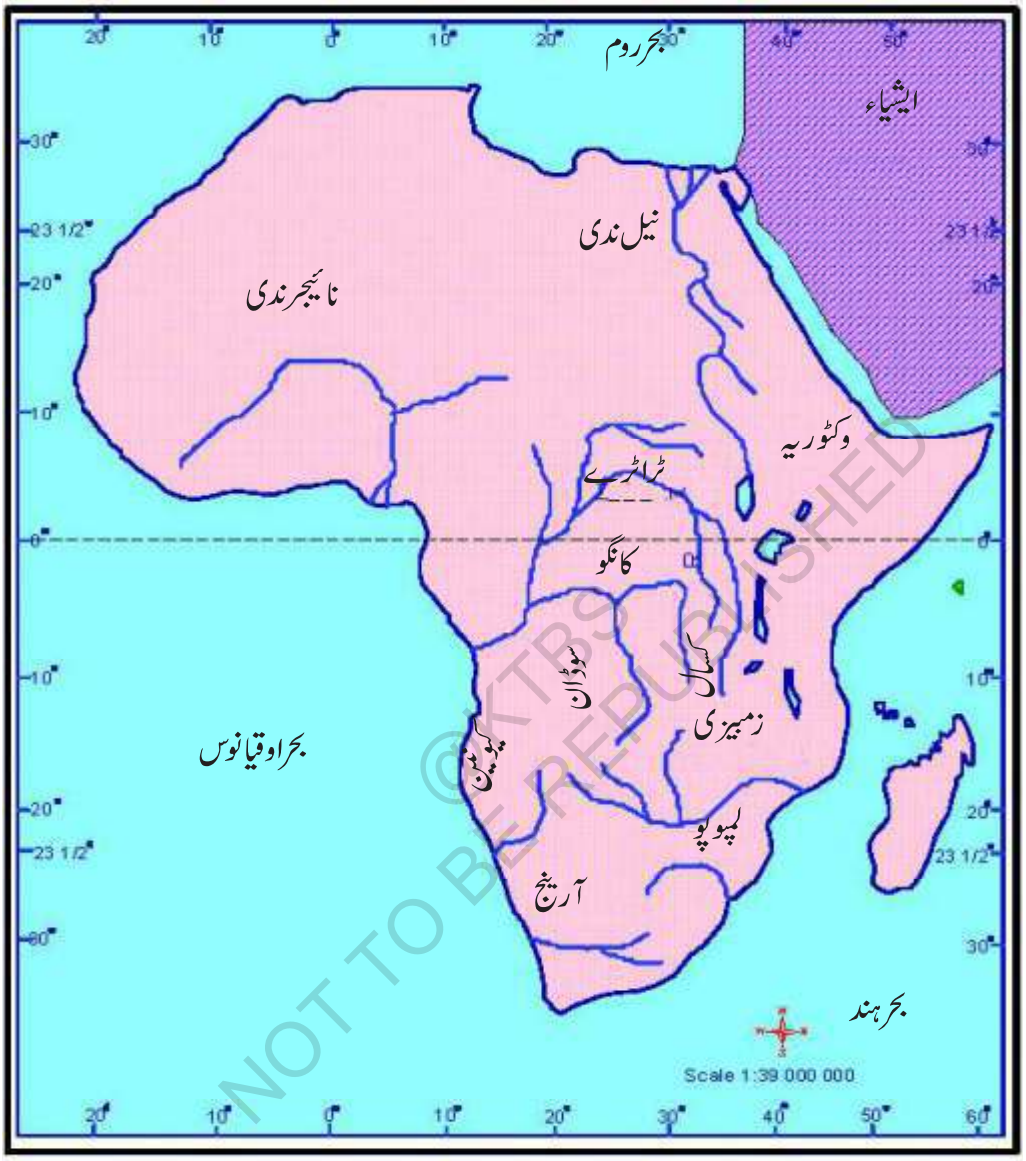
نیلی نیل ندی ایتھوپیا کے تھانہ جھیل میں جنم لیتی ہے۔ اور کارٹوم نامی سفید نیل ندی کے ساتھ مل جاتی ہے۔ نیل دنیا کا مشہور دہانہ (ڈیلٹا) بناتی ہے۔ اس ندی پر بنائے گئے بندھوں میں 'اسوان بندھ' بہت بڑا ہے۔

کانگو ندی :

کانگو یا زائیر ندی آفریقہ کی دوسری طویل ندی ہے۔ آفریقہ کے لوگ اس ندی کو کئی ناموں سے پکارتے ہیں۔ ندی کے جنم لینے والے مقام پر اس کا نام 'لوآپولا ہے' اور دیگر مقامات پر 'لوآلاب' کے نام سے پکارتے ہیں۔

کانگو ندی خطِ استواء کے قریب میں جنم لینے والی ندی ہے۔ جو پہلے شمال میں بہتے ہوئے پھر جنوب مغربی علاقوں میں 4,640 کلومیٹر کی دوری تک بہتے ہوئے بحر اوقیانوس سے جا ملتی ہے۔ یہ ندی آفریقہ کے وسطی علاقے کے استوائی جنگلات کے درمیانی علاقوں سے بہتی ہے۔ یہ ندی مشہور آبشار لیونگسٹن بناتی ہے۔ لیکن ندی مثلثی دہانہ (ڈیلٹا) نہیں رکھتی ہے۔

@KTDS NOT TO BE REPUBLISHED



آفریقہ کی ندیاں

نائجر ندی :

یہ آفریقہ کی تیسری طویل ندی ہے۔ یہ مغربی ساحلی علاقوں کے بلند حصوں میں جنم لیتی ہے۔ یہ 4,000 کلو میٹر لمبائی سے بہتے ہوئے بحراوقیانوس میں جاملتی ہے۔ یہ سال بھر بہنے والی ندی نہیں ہے۔

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

زمبیزی ندی :

یہ آفریقہ کی چوتھی اہم ندی ہے۔ یہ جنوبی آفریقہ کی اہم ندی ہے۔ یہ وسطی آفریقہ میں جنم لے کر ساحلی کنارے سے ہوتے ہوئے بحر ہند میں جاملتی ہے۔ یہ ندی اپنے سفر کے دوران کئی سیلاب اور آبشار بناتی ہے۔ جن میں اہم وکٹوریا آبشار ہے۔ یہ ندی کئی گہری گھاٹیوں سے ہو کر بہتی ہے۔ جس میں کریبا گھاٹی مشہور ہے۔ اس ندی کی لمبائی تقریباً 3,500 کلو میٹر ہے۔

بیسنیگل ندی :

یہ ندی گیانا کے فوٹو جالون سطح مرتفع میں پیدا ہوتی ہے۔ پھر شمال مغرب کی طرف بہتے ہوئے 1,640 کلو میٹر بہتے ہوئے، مارٹیٹانیا اور سینیگل کی سرحد بن کر بہتے ہوئے بحر اوقیانوس میں جاملتی ہے۔

4۔ آب وہوا قدرتی نباتات اور حیوانات

آب وہوا:

بر آعظم آفریقہ شمالی نصف کرہ اور جنوبی نصف کرہ کے درمیان پھیلا ہوا، بہت ہی لمبا اور چوڑا بر آعظم ہے۔ اسی لئے اس کو وسطی بر آعظم بھی کہا جاتا ہے۔ اس بر آعظم کے وسطی علاقے سے خط استواء گزرنے کی وجہ سے یہاں پر سورج کی کرنیں سیدھی پڑتی ہیں۔ اس لئے اس بر آعظم میں منطقہ حارہ آب وہوا ہے۔ اس کے ساتھ کئی دیگر عوامل بھی بر آعظم آفریقہ کی آب وہوا پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

مثال کے طور پر بلند پہاڑوں کا نہ ہونا، سیلاب، مشرق سے مغرب تک وسیع علاقہ، سہارا کے مغربی علاقے تک بہنے والی (کینزی) ہوائیں اور کلہری کے مغربی ساحل سے ہو کر بہنے والی سرد جھیل کی سیلابی ہوائیں (بینگولا سیلاب)، ساحلی نشیبی علاقوں سے جڑے ہوئے علاقوں کا درجہ حرارت کم ہونا، یہ دونوں سرد ہوائیں ہونے کی وجہ سے زیادہ نمی کو نہیں لاتے۔ لیکن مغربی نشیبی علاقے میں بہنے والی موسامبک گرم جھیل کے سیلاب سے مرطوب ہوتا ہے۔ اور بارش برسانے کا سبب بنتا ہے۔

@KPBS NOT TO BE REPUBLISHED

بلند پہاڑی سلسلے نہ ہونے کی وجہ سے آب و ہوا کی دوسری اقسام کی کمی یہاں پر منطق حارہ کی آب و ہوا کے لئے آسانی ہے۔

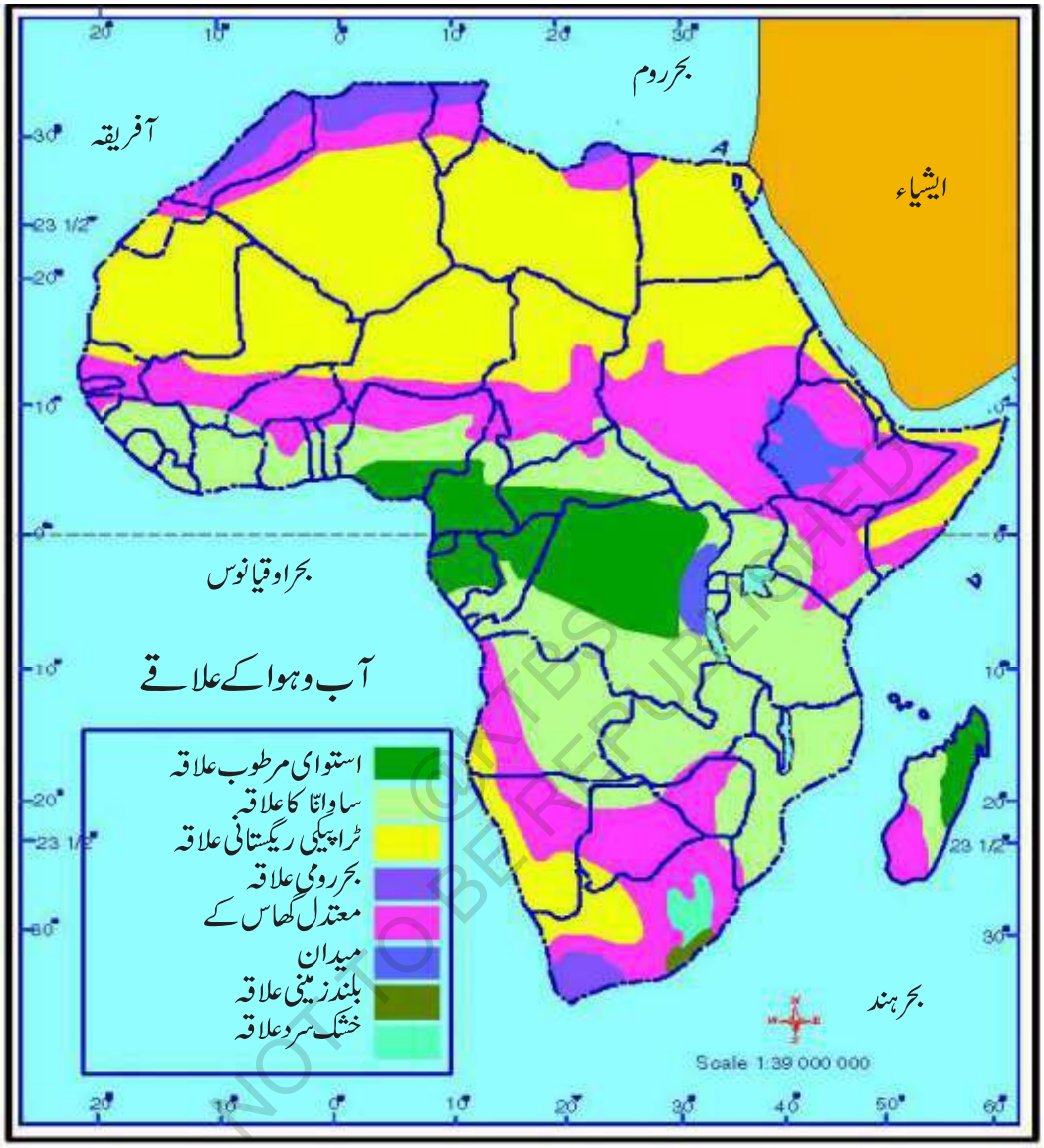
آفریقہ کی آب و ہوا بارش کی تقسیم کاری پر اثر ڈالتی ہے۔ استواء کے قریبی علاقوں میں زیادہ بارش ہوتی ہے۔ یہاں پر سالانہ اوسط بارش 200 سینٹی میٹر ہوتی ہے۔ خط استوا سے دور رہنے والے علاقوں پر بارش کم ہوتی ہے۔ صحرا کلہری اور نامیبیا کے علاقوں میں بارش صرف 15 سینٹی میٹر ہوتی ہے۔ اس کے باوجود کیمرون آفریقہ کا سب سے زیادہ مرطوب علاقہ ہے۔ اور یہاں سالانہ 1016 سینٹی میٹر اوسطاً بارش ہوتی ہے۔ آب و ہوا کی حالت پر منحصر بر آعظم آفریقہ کی آب و ہوا کو آٹھ علاقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

1. استوائی مرطوب ہواؤں کا علاقہ
2. سوانا جیسے آب و ہوا کا علاقہ
3. منطقہ حارہ کا ریگستانی علاقہ
4. بحیرہ روم کی آب و ہوا کا علاقہ
5. منطقہ معتدلہ کے گھاس کے میدان
6. بلند آب و ہوا کا علاقہ
7. مرطوب نیم منطقہ حارہ کا علاقہ
8. خشک موسم سرما پر منحصر نیم منطقہ حارہ کا علاقہ

1۔ **استوائی مرطوب ہواؤں کا علاقہ :** یہ استوائی خطے کے دونوں طرف پھیلا ہوا نشیبی علاقہ ہے۔ یہ کانگو کے میدان سے گنی کے علاقے تک پھیلا ہوا ہے۔ یہاں پر سال بھر درجہ حرارت زیادہ گرم ہونے کی وجہ سے ہر دن دوپہر میں موسلا دھار بارش ہوتی ہے۔ زیادہ گرم اور مرطوب آب ہوا ناپسندیدہ ہے۔

2۔ **سوانا جیسے آب و ہوا کا علاقہ :** یہ صومالیہ، ایتھوپیا، سوڈان، چارڈ اور نائجیریا کے علاقوں میں پھیلا ہوا ہے۔ ایسی آب و ہوا زیادہ تر سوڈان میں ہوتی ہے۔ اس لئے اس کو سوڈان کی آب و ہوا کہتے ہیں۔ یہاں پر درج حرارت زیادہ ہوتا ہے۔ جو نشیبی علاقوں سے بھی مشرقی علاقوں کے بلند علاقوں میں کم ہوتا ہے۔ موسم گرما میں زیادہ بارش ہوتی ہے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED



آفریقہ کے آب وہوا کے علاقے

3۔ **منطقہ حارہ کا ریگستانی علاقہ :** آفریقہ کے شمالی اور جنوبی حصوں میں ریگستانی علاقے ہیں۔ ان علاقوں میں گرما میں درجہ حرارت زیادہ رہتا ہے اور موسم سرما میں بہت سردی ہوتی ہے۔ موسم گرما اور موسم سرما کی بہ نسبت دن اور رات کے درجہ حرارت میں بہت فرق ہوتا ہے۔ آسمان پر بادلوں کا بننا بہت کم ہونے کی وجہ سے بارش بہت کم ہوتی ہے۔

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

4. **بحیرہ روم کی آب و ہوا کا علاقہ:** بر آعظم کے شمالی ساحلی حصّے اور جنوبی سرا اس قسم کی آب و ہوا رکھتے ہیں۔ ان علاقوں میں مراقش، شمالی الجیریا اور کیپ علاقے شامل ہیں۔ موسم گرما بہت گرم اور خشک ہوتا ہے۔ اور ٹھنڈی سرد ہوا اور بارش برسانے والے موسم سرما ہوتے ہیں۔ یہی اس آب و ہوا کی اہم خصوصیات ہیں۔ صرف یہی وہ علاقہ ہے جہاں سردی کے موسم میں بھی بارش ہوتی ہے۔

5. **منطقۂ معتدلہ گھاس کے میدان:** ان کو اعلیٰ ویلڈ علاقوں کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ ڈچ زبان میں ویلڈ انا (Veldts) کے معنی علاقے کے ہیں۔ اس طرح کی آب و ہوا جنوبی آفریقہ کے اندرونی حصّوں میں پائی جاتی ہے۔ یہ سمندری ساحل سے دور ہوتے ہیں۔ ان سے موسم سرما اور موسم گرما کی درجۂ حرارت میں زیادہ مقدار میں فرق نظر آتا ہے۔ موسم گرما میں درجۂ حرارت زیادہ اور موسم سرما بہت ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ ان دونوں موسموں میں بھی بارش بہت کم ہوتی ہے۔

6. **بلند علاقہ:** اس قسم کی آب و ہوا ایتھوپیا کے بلند حصّوں اور مشرقی آفریقہ کے حصّوں میں ہوتی ہے۔ سطح سمندر سے بہت اونچے علاقے ہونے کی وجہ سے یہاں پر آب و ہوا ٹھنڈی ہوتی ہے۔ بارش بہت کم ہوتی ہے اور صرف گرمی کے موسم میں بارش ہوتی ہے۔

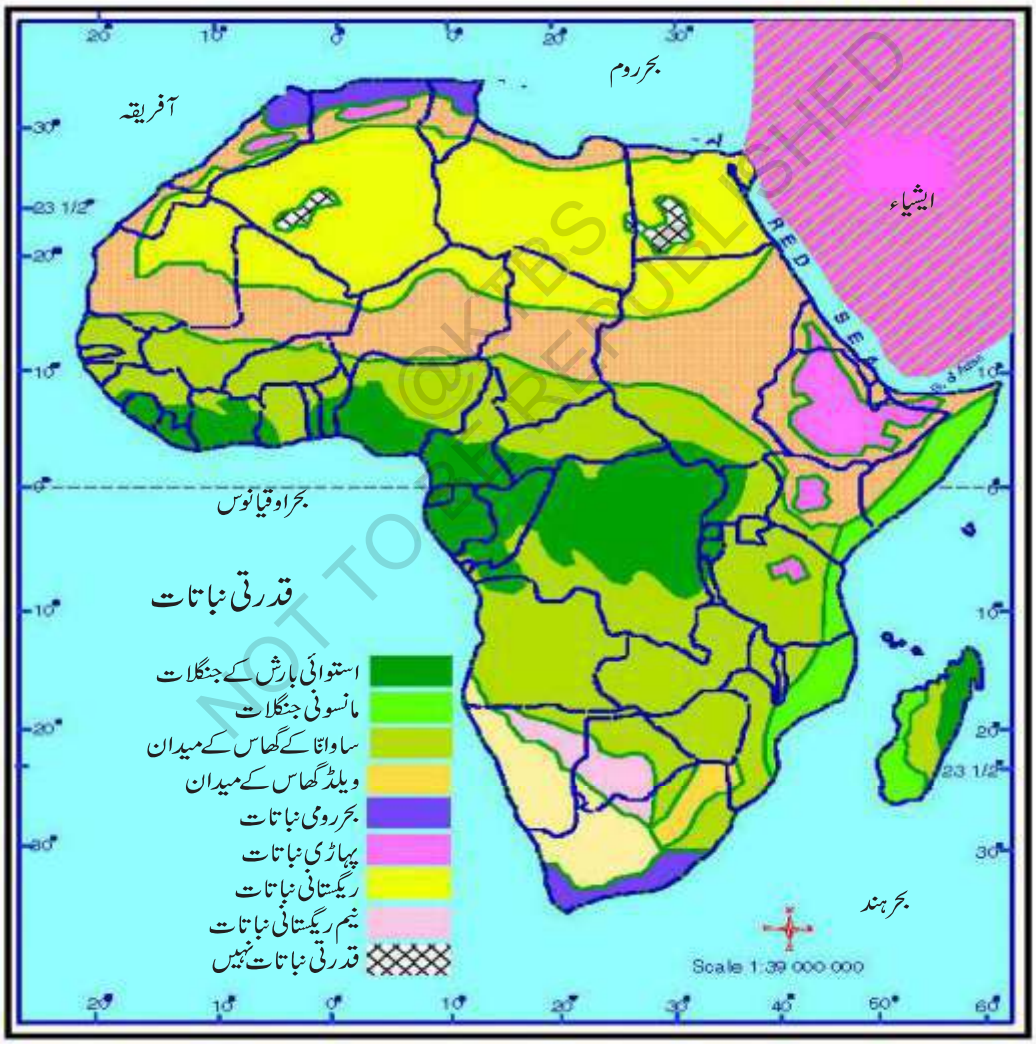
7. **مرطوب نیم منطقۂ حارہ کا علاقہ:** یہ شمالی میڈ گاسکر کے ڈریکنس برگ کے پہاڑوں کے ساتھ واقع ہے اور ساحل تک پھیلا ہوا ہے۔ گرمیوں میں موسم بہت گرم اور بارش ہوتی ہے۔ اور سردیوں میں موسم سرد اور خشک ہوتا ہے۔

8. **خشک موسم سرما - نیم منطقۂ حارہ کا علاقہ:** یہ آفریقہ کے جنوب مشرقی علاقوں میں شامل ہے۔ گرمیاں گرم اور نم ہوتی ہیں۔ جب کہ سردیاں ہلکی اور خشک ہوتی ہیں۔ بارش، مرطوب اِستوائی آب و ہوا سے ملتی جلتی ہے۔ لیکن درجۂ حرارت اونچائی اور برف پر منحصر کرتی ہے۔

NOT TO BE REPUBLISHED @KTES

قدرتی نباتات

آفریقہ کے قدرتی نباتات میں اِمتیازات بہت ہیں۔ کیونکہ نباتات اور حیوانات پر آب و ہوا، مٹی، طبعی خصوصیات اور انسانی مداخلت کا آپسی اثر راست پڑتا ہے۔ اس بر آعظم کے زیادہ تر حصّے نباتات کی نوعیت اور انسان کے افعال سے تبدیل ہو گئے ہیں۔ بہت سارے جنگلات اور گھاس کے میدان کو دیگر مقاصد کے لئے تباہ و برباد کیا جارہا ہے۔ اس طرح سے بر آعظم آفریقہ کے نباتات کی موجودہ حالت اب قدرتی نہیں رہی۔



قدرتی نباتات

©KBSE NOT TO BE REPUBLISHED

استوائی علاقوں کی بہت گرم اور مرطوب آب و ہوا یہاں کے جنگلات کی پیداوار کے لئے موزوں ہے۔ یہاں بلند درخت اُگتے ہیں۔ استوائی سدا بہار جنگلات کے اہم خصوصیات یہ ہیں کہ وہ چوڑے پتوں کے درخت اور طفیلی خاصیت رکھتے ہیں۔

منطقۂ حارّہ میں ربڑ، شیشم، ابونی، سنکونا، تالے، ساگوان، ریشم، کپاس وغیرہ جیسے مضبوط درخت اُگتے ہیں۔ میانگرو کے پودے بھی سمندروں کے کنارے جو مرطوب زمین ہوتی ہے وہاں پائے جاتے ہیں۔



بے یو باب درخت

استوائی سدا بہار جنگلات سے شمالی اور جنوبی خطوں میں کیکر اور بے یو باب (Baobab) درختوں کے ساونا جنگلات ہیں۔ کم بارش والے علاقوں میں ساونا جنگلات ہیں۔ جن میں کانٹے دار پودے اور گھاس کے میدان ہیں۔ کانٹے دار درخت اور پائن، جونیپر، کارک، سڈار، فگ اور زیتوں کے درخت بھی بحیرہ رومی آب و ہوا کے علاقوں میں اُگتے ہیں۔

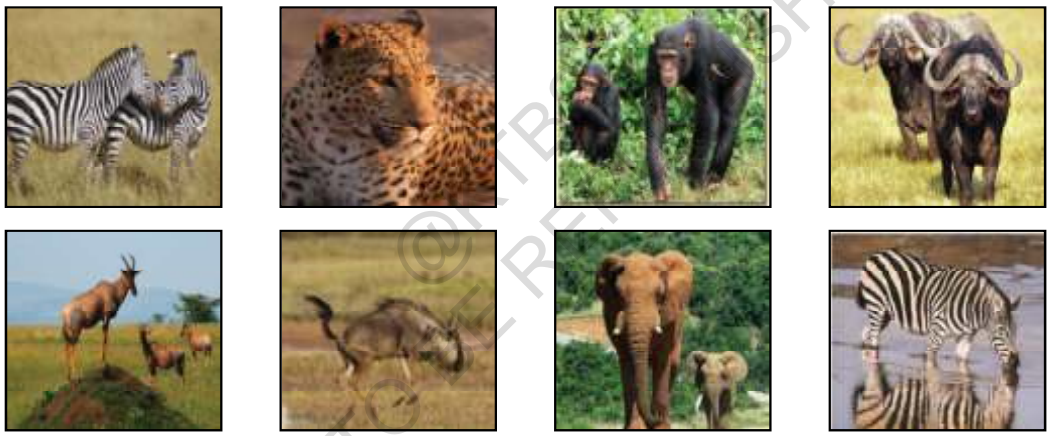
سطح مرتفع کے بلند علاقوں میں پہاڑی نباتات، سہارا اور کلہری کے علاقوں میں ریگستانی نباتات پائے جاتے ہیں۔ جنوبی آفریقہ کے کرو علاقے میں مشہور خاردار جھاڑیاں، نیل ندی کے میدان میں "سڈ" نامی مخصوص نباتات ہوتے ہیں۔

NOT TO BE REPUBLISHED

جنگلی جانور

آفریقہ کے جنگلی جانوروں میں کئی اہم خصوصیات ہیں۔ یہاں کی آب و ہوا، طبعی حالات، جنگلات، مٹی کے اقسام، یوروپ اور ایشیاء بر آعظموں سے متعلق یہاں کے جانوروں کی خصوصیات کے اہم اسباب ہیں۔ بارشی جنگلات کے علاقے کئی جانوروں کی رہائش گاہیں ہیں۔ چمپانزی، مختلف اقسام کے بندر، گوریلا، جنگلی بھینس، چیتا اور دیگر کھر والے جانور اس علاقے میں دکھائی دیتے ہیں۔

مگر مچھ اور دریائی گھوڑے ندیوں اور آبشاروں کے دلدلی علاقوں میں دکھائی دیتے ہیں۔ کئی دلفریب اور رنگین پرندے بھی یہاں پائے جاتے ہیں۔ کنگ فشر، شتر مرغ اور دیگر پرندے بھی یہاں موجود ہوتے ہیں۔



اہم جنگلی جانور

زیبرا، جنگلی بلّی، ژرافہ ، گینڈا، ہاتھی، اِمپالا (آفریقی ہرن)، چیتا اور آفریقہ کے شیر منطقۂ حارّہ کے گھاس کے میدان اور سوانا کے علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔

ریگستانی علاقے میں بچھو، اونٹ، چھپکلی، ریگستانی لومڑی، مختلف قسم کے کیڑے مکوڑے دکھائی دیتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہرن کی ذات والے خوبصورت جانور بارہ سنگھا، گدھے، گھوڑے، اڈاکس (Addax) دکھائی دیتے ہیں۔ اونٹ ایک اہم اور مشہور و مصروف ریگستانی جانور ہے۔ اسے ریگستانی جہاز کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

© IBTE NOT TO BE REPUBLISHED





اِمپالا اور بارہ سنگھا

شتر مرغ:



یہ آفریقہ کا مقامی جانور ہے جو کلہری ریگستان اور آفریقہ کے جنوبی میدانوں میں دکھائی دیتا ہے۔ یہ دنیا کے پرندوں میں سب سے بڑا پرندہ ہے۔ دنیا میں سب سے بڑے ساخت کے انڈے دیتا ہے۔ یہ اُڑ نہیں سکتا لیکن تیز رفتار سے دوڑنے والا پرندہ ہے ۔ یہ ایک ایسا پرندہ ہے جس کے ہر پیر میں صرف دو انگلیاں ہوتے ہیں۔ یہ دنیا کا واحد پرندہ ہے جو صرف دو انگلیاں رکھتا ہے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

5۔ زراعت اور صنعت و حُرفت

آفریقہ کے کئی ممالک میں بہت سارے لوگ زرعی سرگرمیوں میں لگے ہوئے ہیں۔ یہاں کے تقریباً 75٪ سے زیادہ لوگوں کا پیشہ زراعت ہے۔

اِستوائی علاقے کے علاوہ آفریقہ کے تمام ممالک میں زراعت ہی زندگی کا باعث ہے۔ وہ جدید مشینوں کا استعمال کرتے ہیں۔ کیمیائی کھاد اور کیڑ مار دوائیوں کا استعمال بہت کم ہے۔ زراعت کا بہت سارا کام ہے۔ اور مار کا مزدوروں کے ہاتھوں سے کیا جاتا ہے۔ فی ہیکٹر کی پیداوار بھی بہت کم ہے۔

کئی زرعی علاقوں میں غذائی اجناس کو بہت اہم مقام حاصل ہے۔ جوار، ملیٹ، دھان، باجرا، شکر قند، مونگ پھلی، مٹر اور آٹے والی فصلیں بہت اہم ہیں۔ اِستوائی علاقے کی آب وہوا والے علاقے میں باغاتی فصلیں اہم ہیں۔ بر آمد کی جانے والی چیزوں میں مثال کے طور پر برونڈی کی کافی، کوٹے ڈی اوروکا کو کو، گامبیا سے گھانا اور مٹر شامل ہیں۔ دیگر معاشی فصلوں میں کپاس، گنا، کیلے، چائے، آئینل، پالم اور لیمو کی ذات کے پھل اُگائے جاتے ہیں۔ یہ سب بڑے بڑے باغات (Estate) میں آبپاشی کے ذریعے کاشت کی جانے والی فصلیں ہیں۔

ساحل کے ممالک (سینیگل، ماریشینیا، مالی، نائجر، چاڑ، شمالی سوڈان، ایتھوپیا اور سومالیہ) میں قحط سالی بہت زیادہ ہے اور وہاں کے لوگ بھوک وپیاس سے تڑپتے ہیں۔

آفریقہ میں مختلف اِقسام کے پھل بہت مشہور ہیں۔ منطقۂ حارّہ اور بحیرہ روم کے علاقوں میں لیمو کی ذات سے متعلقہ پھل جیسے زیتون، موسمی، نارنگی، انگور، عام ہیں۔ مشرق آفریقہ میں کاجو کی پیداوار ہوتی ہے۔ جانچی بار اجزیرے اور تنزاینہ کے علاقے لونگ کی فصل کے لئے مشہور ہیں۔

یہاں پر مکئی کی بہت اہمیت ہے۔ چند علاقوں میں دھان اور گنا بھی اُگایا جاتا ہے۔ معاشی فصلیں جیسے کافی، پالم پیر، مونگ پھلی مشرقی وسطی آفریقہ اور دیگر علاقوں میں کاشت کی جاتی ہیں۔ ایتھوپیا میں کافی کی کاشت ہزاروں سال سے کی جارہی ہے۔ مصر معیاری کپاس کے لئے بہت مشہور ہے۔ کینیا، جنوبی آفریقہ اور زمبابے جہاں یوروپی اقوام بستے ہیں، تجارتی مویشی پالن اہم پیشہ ہے۔ دنیا کے 15% فیصد مویشی آفریقہ میں موجود ہیں۔

زراعت کی پسماندگی کے اسباب :

آفریقہ میں زراعت کی پسماندگی کے اسباب میں قدیم زراعتی طریقے، قدیم زراعتی آلات کا استعمال، ناخواندگی، قبائلی طرز زندگی نجی اور غیر ملکی سرمایہ کاری کی کمی وغیرہ شامل ہیں۔

NOT TO BE REPUBLISHED @KTBS

صنعتوں کی سست ترقی کے اسباب :

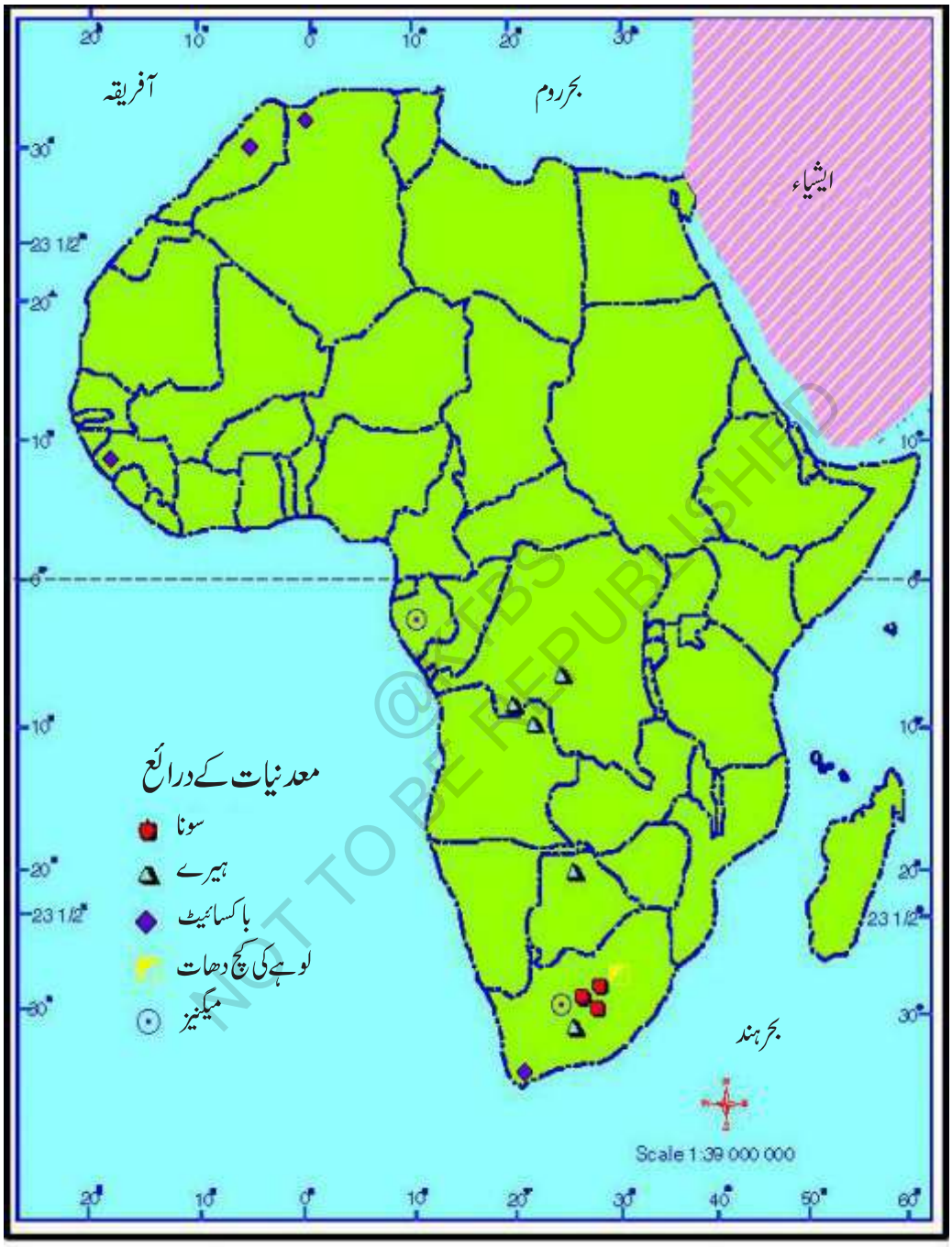
- بہت سے آفریقی ممالک پانی، جنگلات اور معدنی وسائل سے مالا مال ہیں۔ ان قدرتی وسائل کی تقسیم مساوی نہیں ہے۔ ان میں سے زیادہ تر ممالک کی معیشت کا انحصار زراعت پر ہے۔
- پچھلی صدی کے وسط تک آفریقہ کی قدرتی دولت یورپیوں کے ہاتھوں لوٹتی رہی۔ اس کی وجہ سے وہاں صنعت کاری کی رفتار سست ہو گئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ صنعت کاری کے لیے بنیادی ڈھانچے کی کمی، کم سرمایہ، ٹیکنالوجی کی کمی، ہنر مند مزدوروں کی کمی، خرید کی کمی اور سیاسی انتشار نے آفریقی ممالک میں صنعتی ترقی کی رکاوٹ کے سبب بنے ہوئے ہیں۔
- پچھلی چند دہائیوں میں جن ممالک میں صنعتی ترقی ہو رہی ہے ان میں زمبابوے، نائجیریا، مصر، وکٹوریہ اور جنوبی آفریقہ شامل ہیں۔ بہت سے آفریقی ممالک نے آزادی کے بعد سے ہلکی صنعتی ترقی میں دلچسپی ظاہر کی ہے۔ کپڑوں کی صنعت کاری، دواؤں اور اناج کی تحفظ اور مشروبات کی صنعتیں ترقی پا رہے ہیں۔
- لوہا اور فولاد، ربڑ، سیمنٹ اور پیٹرو کیمیائی جیسی بڑی صنعتیں جنوبی آفریقہ میں مرکوز ہیں۔ لوہے اور سٹیل کی صنعتیں الجیریا، ٹونیشیا، مصر اور زمبابوے وغیرہ ممالک میں تقسیم کی جاتی ہیں۔ آفریقہ میں دیگر اہم صنعتیں برقی مشینری، نقل و حمل کا سامان، ٹریکٹر سازی اور فوجی ہوائی جہاز کی تیار سازی وغیرہ ہیں۔

6. قیمتی معدنیات

آفریقی بر آعظم معدنی دولت سے مالا مال ہے۔ لیکن یہ زیادہ قیمتی معدنیات جیسے ہیرے، سونا اور پلاٹینم پیدا کرتا ہے۔

ہیرے : دنیا کے کل ہیروں کے ذخائر کا 80٪ ذخیرہ آفریقہ ہی میں موجود ہے۔ جو نسوانا، زائرے اور جنوبی آفریقہ میں ہیرے کی کانیں کثیر مقدار میں موجود ہیں۔ ہیرے کی دو قسمیں ہیں۔ زیوراتی ہیرا اور صنعتی ہیرا (کاروباری ہیرا)۔ کاروباری ہیروں کو شیشوں کو کاٹنے اور تراشنے کے آلات کی تیاری میں استعمال کیا جاتا ہے۔

NOT TO BE REPUBLISHED @KTBS



اہم معدنیات

@FBS NOT TO BE REPUBLISHED

سونا : دنیا کے کل سونے کے ذخائر کا نصف حصّہ آفریقہ ہی میں ہے۔آفریقہ کے علاقے جیسے وٹواٹر سریانڈس (ٹرانسوال) اور آرینج فری اسٹیٹ سونے کی کانوں کے علاقے ہیں ۔ بر آعظم آفریقہ کے سونے کی پیداوار 50٪ سے بھی زیادہ حصّہ جنوبی آفریقہ کے زمبابوے اور کانگو کے علاقے میں ہیں۔

7. آبادی

آبادی میں اضافہ، تقسیم اور کثافت

یہ تصور کیا جاتا ہے کہ دنیا میں سب سے پہلے انسان آفریقہ میں ہی نظر آیا اور کئی قسم کے اَوزار اور آلات کا استعمال یہیں سے سیکھا۔ ماہرِ علم الحیات اور سائنسدانوں کا خیال ہے کہ آفریقہ کے کینیا اور ایتھوپیا کے مشرق جھیلوں کے آس پاس سب سے پہلے ہوموساپین نظر آئے۔

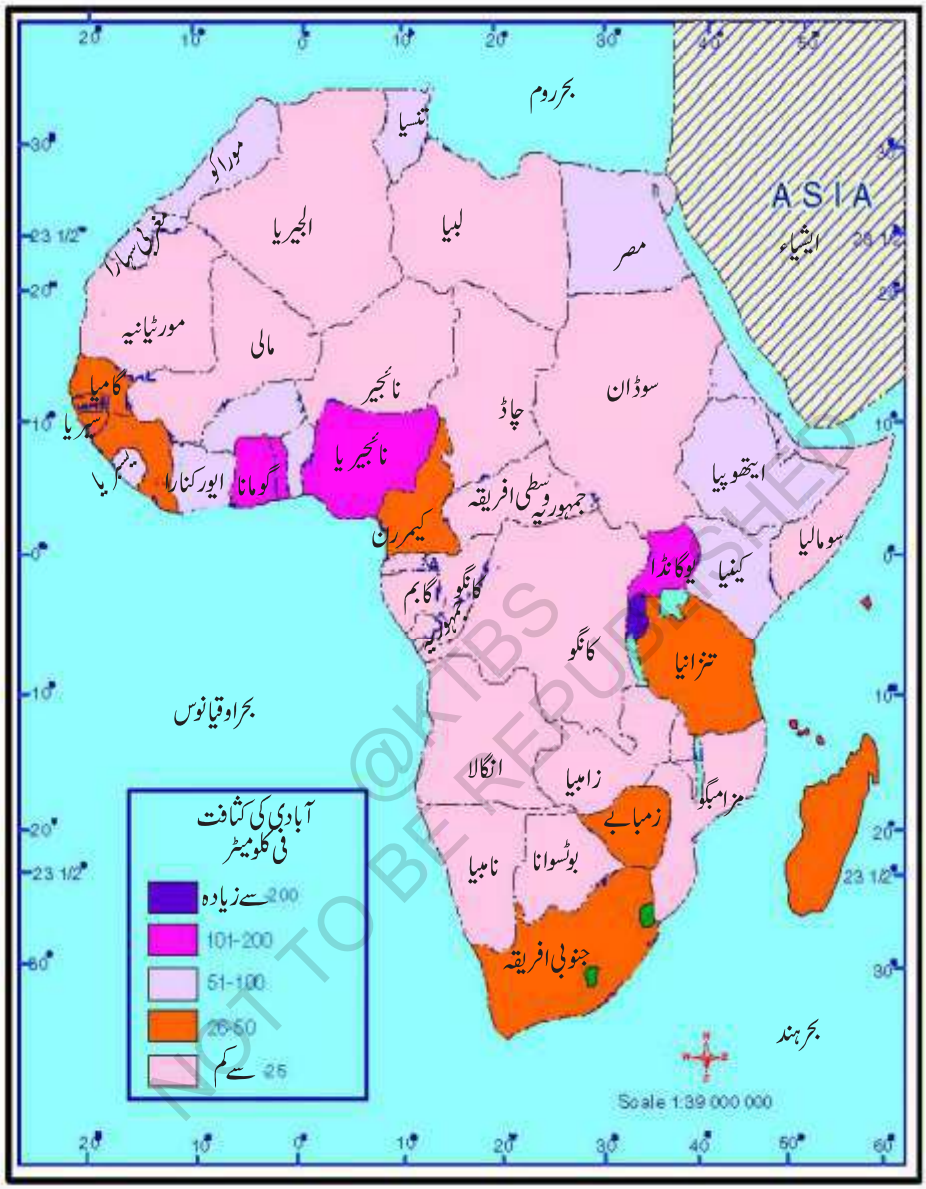
آفریقہ نیگرو اور ان کے بنیادی نسل پر مشتمل ہے۔ اب آفریقہ میں مختلف نسلیں اور طبقے موجود ہیں۔ اس بر اعظم میں کئی ذاتوں اور نسلوں کے لوگوں اور مختلف زبانیں اور تہذیب کے لوگ بھی بستے ہیں۔

تقریباً 1051 ملین لوگ بر آعظم آفریقہ میں بستے ہیں۔ نائیجریا، مصر، ایتھوپیا، زائرے اور جنوبی آفریقہ گنجان آبادی والے ممالک ہیں۔ پچھلے 30 سالوں سے آفریقہ کے ممالک میں موت کی شرح میں کمی واقع ہوئی ہے۔ اس کی اہم وجہ غذائی پیداوار میں اضافہ، دوائیوں کی سر براہی اور پاکی وصفائی کا اعلی انتظام ہے۔ لیکن پیدائشی شرح میں بے حد اضافہ آبادی کے بڑھنے کی اہم وجہ ہے۔ دنیا کی آبادی کا موازنہ کیا جائے تو یہ پتہ چلتا ہے کہ آفریقہ کی آبادی میں اضافے کی شرح دنیا کی آبادی میں اضافہ کی شرح سے بہت زیادہ ہے۔

چند ممالک میں جیسے صومالیہ، ایتھوپیہ، جاڑ، نائیجریا، مالی وغیرہ میں حیات کا وقفہ بہت کم یعنی صرف 50 سال ہے۔

یہاں کی خصوصیت یہ ہے کہ آبادی کی تقسیم میں غیر یکسانیت ہے۔ گنجان آبادی والے علاقوں میں ساحلی علاقے، دریائے نیل کی وادیاں، شمالی آفریقہ کے بلند علاقے اور میڈ گا سکر اور شمالی ساحلی علاقے، جنوبی آفریقہ، زمبابوے اور زائرے شہر اور کان کنی کے علاقے شامل ہیں۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED



آبادی میں اضافہ

کم آبادی والے علاقوں میں ریگستان، پہاڑی علاقے اور استوائی علاقے کے جنگلات شامل ہیں۔ لیبیاء کے سہارااور الجیریامیں بھی کم آبادی پائی جاتی ہے۔ یہاں پر آبادی کا حجم 5 1 لوگ فی مربع کلومیٹر ہے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

آفریقہ کے لوگوں کو چار گروہوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

1. پگمی، بش مین اور مسائی، یہ سہارہ ریگستان کے جنوبی علاقوں میں بستے ہیں۔
2. عرب لوگ جو شمالی آفریقہ میں پائے جاتے ہیں۔
3. ہندوستانی جنوبی آفریقہ اور مشرقی آفریقہ میں رہتے ہیں۔
4. یوروپی جنوبی آفریقہ اور زرخیز ندیوں کے کنارے بستے ہیں۔

نئے الفاظ:

جزیرہ نما، وادی جھیل، ریگستان، آبادی کا حجم، زمینی تودہ، خط سرطان، خطِ جدّی۔

یہ بھی معلوم کیجئے:

- سہارا ریگستان میں نیل ندی بہت دور تک بہتی ہے۔ لیکن وہ کبھی بھی خشک نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ نیل کے نشیبی علاقے میں بارش کی کثرت ہے۔
- سہارا ریگستان آفریقہ کے شمالی حصّہ میں ہے جو دنیا کا سب سے بڑا ریگستان کہلاتا ہے۔
- لیبیاء کے عزیزیہ میں دنیا کے سب سے زیادہ درجہ حرارت $50^{\circ}C$ کا اندراج ہوا ہے۔
- اڈاکس (Addax) نامی جانور پانی نہیں پیتا مگر اس کے لئے درکار پانی کو وہ اس کی کھائی جانے والی گھاس اور پودوں سے حاصل کرلیتا ہے۔

@TBS NOT TO BE REPUBLISHED

- آفریقہ میں بے یوباب نامی درخت ہے جو بوتل کی شکل کا ہوتا ہے۔ اس درخت کا تنہ پانی ذخیرہ کرنے کے لئے یہ 1000 سے 12000 لیٹر پانی کو اپنے تنے میں رکھ سکتا ہے۔ کئی مرتبہ مسافر اس کے پانی کو استعمال کرتے ہیں۔
- دنیا کی کل پیداوار کی 24% فیصد کافی آفریقہ میں پیدا ہوتی ہے۔
- دنیا کی کل پیداوار کا 50% فیصد کوکو آفریقہ میں پیدا ہوتا ہے۔
- پگمی دنیا کا سب سے پست قد والے لوگ ہوتے ہیں اور وہ کانگو وادیوں میں رہتے ہیں۔
- آفریقہ کے لوگوں میں افزائش نسل زیادہ ہوتی ہے اور ان کی زندگی کا وقفہ دنیا میں سب سے کم ہوتا ہے۔
- براعظم آفریقہ میں 800 سے زائد زبانیں بولی جاتی ہیں۔
- آفریقہ میں دیہات زیادہ ہیں اور شہروں کی تعداد کم ہے۔

مشقیں

I. خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کریں؟

1. آفریقہ کو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ براعظم کہا جاتا ہے۔
2. آفریقہ کی سب سے لمبی ندی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہے۔
3. آفریقہ کی سب سے اونچی پہاڑی چوٹی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہے۔
4. آفریقہ میں پایا جانے والا سب سے بڑا پرندہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہے۔
5. سوانا آب وہوا کی قسم کے علاقے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ قسم کی آب وہوا ہوتی ہے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

II. مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں؟

6. آفریقہ کو وسطی برآعظم کہا جاتا ہے۔ کیوں؟
7. زمینی تودہ (زمینی علاقہ) کسے کہتے ہیں؟
8. آفریقہ کے نشیبی علاقوں کے نام لکھئے؟
9. آفریقہ کی سب سے بلند پہاڑی چوٹی کونسی ہے؟
10. آفریقہ کے مختلف نباتاتی علاقوں کی درجہ بندی کیجئے؟
11. آفریقہ کے اہم غذائی فصلیں کون کونسی ہیں؟
12. ہیرے کے کان والے آفریقہ کے ممالک کون کونسے ہیں؟.

سرگرمیاں:



* آفریقہ کی عظیم دراڑ وادی میں آنے والے جھیلوں کو نقشہ میں نشاندہی کیجئے۔
* نقشہ میں آفریقہ کی اہم ندیوں اور پہاڑوں کی نشاندہی کیجئے۔
* کرناٹک کے بے یوباب (بوتل کی شکل) والے درختوں اور پودوں کے تصاویر اکھٹا کیجئے۔
* آفریقہ کے اڈاکس اور ہمارے ہندوستانی ہرن کا موازنہ کیجئے۔

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED